اردو زبان کی ابتداء

1.1: لفظ اردو کی اصل اور مطلب

بعض محققین کا کہنا ہے کہ "اردو" فارسی زبان کا لفظ ہے۔ دوسرے محققین "اردو" کو ترکی زبان کا لفظ قرار دیا ہے۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ اردو لفظ Horde سے نکلا ہے جو کہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔

"اردو" کا مطلب لشکر ہے۔

1.2: اردو کے مختلف نام

آغاز میں اردو کو "ہندی" یا "ہندوی" ہندوستان کی نسبت سے پکارا گیا۔

تزک بابری میں لفظ "ہندی" سب سے پہلے میں استعمال ہوا۔

شاہ عبدالقادر نے 1791ء میں قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ (ترجمہ) ہندی میں ہے، ریختہ میں نہیں۔

آغاز میں ہندی (ہندوی) خط نسخ میں لکھی جاتی تھی۔

شاہ جہاں نے ہندی کا رسم الخط نسخ سے تبدیل کر کے خط نستعلیق میں تبدیل کروادیا۔

انگریزوں نے جب فورٹ ولیم کالج میں پہلی مرتبہ چھاپہ خانہ لگایا تو اس میں نستعلیق رسم الخط اپنایا۔

اردو کے لیے ابتداء میں ریختہ کا نام بھی استعمال ہوا، ریختہ کے معنی ہیں بنانا یا ایجاد و اختراع کرنا، نئے سانچے میں ڈھالنا، موزوں کرنا۔

ابتدائے اردو میں ہندی راگوں اور فارسی کو ملا کر ہندوستانی موسیقی میں اختراع پیدا کی گئی، اس اختراع کو 'ریختہ' کے نام سے پکارا گیا۔

اردو کو "ریختہ" اس لئے کہا گیا کہ یہ مختلف بولیوں اور زبانوں کا امتزاج تھی۔

شہنشاہ اکبر کے زمانے میں ریختہ کا لفظ "زبان" کے لیے استعمال ہوا۔

بعدازاں یہ لفظ صرف شاعری کے لئے استعمال کیا جاتا گیا۔

ریختہ میں سب سے پہلا دیوان امیر خسرو نے مرتب کیا۔

خسرو کے زمانے میں لفظ ریختہ "شاعری" کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ خسرو نے اپنی شاعری ہندوی قرار دیا۔

ناسخ نے لفظ "ریختہ" کو متروک قرار دیا۔

تزک بابری میں لفظ "اردو" کا پہلی مرتبہ استعمال ہوا۔

اردو کے لیے سب سے پہلے شاہ جہاں نے لفظ "اردوئے معلیٰ" تجویز کیا۔

ہندوستان کی زبان اردو کو دکن میں دکنی، گجرات میں گوجری، لاہور میں لاہوری، دہلی میں زبان دہلوی اور ہریانہ میں ہریانوی کا نام دیا گیا۔

1.3: اردو کی پہلی تصنیف

محمد حسین آزاد نے فضلی کی دہ مجلس یا کربل کتھا کو اردو کی پہلی نثری تصنیف قرار دیا ہے۔

مولوی عبدالحق اور پروفیسر احسن مارہروی نے معراج العاشقین کو اردو کی پہلی نثری تصنیف قرار دیا ہے۔

"معراج العاشقین" حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز کی تصنیف ہے۔

1.4: اردو زبان کی ابتدا کے متعلق مختلف نظریات

محمد حسین آزاد نے "آب حیات" میں اردو زبان کا ماخذ برج بھاشا کو قرار دیا ہے۔

انشاءاللہ خان نے "دریائے لطافت" میں اردو کی ابتداء کو عہد شاہ جہاں سے منسوب کیا۔

ڈاکٹر گل کرائسٹ کا خیال ہے کہ ہندوستان پر تیمور کے حملے کے وقت اردو زبان کی بنیاد پڑی۔

حافظ محمود شیرانی نے محمد بن قاسم کے حملے کو اردو زبان کی ابتداء کا وقت قرار دیا ہے۔

حافظ محمود شیرانی نے اردو کا سب سے پہلا شاعر مسعود سعد سلیمان کو قرار دیا ہے۔

نصیر الدین ہاشمی نے اپنی کتاب 'دکن میں اردو' میں یہ نظریہ پیش کیا کہ اردو کی ابتداء دکن میں ہوئی۔

جنوب میں اردو 'دکھنی' کے نام سے موسوم ہوئی۔

سید سلیمان ندوی نے اپنی کتاب 'نقوشِ سلیمانی' میں یہ نظریہ پیش کیا کہ اردو کی ابتداء سندھ سے ہوئی۔

ڈاکٹر سہیل بخاری نے اردو کی پیدائش کا علاقہ مغربی مہاراشٹر کو قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر شوکت سبزواری نے اپنی کتاب "اردو زبان کا ارتقاء" میں اردو کو ہندوستانی بولی 'پالی' کی ترقی یافتہ شکل قرار دیا ہے۔

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

ہے۔"

1.5:اردوزبان کی ترویج میں اولیا کرامؒ کا حصہ

خواجہ معین الدین چشتی وہ مبلغ ہیں جنہوں نے سب سے تبلیغ کے لئے ہندی زبان استعمال کی۔

اردوادب کے لیے خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کی خدمات یہ ہیں کہ انہوں نے سرزمین پنجاب سے تخلیق شعر کی ابتداء کی۔

ہندوستان کی مقامی بولیوں کو عربی رسم الخط میں ڈھالنے کا سہرا صوفیا کرام کے سر ہے۔

اردو (ہندی) کو سب سے پہلے سلاطین بہمنیہ کے دور میں دکن کے شاہی دفتروں میں رائج کیا گیا۔

دکنی دور کی اردو کے حوالے سے اہمیت یہ ہے کہ یہ زبان بول چال کے دور سے گزر کر تحریری صورت میں آ گئی۔

اردوزبان کی ابتداء وارتقاء میں سب سے زیادہ حصہ مسلمانوں کا ہے

1.5: بھگت کبیر

بھگت کبیر کی شاعری میں فارسی اور اردو کا امتزاج موجود ہے۔

بھگت کبیر نے فارسی شاعری کا اثر قبول کر کے ردیف قافیہ کا پہلی مرتبہ استعمال کیا، کبیر کی تصنیفات ریختہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔

1.6:امیر خسرو

امیر خسرو کی شاعری اردو شاعری کا پیش خیمہ تصور کی جاتی ہے۔

اردو کی پہلی تحریک امیر خسرو کی شاعری کو قرار دیا جاتا ہے۔

امیر خسرو نے اپنی روزمرہ زبان میں کہی گئی نظموں کو ہندوی قرار دیا۔

خسرو کے تخلیقی ذہن نے زبان کی پیوند کاری کی اختراع نکالی۔

امیر خسرو کی اس اختراع کی ایک مثال یہ شعر ہے:

شبان ہجراں دراز چوں زلف و روز وصلت چوں عمر کوتاہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں

خسرو نے اپنی مقامی شاعری کے لیے غزل کی ہیئت اختیار کی۔

خسرو کے مزاج میں مقامی اصناف شاعری گیت اور دوہے کی روح پائی جاتی ہے۔

خسرو نے ہندوستان کی معروف اصناف شاعری دوہا، گیت، دوسخنے، کہہ مکرنی اور گیت وغیرہ بھی لکھے۔ان کی خاصیت یہ ہے کہ یہ تمام فارسی کی ملاوٹ کے بغیر اردو میں کہے۔

اردو شاعری میں عورت کی پکار کو سب سے پہلے امیر خسرو نے متعارف کرایا۔

1.7: گول کنڈہ میں اردو

دکن میں بہمنی دور کا آغاز 1347ء میں ہوا جس کے اختتام پر سلطنت پانچ خودمختار ریاستوں (بادشاہتوں) میں بٹ گئی۔بہمنی سلطنت ٹوٹنے کا سال 1495ء ہے۔

1495ء میں دکن میں پانچ سلطنتیں یعنی گولکنڈہ، بیجاپور، احمد نگر، بہار اور بیدر قائم ہوئیں اور انہیں قطب شاہی، عادل شاہی، نظام شاہی، عماد شاہی اور برید شاہی سے موسوم کیا گیا۔

گولکنڈہ میں اردو کا ادبی سفر ابراہیم قطب شاہ کے دور سے شروع ہوا۔

گولکنڈہ کا شہنشاہ سلطان محمد قلی قطب شاہ نے تلنگی کے علاوہ دکھنی زبان میں بھی شاعری کی۔وہ قطب اور معانی تخلص کرتا تھا۔

سلطان محمد 1666ء میں گولکنڈہ کا سلطان بنا، وہ فارسی اور اردو میں خود بھی شعر گوئی کرتا تھا، وہ ظل اللہ تخلص کرتا تھا۔

وجہی، غواصی، قطبی، ابن نشاطی اور جنیدی وغیرہ گولکنڈہ میں سلطان محمد کے عہد حکومت کے شاعر تھے۔

اردو کی پہلی نثری داستان "سب رس" ہے۔اس کے مصنف کا نام ملا وجہی ہے۔

ملا وجہی شاعر بھی تھا اور ان کے مثنوی 'قطب مشتری' بطور شاعر انہیں زندہ رکھے ہوئے ہے۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ کا کلیات مثنوی، قصیدہ، غزل، ترجیع بند اور رباعیات پر مشتمل ہے۔

سلطان محمد قطب شاہ اور سلطان عبداللہ شاہ کے زمانے میں گولکنڈہ میں غواصی مشہور و معروف شاعر گزرا ہے۔

غواصی کی شہرت کا باعث اس کی دو مثنویوں سیف الملوک و بدیع الجمال اور طوطی نامہ ہیں

غواصی نے مثنوی کے علاوہ مرثیہ اور غزل میں بھی طبع آزمائی کی۔

ابن نشاطی گولکنڈہ کے سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانے کا معروف شاعر تھا۔

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

ابن نشاطی اپنی نثر کے باعث مشہور تھا، اسے اس کی مثنوی 'پھول بن' کی وجہ سے بحیثیت شاعر شہرت نصیب ہوئی۔

"پھول بن" کے اشعار کی تعداد ستر ہزار ہے۔

1.8: بیجاپور میں اردو

شاہ برہان الدین جانم ابراہیم عادل شاہ کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

بیجاپور کے سلطان ابراہیم عادل شاہ نے شیعہ مسلک ترک کر کے سنی مسلک اختیار کیا جس کے باعث بیجاپور میں ایرانی اثرات کم ہوئے اور دکھنی زبان کو عروج حاصل ہوا۔

بیجاپور کے کے سلطان علی عادل شاہ کو مطالعہ کا از حد شوق تھا اور سفر کے دوران اس کے ساتھ کتابوں کے چار سو صندوق ہوتے تھے۔

علی عادل شاہ کے دور حکومت میں بیجاپور کی علمی سطح نہایت بلند ہوئی۔ اس کے دور میں حجاز، ایران، عراق، اور آذر بائیجان سے علماء کو بیجاپور بلوایا گیا۔

عبدل، صنعتی، ظہوری، ملک قمی، آتشی، مقیمی اور نورسی جیسے شعراء بیجاپور سلطان علی عادل شاہ کے دربار کی زینت تھے۔

بیجاپور کے بادشاہ ابراہیم عادل شاہ کی شاعری اور موسیقی کا شاہکار اس کی کتاب 'نورس ہے'۔

بیجاپور کا بادشاہ علی عادل شاہ خود بھی شاعر تھا۔ وہ شاہی تخلص کرتا تھا۔

علی عادل شاہ کے دور حکومت میں بیجاپور کے شاعر نصرتی کی تصانیف 'گلشن عشق اور 'علی نامہ' اس کی وجہ شہرت بنیں۔

دکن میں اردو غزل

2.1: اردو غزل ولی سے پہلے

ولی سے پہلے غزل کے دو دور گزر چکے تھے۔

ولی سے پہلے اردو غزل کا ایک دور امیر خسرو سے شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں دس اہم شعراء کا ذکر آتا ہے۔

اردو غزل کے دوسرے دور یعنی قلی قطب شاہ سے شاہ میراں ہاشمی تک میں چودہ قابل ذکر شعراء کا تذکرہ ملتا ہے۔

قدیم دکنی دور موضوع کے لحاظ سے مثنوی دور کہلاتا ہے۔ یہ صنف گولکنڈہ، احمد پور اور بیجاپور میں مقبول تھی۔

برہان الدین جانم اور ملا نصرتی اپنی مثنویوں کے حوالے سے کافی مشہور ہوئے۔

اردو غزل نے پہلا قدم شمالی ہندوستان سے اٹھا۔

جعفر زٹلی شمالی ہند کا وہ شاعر ہے جس نے اردو میں ہجو کی وجہ سے نام کمایا۔

جعفر زٹلی کو ہجو لکھنے کی پاداشت میں بادشاہ فرخ سیر نے 1713ء میں کروا دیا تھا۔

2.2: ولی دکنی

محمد حسین آزاد نے آب حیات میں ولی دکھنی کو" اردو شاعری کا باوا آدم" قرار دیا ہے۔

ولی دکھنی کو اردو کا پہلا باقاعدہ غزل گو شاعر مانا گیا ہے۔

ولی نے پہلی مرتبہ دلی کا سفر سن 1700ء میں کیا۔

دہلی میں ولی کا کلام سن کر وہاں کے مشہور صوفی سعد اللہ گلشن نے انہیں فارسی مضامین اور اسالیب سے مستفید ہونے کا مشورہ دیا۔

ولی کی غزل کے لیے سب سے بڑی عطا یہ ہے کہ انہوں نے دکھنی غزل کو فارسیت سے آزاد کر دیا۔

1725ء میں ولی جب دوسری مرتبہ دہلی گئے تو اپنا دیوان وہاں دکھایا۔

دہلی والے اس کلام کے مضامین کی بلندی اور زبان کی صفائی سے متعجب اور متاثر ہوئے اور یوں دہلی میں ریختہ میں شاعری کے دروازے کھل گئے۔

ولی کے بارے میں محمد حسین آزاد کا یہ کہنا ہے کہ "ولی کی انفرادیت یہ ہے کہ اس نے ایران کی آوارہ مزاجی کو ہندوستان کی سکون پسندی میں سمو دیا۔ اس نے گیت کا انداز بھی قبول کیا اور تشبیہ و استعارہ کا خم دار راستہ بھی اختیار کیا۔"

ولی کے بارے میں ڈاکٹر وزیر آغا کا کہنا ہے کہ" ولی کا مزاج مقامی ہے لیکن اس نے فارسی اوزان و بحور میں یہ مزاج اس کامیابی سے سمو دیا کہ یہ غزل کے مزاج کا حصہ بن گیا۔"

سعد اللہ گلشن نے ولی کی شاعری پر سب سے زیادہ اثر ڈالا۔

ڈاکٹر سید عبداللہ نے ولی کو "جمال دوست" کا خطاب دیا ہے۔

اردو غزل میں سب سے پہلے ولی نے حسن و جمال کا بھرپور اور کامیاب تصور پیش کیا۔

downloaded from https://infohubtimesigsed.com/

ولی نے معاملات عشق کے بیان کے بجائے احساسات حسن کا بیان زیادہ ہے۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی نے ولی کو حواس کا شاعر قرار دیا۔

ولی کی غزل میں درج ذیل میں درج ذیل خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

1۔ خوبصورت تشبیہات کا استعمال

2۔ سوز و گداز اور تصوف

3۔ زبان کی سلاست، شگفتگی اور ترنم

ولی کی شاعری کے چار اہم پہلو تاریخی، لسانی، فنی اور جمالیاتی ہیں۔

ولی کو عبوری دور کا شاعر قرار دیا جاتا ہے۔

ولی کے علاوہ دکن میں مرزا داؤد اورنگ آبادی وہ اہم ترین شاعر ہے جس نے غزل کی آبیاری میں اہم کردار ادا کیا۔

2.3-اردو نثر کی ابتداء

اردو نثر کی تاریخ کا آغاز آٹھویں صدی ہجری سے کیا جاتا ہے۔

''معراج العاشقین'' خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی تصنیف ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے رسالہ ''نشاط العشق'' کا ترجمہ اور تشریح سید محمد عبداللہ حسینی۔

''جل ترنگ'' اور ''گلباس'' شاہ برہان الدین جانم کی تصانیف ہیں۔

ادبی لحاظ سے اردو کی پہلی اہم ترین نثری تصنیف سب رس ہے جو کہ ملا وجہی ہے۔

'سب رس' وہ تصنیف ہے جس کے منظر عام پر آنے سے اردو نثر کو تخلیقی اظہار کا راستہ مل گیا۔

''سب رس'' 1635ء میں منظر عام پر آئی۔

''کربل کتھا'' جسے ''دہ مجلس'' کا نام بھی دیا گیا، محمد شاہی عہد میں شمالی ہندوستان میں سامنے آئی۔ یہ فضلی کی تصنیف ہے۔

میر و سودا کے زمانے تک اردو شاعری کی کتابوں کے دیباچے اور تذکروں کے متن فارسی زبان میں لکھے جاتے تھے۔

مرزا رفیع الدین سودا وہ پہلا شاعر ہے جس نے اپنے دیوان کا دیباچہ اردو ہی میں لکھا۔

سودا کے دیباچے کا اسلوب شاعرانہ ہے۔

نواب آصف الدولہ کے زمانے میں لکھی جانے والی اردو نثر کی کتاب ''نوطرز مرصع'' ہے۔

نوطرز مرصع کے مصنف کا نام عطا حسین خاں تحسین ہے۔

شمالی ہندوستان میں سب سے پہلے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر قرآن پاک کے تراجم کیے۔

شاہ رفیع الدین نے 1776ء میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔

شاہ عبدالقادر نے 1799ء میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا؟

شاہ رفیع الدین کے ترجمہ قرآن میں تسلسل نہیں پایا جاتا۔

شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن پاک کی خاصیت زبان کی سادگی اور بلاغت ہے۔

قدیم دکنی کتب

نام کتاب	سنِ تصنیف	مصنف
ابراہیم نامہ	۱۰۲۰ھ	عبدل
ابلیس نامہ	۱۱۱۳ھ	علاول
احکام الصلوۃ		علی رحمتی
ارشاد نامہ	۹۹۰ھ	برہان الدین جانم
افضل الفوائد		امیر خسرو
بحر الحقائق		وجیہہ الدین علوی
بشارت الذکر		برہان الدین جانم
بکٹ کہانی	۱۰۳۵ھ	افضل پانی پتی
بہرام و حسن بانو	۱۰۵۰ھ	امین و دولت شاہ
بہرام و گل اندام	۱۰۸۳ھ	طبعی
بھوگ بل		قریشی
پرت نامہ	قبل از ۹۷۳ھ	فیروز بیدری
پنچھی باچھا	۱۱۴۶ھ	وجدی
پند نامہ		شغلی بیجاپوری
پند نامہ (معروف بہ ابلیس نامہ)		علی رحمتی
پھول بن	۱۰۶۶ھ	ابن نشاطی
تاریخ اسکندری	۱۰۸۳ھ	نصرتی

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

تتمہ پھول بن	۱۱۲۷ھ کے بعد	محمد حیدر ابن جعفر
تحفۃ الکرام (جلد اول)		میر علی شیر قانع
تحفۃ النصائح (ترجمہ اردو)		قطب رازی
تحفۂ عاشقاں	۱۱۵۳	وجدی
تلاوۃ الوجود		مخدوم شاہ حسینی
تولد نامہ		امین گجراتی (گودھرا)
تنبیہ نامہ		ولی ویلوری
تیج نامہ	۱۰۶۷ھ	امیر میاں سورتی
جمعات شاہیہ		ملفوظات قطب عالم وشاہ عالم
جنت سنگار	۱۰۵۰ھ	ملک خشنود
جنگ نامہ محمد حنیف	۱۰۹۲ھ	سیوک
جواہر اسرار اللہ	قبل از ۹۷۳ھ	شاہ علی محمد جیو گام دھنی
چڑیا نامہ		قطبی
چندر بدن ومہیار	قبل از ۱۰۵۰ھ	مقیمی
چہار وجود	۱۰۷۰ھ	میراجی خدانما
چہار شہادت		شیخ داول
حجت البقا	قبل از ۹۹۰ھ	برہان الدین جانم
خاتمہ مراۃ احمدی		مرزا محمد حسن
خاور نامہ	۱۰۵۰ھ	کمال خاں رستمی
خزاۃ الفوائد (نثر)	۱۱۱۵ھ	عبد الحمد
خزانۂ معرفت	۱۱۰۰ھ	شاہ محمد حق نما
خزائن رحمت اللہ	قبل از ۹۱۲ھ	شیخ باجن
خوب ترنگ	۹۸۶ھ	خوب محمد خوشی گجراتی
خوش نامہ		
خوش نغز	قبل از ۹۰۲ھ	میرانجی شمس العشاق
خوف نامہ		نظامی
خیال ریختہ		امین الدین اعلیٰ
خیال شاہ داول		شیخ داول
خیبر نامہ		شاہی

خیر البیان (نثر)		بایزید انصار
درد نامہ		شیخ محبوب عالم
دیپک پتنگ	۱۰۱۴ھ	ملا عشرتی
دیوان حسن شوقی		حسن شوقی
دیوان محمود		محمود
دیوان نصرتی		نصرتی
دیوان ولی		ولی دکنی
دیوان ہاشمی		ہاشمی
رسالہ حق نین عرف نور نین		میراجی خدانما
رسالہ شیخ محمود خوش دہاں		محمود خوش دہاں
رسالہ محمود		محمود خوش دہاں
رسالہ مسائل (منظوم)	۱۰۷۷ھ	
رسالہ وجودیہ		میراجی خدانما
رسالہ حسین لااوبالی		حسین لااوبالی
رشد نامہ		شیخ عبد القدوس گنگوہی
رضوان شاہ وروح افزا	۱۰۹۴ھ	فائز
رموز السالکین		امین الدین اعلیٰ
رموز الواصلین		برہان الدین جانم
روضۃ الشہدا		ولی ویلوری
سب رس	۱۰۴۵ھ	ملا وجہی
سکھ سہیلا		برہان الدین جانم
سیف الملوک وبدیع الجمال	۱۰۳۵ھ	غواصی
شرح تمہیدات ہمدانی		خدانما
شمائل الاتقیاء	۱۰۷۴ھ	میراں یعقوب
شمائل الاتقیاء (انتخاب)		میراں یعقوب
شہادت التحقیق		میرانجی شمس العشاق
شہباز ومنوہر	۱۰۸۱ھ	حسینی
صد ہاری عرف جان پہچان		میر عبد الواسع ہانسی
طوطی نامہ	۱۰۴۹ھ	غواصی

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

عشق نامہ (اسرار عشق)		مومن بیجاپوری
علی نامہ	۱۰۷۶ھ	نصرتی
فتح نامہ نظام شاہ		حسن شوقی
فتح نامہ بکھیری		مرزا مقیم
فرمان از دیوان		برہان الدین جانم
فقہء منظوم	۱۰۷۷ھ	
فقہء ہندی		شیخ عبداللہ انصاری
فقہء ہندی	۱۰۷۴ھ	عبدی
فیض عام	۱۱۴۱ھ	میاں عبدالمجید گجراتی
قصہ (مثنوی)		ہاشمی بیجاپوری
قصہء بے نظیر	۱۰۵۵ھ	صنعتی
قصہ شہزادہ و درویش		رحمتی
قطب مشتری	۱۰۱۸ھ	ملا وجہی
قلندر نامہ		معظم
کبیر صاحب		پنڈت منوہر لال زشتی
کتاب نورس	۱۰۰۶ھ	ابراہیم عادل ثانی
کشف الاسرار		شاہ محمد حق نما
کشف الانوار		شیخ داول
کشف الوجود		شاہ محمد حق نما
کشف الوجود		شاہ داول
کلام شاہ امین الدین اعلیٰ		امین الدین اعلیٰ
کلمۃ الاسرار		امین الدین اعلیٰ
کلمۃ الحقائق		برہان الدین جانم
کلیات بحری		قاضی محمود بحری
کلیات سراج		سراج اورنگ آبادی
کلیات سلطان		سلطان
کلیات شاہی		علی عادل شاہ ثانی شاہی
کلیات عبداللہ قطب شاہ		عبداللہ قطب شاہ
کلیات غواصی		غواصی
کلیات محمد قلی قطب شاہ		محمد قلی قطب شاہ

گفتار امین اعلیٰ		امین الدین اعلیٰ
گلشن عشق		نصرتی
گنج مخفی (نثر)	۱۱۱۱ھ	محمد شریف
گنج مخفی (نظم)		معظم
لازم المبتدی	قبل اب ۹۳۵ھ	اشرف بیابانی
لیلیٰ مجنوں	۱۰۴۶ھ	محمد بن احمد عاجز
ماہ پیکر	۱۰۶۴ھ	جیدی
مثل خالق باری	۹۶۰ھ	اُجے چند بھٹیاگر
مثنوی تصوف		ضعیفی
مثنوی کدم راؤ پدم راؤ	۸۲۵ اور ۸۳۸ کے درمیان	نظامی
مثنوی یوسف ثانی		محمد فتح بلخی
مثنوی یوسف زلیخا		احمد گجراتی
مثنوی یوسف زلیخا		محمد بن احمد عاجز
مثنوی یوسف زلیخا		ہاشمی بیجاپوری
مثنوی گلشن احسان	۱۲۰۴ھ	علی
محب نامہ		امین الدین اعلیٰ
محبوب نامہ		شہمیر
محشر نامہ		شیخ محبوب عالم
مخزن عشق	۱۱۴۴ھ	وجدی
مخمس در نعت و مدح		ہاشمی بیجاپوری
مہدی جونپوری		
مدح برہان الدین جانم		امین الدین اعلیٰ
مراۃ الحشر	۱۱۳۳ھ	سید محمد فراقی
مسائل ہندی		شیخ محبوب عالم
مطبوع الصبیان		صفی
معجزۂ فاطمہ		محب
معراج نامہ		ہاشمی بیجاپوری
معراج نامہ		مختار
معراج نامہ	۱۰۶۵ھ	سید بلاقی

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

معراج نامہ		شہمیر
معراج نامہ	۱۰۸۰ھ	معظم
معراج نامہ		امین گجراتی
مغز مرغوب		میرانجی شمس العشاق
ملفوظات سیدمراں خدانما		میراں خدانما
منفعت الایمان		برہان الدین جانم
من لگن	۱۱۱۲ھ	قاضی محمود بحری
مولود نامہ	۱۰۹۵ھ	فتاحی
مولد نامہ		مختار
میزبانی نامہ		حسن شوقی
مینا شتونتی		غواصی
مینا نامہ		قطبی
مینا دلورک	۱۰۸۰ھ	مہدی
ناری نامہ		شیخ داول
نیر گفتار		امین الدین اعلیٰ
نجات نامہ		محمد امین ایاغی
نزہت العاشقین	۱۱۱۱ھ	حسین ذوقی
نصیحت نامہ		شہمیر
نصیحت نامہ		اسماعیل امروہوی
نصیحت نامہ		علی رحمتی
نورنامہ	۱۰۰۲	مصطفیٰ
نورنامہ	۱۱۱۰ھ	شاہ نفاست
نورنامہ		حامد
نارنامہ	۱۱۱۱ھ	شاہ عنایت
نوسرہار		اشرف بیابانی
وجود العاشقین		عبداللہ حسینی
وجودیہ		برہان الدین جانم
وجودیہ (نثر)		امین الدین اعلیٰ
وصال العاشقین	۱۱۰۹ھ	حسن شوقی
وصیت الہادی		برہان الدین جانم
وفات نامہ	۱۱۰۴ھ	امین کنعانی
وفات نامہ	۱۰۷۴ھ	عبداللطیف
وفات نامہ	۱۱۳۷	اسماعیل امروہوی
وفات نامہ فاطمہ	۱۱۳۷ھ	احمد
وفات نامہ		امین گجراتی
وفات نامہ		عالم گجراتی
ہدایات ہندی		شیخ داؤد ضعیفی

فورٹ ولیم کالج اور دلی کالج کی خدمات

4.1-فورٹ ولیم کالج

اردو نثر کے ارتقاء کا اولین مرکز کلکتہ کو قرار دیا جاتا ہے۔

1780ء میں وارن ہیسٹنگز نے ہندوستانی ثقافت کی تفہیم کے لیے مدرسہ عالیہ کلکتہ کا آغاز کیا۔

فورٹ ولیم کالج وہ ادارہ ہے جہاں سے اردو نثر کو باقاعدہ فروغ ملنا شروع ہوا۔

فورٹ ولیم کالج کا باقاعدہ افتتاح 4 مئی 1800ء کو ہوا۔

فورٹ ولیم کالج میں تدریس کا آغاز 6 فروری 1801ء کو ہوا۔

فورٹ ولیم کالج کے قیام میں اہم ترین کردار لارڈ ویلزلی نے ادا کیا۔

انگریزوں نے فورٹ ولیم کالج سیاسی مقاصد و محرکات کے پیش نظر قائم کیا۔

اس کالج نے ان مقاصد کے حصول کے علاوہ یہ کارنامہ سرانجام دیا کہ ان نے اردو ادب کو نئی طاقت وتوانائی دی

فورٹ ولیم کالج میں کوئی بھی اہم اور قابل ذکر کتب تصنیف نہیں کی گئی۔

فورٹ ولیم کالج کے طلباء کو پڑھانے کے لیے کتابوں کی تیاری کلاسیکی زبانوں کی مشہور اور اہم کتابوں کا اردو میں ترجمہ کروا کے کی گئی۔

فورٹ ولیم کالج میں اردو کا سب سے پہلا چھاپہ خانہ 1803ء قائم کیا گیا۔

فورٹ ولیم کالج کے بعد 1838ء میں ہندوستان کا دوسرا چھاپہ مولوی محمد باقر نے قائم کیا۔

فورٹ ولیم کالج کا پہلا پرنسپل پادری ڈیوڈ براؤن تھا۔

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

ڈاکٹر جان بارتھوک گلکرسٹ فورٹ ولیم کالج میں ہندوستانی زبان کے پرنسپل کے عہدے پر تعینات کیے گئے۔

گلکرسٹ نے فورٹ ولیم کالج سے وابستگی سے قبل انگریزی ہندوستانی لغت تالیف کی تھی۔

گلکرائسٹ فورٹ ولیم کالج سے چار سال وابستہ رہا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1806ء میں فورٹ ولیم کالج بند کرنے کا ارادہ کیا۔

گلکرائسٹ نے فورٹ ولیم کالج سے 22 فروری 1804ء کو استعفیٰ دیا۔

گلکرسٹ نے فورٹ ولیم کالج میں خود بارہ کتابیں تصنیف/تالیف کیں۔

فورٹ ولیم کالج میں میر بہادر علی حسینی کا عہدہ میر منشی کا تھا۔

میر امن، حیدری، افسوس، ولا، کاظم علی جوان کے تراجم کا اسلوب آئندہ اردو کا سرچشمہ ثابت ہوئے۔

اردو زبان وادب کو تو فورٹ ولیم کالج سے بے پناہ فوائد حاصل ہوئے، ہندوستان کو اس کالج سے کچھ نقصانات بھی ہوئے جو یہ ہیں:

1۔ کالج نے مقامی باشندوں میں لسانی اختلافات کو ہوا دی

2۔ فارسی اور عربی کی حاکمیت کو کم کیا

3۔ اردو، ہندی اور بنگالی کے باہم تصادم کی راہ ہموار کی

فورٹ ولیم کالج 1854ء میں بند کر دیا گیا۔

فورٹ ولیم کالج بند کرنے پس پردہ یہ وجوہات کارفرما تھیں۔

1۔ عیسائی مبلغین کا تعصب

2۔ کالج کے انگریز طلباء (کمپنی کے ملازمین) کا مشرقی علوم کا تاثر قبول کرنا جو کہ حکمرانوں کے لیے خطرے کی گھنٹی تھی۔

3۔ عیسائی مبلغین مقامی زبانوں کے فروغ کی بجائے انگریزی کا فروغ چاہتے تھے۔

میر امن کی تصنیف 'باغ و بہار' تاریخی نام ہے کیونکہ اس کے عنوان سے سنِ تصنیف برآمد ہوتا ہے۔

مرزا غالب نے رجب علی بیگ سرور کی کتاب ''فسانۂ عجائب'' کو 'الفاظ کا بھٹیار خانہ' قرار دیا ہے۔

فسانۂ عجائب لکھنؤ میں لکھی گئی۔

رجب علی بیگ سرور کی تصنیف 'فسانۂ عجائب' کی مقبولیت کی بڑی وجہ اس کا مسجع مقفیٰ اسلوب بیان ہے۔

4.2- دلی کالج

دہلی کالج 1825ء قائم کیا گیا۔

دہلی کالج جس عمارت میں قائم کیا گیا وہاں ایک مدرسہ قائم۔ اس مدرسے کا نام مدرسہ غازی الدین تھا۔

انگریزوں نے دہلی کالج درج ذیل مقاصد کے حصول کی خاطر قائم کیا۔

1۔ ہندوستانی عوام کو جدید علوم دینا

2۔ ہندوستانی عوام کے قدامت پر مبنی واضح اعتقادات کو جدیدیت میں تبدیل کرنا۔

3۔ سیاسی مفادات حاصل کرنا

فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج دونوں میں ذریعہ تعلیم اردو تھا۔

فورٹ ولیم کالج کے فارغ التحصیل طلباء نے ہندوستان میں برطانوی راج مستحکم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

دہلی کالج کے فارغ التحصیل طلباء نے قوم کی رہنمائی کے فرائض سرانجام دیے۔

دہلی کالج کے پہلے پرنسپل جے۔ ایچ۔ ٹیلر تھے۔

چارلس مٹکاف کی سفارش پر 1828ء میں دہلی کالج میں انگریزی جماعت کا اضافہ کیا گیا۔

ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی (دہلی کالج) کے زیر اہتمام اردو میں ابتدا فلسفہ، ریاضی، کیمیا، طبیعات اور نباتات کی کتب کا ترجمہ کیا گیا۔

دہلی کالج کا انگریز پرنسل ڈاکٹر اسپرنگر عربی زبان وادب کا بھی عالم تھا۔

دہلی کالج میں ''صحیح بخاری'' اور ''بہار عجم'' کی اشاعت ڈاکٹر اسپرنگر کی مرہون منت ہیں۔

دہلی کالج میں ڈاکٹر اسپرنگر نے ''تاریخ یمینی'' کو مرتب کیا۔

ڈاکٹر اسپرنگر نے دہلی کالج کا ہفتہ وار مجلّہ ''قرآن السعدین'' نام سے جاری کیا۔

دہلی کالج سے شائع ہونے والی کتابوں میں یہ ادبی کتابیں بھی شامل ہیں:

''کلیلہ دمنہ، قصہ چہار درویش، تذکرہ شعرائے ہند، تذکرہ ہند و شعراء، جامع الحکایات، تاج الملوک و بکاؤلی، بدر منیر، شکنتلا، سودا، درد، میر اور جرأت کے دواوین اور انتخاب الف لیلیٰ۔

مولوی نذیر احمد دہلوی، محمد حسین آزاد، شمس العلماء، ڈاکٹر ضیاء الدین،

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

ماسٹر رام چندر، مولوی کریم الدین اور مولوی ذکاء اللہ تمام دہلی کالج سے فارغ التحصیل تھے۔

دہلی کالج نے اپنے طلبہ میں اظہار آزادی رائے اور اختلافات خندہ پیشانی سے قبول کرنے کی صلاحیتیں پیدا کیں۔

1857ء میں دہلی کالج کے پرنسپل مسٹر ٹیلر کو قتل کر دیا گیا تھا۔

1857ء کے ہنگامے میں دہلی کالج کے اردو حصے کو آگ لگا دی گئی، کتب خانہ لوٹ لیا گیا اور سائنس کی تجربہ گاہ تباہ کر دی گئی جس کے باعث کالج بند کر دیا گیا۔

بعدازاں یہ کالج 1864ء میں دوبارہ شروع کیا گیا۔

1864ء میں دوبارہ آغاز کے باوجود دہلی کالج اپنی سابقہ حیثیت برقرار نہ رکھ سکا۔ کالج کو ہمیشہ کے لیے 1877ء میں بند کر دیا گیا۔

1877ء میں دہلی کالج بند کر کے اس کے سٹاف کو علی گڑھ کالج میں ضم کر دیا گیا۔

فورٹ ولیم کالج اور دلی کالج کے مترجمین و مؤلفین

5.1-فورٹ ولیم کالج کے مترجمین و مؤلفین

5.1.1-ڈاکٹر گل کرائسٹ: (1759ء تا 1841ء)

☆ پورا نام: جان بارتھوک گل کرسٹ

☆ اسکاٹ لینڈ کے پایۂ تخت ایڈنبرا میں 1759ء میں پیدا۔

☆ 1782ء میں ڈاکٹر کی حیثیت سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازم ہو کر بمبئی آئے۔

☆ 1783ء میں ان کا تبادلہ کلکتہ میں ہو گیا۔

☆ 1800ء میں فورٹ ولیم کالج میں ہندوستانی (اردو) کے پروفیسر مقرر ہوئے۔

☆ گل کرسٹ نے فارسی کے جگہ اردو کو سرکاری زبان بنانے کی سفارش کی۔

☆ بالآخر کمپنی نے 1832ء میں ان کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اردو کو سرکاری زبان قرار دیا۔

تصانیف:

نام کتاب	سال اشاعت
انگریزی ہندوستانی ڈکشنری	1790، کلکتہ
ہندوستانی گرامر	1796، 1804، کلکتہ
مشرقی زبان دان	1798، کلکتہ
مشرقی زبان دان کا خلاصہ	1800، کلکتہ
فارسی افعال کا نظریۂ جدید	1801، کلکتہ
رہنمائے اردو	1802، کلکتہ
مشرقی قصے	1803، کلکتہ
بیاض ہندی	1803، کلکتہ
اتالیق ہندی	1803، کلکتہ
عملی خاکے	1802، کلکتہ
ہندی الفاظ کی قرأت	1802، کلکتہ
ہندی آئینہ اردو	1802، کلکتہ
ہندی داستان گو	1806
انگریزی ہندی بول چال	1820، لندن

گل کرسٹ کے حالات اور تصنیفی کارناموں پر مزید کتب

نام کتاب	مصنف/مرتب	سنِ اشاعت
گلکرسٹ اینڈ دی لینگویج اور ہندوستان (انگریزی)	صدیق الرحمٰن قدوائی	1972، نئی دہلی
پوینئر آف گل کرسٹ	ڈاکٹر عبادت بریلوی	1977، لاہور
گل کرسٹ اور اس کا عہد	محمد عتیق صدیقی	1920، نئی دہلی
قاعدہ ہندی ریختہ عرف رسالہ گل کرسٹ	ڈاکٹر محمد انصاراللہ	1973، آندھراپردیش
قواعد زبان اردو (رسالہ گل کرسٹ)	خلیل الرحمٰن	1962، لاہور
فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات	ڈاکٹر عبیدہ بیگم	1983، لکھنو
فورٹ ولیم کالج-ایک مطالعہ	ڈاکٹر سمیع اللہ	

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

5.1.2-میر امن:

☆ نام: میر امان، تخلص: امان، لطف

☆ زبان دانی کا دعویٰ: دلی کا روڑا ہوں، (میرا) بولنا البتہ ٹھیک ہے

☆ ڈاکٹر گل کرسٹ کی فرمائش پر فارسی کے قصہ ''چہار درویش'' (باغ و بہار) اور ملا حسین واعظی کی کتاب 'اخلاقِ محسنی' (گنج خوبی) کو اردو کا لباس پہنایا۔

☆ پہلی کتاب کا تاریخی نام ''باغ و بہار'' (1803ء) ہے۔

☆ باغ و بہار کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:

باغ وبہار

تالیف کیا ہوا میر امن دلی والے کا

ماخذ اس کا نوطرز مرصع کہ وہ ترجمہ کیا ہوا عطا حسین کا ہے فارسی قصہ چہار درویش سے

☆ ناقدین نے باغ و بہار کے ترجمے کی یہ خوبی بتائی ہے کہ اس پر طبع زاد ہونے کا گمان ہوتا ہے۔

☆ باغ و بہار کی زبان کی خصوصیات: زندہ نثر (ڈاکٹر سید عبداللہ)، باغ بہار کی سادگی سپاٹ نہیں، (یہاں) ''سادگی و پرکاری بیک وقت جمع ہیں'' (کلیم الدین احمد)۔ فصاحت و سلاست ''اس کی ایک ایسی خصوصیت ہے جسے کتاب کے کسی حصے میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔''

☆ ''باغ و بہار'' کے نسوانی کردار، مرد کرداروں سے زیادہ جاندار ہیں (سید وقار عظیم)۔

☆ ان نسوانی کرداروں میں زندگی کا رنگ زیادہ گہرا اور فن کے نقوش زیادہ واضح معلوم ہوتے ہیں۔ (سید وقار عظیم)

☆ ''باغ و بہار'' کے مرد کرداروں میں (بعض فروعی کرداروں کو چھوڑ کر) ایک بھی ایسا نہیں جو اپنی شخصیت کی قوت اور انفرادیت کی وجہ سے ہمارے لئے کشش یا دلچسپی کا مرکز بن سکے۔ (سید وقار عظیم)

☆ ''باغ و بہار'' دہلوی معاشرت کی عکاس ہے۔

☆ باغ و بہار کے کردار:

مرد کردار: آزاد بخت (روم کا بادشاہ)، خواجہ سگ پرست، پہلا درویش (یمن کے تاجر کا بیٹا)، دوسرا درویش (فارس کا شہزادہ)، تیسرا درویش ()، چوتھا درویش (چین کا شہزاد)

نسوانی کردار: دمشق کی شہزادی (پہلے درویش کی محبوبہ)، وزیر زادی، سراندیپ کی شہزادی، بصرے کی شہزادی (دوسرے درویش کی محبوبہ)، فرنگ کی ملکہ (تیسرے درویش کی محبوبہ)، چوتھے دریش کی محبوبہ، پہلے درویش کی بہن۔

☆ عبارت کا نمونہ: آگے روم میں کوئی شہنشاہ تھا کہ نوشیرواں کی سی عدالت اور حاتم کی سی سخاوت اس کی ذات میں تھی۔۔۔۔اس کے وقت میں رعیت آباد، خزانہ معمور، لشکر مرفہ، غریب غربا آسودہ، ایسے چین سے گزران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ہر ایک کے گھر میں دن عید اور رات شب برات تھی۔ (باغ و بہار از میر امن)

باغ و بہار کی چند مشہور ایڈیشن:

سال	مقام
1803ء	فورٹ ولیم کالج، کلکتہ
1822ء	مدراس
1834ء	کانپور
1844ء	مولوی محمد باقر کا چھاپہ خانہ،
1847ء	دہلی مدرسہ
1846ء (رومن رسم الخط میں)	لندن
1873ء	بنگال

☆ باغ و بہار پر تنقیدی کتب

نام کتاب	مصنف	سال
خطبات گارسن دتاسی	گارسن دتاسی	1935ء
آثار الصنادید (چوتھا باب)	سر سید احمد خاں	1847ء
فن داستان گوئی	کلیم الدین احمد	
اردو کی نثری داستانیں	ڈاکٹر گیان چند جین	1954ء
ہماری داستانیں	سید وقار عظیم	1956ء
باغ و بہار کا تنقیدی اور کرداری مطالعہ	زہرا معین	1867ء
باغ و بہار پر ایک نظر	ڈاکٹر سہیل بخاری	1967ء
''باغ و بہار- ایک تجزیہ	ڈاکٹر وحید قریشی	1969ء

وجہی سے عبدالحق تک	ڈاکٹر سید عبداللہ	1977ء
اردو نثر کا دہلوی دبستان	ڈاکٹر احمد ابراہیم	1975ء
باغ و بہار کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ	مرتبہ سلیم اختر	1967ء
باغ و بہار کا تنقیدی جائزہ	امام مرتضٰی نقوی	1978ء
فورٹ ولیم کالج۔ تحریک اور تاریخ	سید وقار عظیم	1987ء

علاوہ ازیں ڈاکٹر مولوی عبدالحق، ڈاکٹر ناظر زیدی، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، ممتاز حسین، ممتاز منگلوری اور ڈاکٹر سلیم اختر نے ''باغ و بہار'' کے مقدمے لکھے۔

گنج خوبی:

☆ میر امن کی دوسری تالیف ''گنجِ خوبی'' ہے جو ''اس قدر غیر معروف ہے کہ بالعموم لوگ میر امن کے ساتھ اس کا نام بھی ہیں لیتے۔(وقار عظیم)

☆ ''گنج خوبی'' کے بارے میں میر امن لکھتے ہیں ''از بس کہ جتنی خوبیاں انسان کی چاہئیں اور دنیا کی نیک نامی اور خوش معاشی کے لئے درکار ہیں سو سب اس میں بیان ہوئیں، اس واسطے اس کا نام ''گنج خوبی'' ہے۔

☆ ''گنج خوبی'' کی عبارت کے بارے میں میر اامن کا کہنا ہے: نقط فارسی کے ہو بہو معنی کہنے میں کچھ لطف اور مزہ نہ دیکھا، اس لئے اس کا مطلب لے کر اپنے محاورے میں سارا احوال بیان کیا''

☆ صاحب ''ارباب نثر اردو'' کو ''گنج خوبی'' کا 1875ء چھپا ہوا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ملا۔(وقار عظیم)

☆ ''گنج خوبی'' ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی نے فرہنگ اور مقدمے کے ساتھ 1966ء میں شعبہ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی کی جانب سے شائع کیا۔

فورٹ ولیم کالج کے دیگر مصنفین اور ان کی تالیفات:

5.1.3-سید حیدر بخش حیدری (متوفی 1814ء)

☆ نام حیدر بخش دہلوی اور تخلص حیدری۔

☆ فورٹ ولیم کالج کے مؤلفین میں حیدری کی تصانیف سب سے زیادہ ہیں۔(وقار عظیم)

تالیفات:

ا۔قصہ مہر و ماہ 1899ء: حیدری کی پہلی تصنیف۔قلمی یا مطبوعہ شکل میں دستیاب نہیں۔

۲۔قصہ لیلیٰ مجنوں 1800ء: ماخوذ ''مثنوی لیلیٰ مجنوں'' از امیر خسرو۔یہ بھی دستیاب نہیں

۳۔ہفت پیکر 1805ء: ماخوذ ''ہفت پیکر'' از نظامی گنجوی۔اب ناپید ہے۔

۴۔تاریخ نادری 1809ء: ماخوذ ''تاریخ جہاں کشائے نادری'' از مرزا محمد مہدی استر آبادی۔اب نایاب ہے۔

۵۔گلزار دانش: ماخوذ ''بہارِ دانش'' از شیخ عنایت اللہ۔اسے ڈاکٹر عبادت بریلوی نے یونی ورسٹی اورینٹل کالج کی جانب شائع کیا۔

۶۔گلشن ہند (تذکرہ) 1802ء: ڈاکٹر مختارالدین احمد نے اس تذکرے کا سراغ لگایا اور مقدمے کے ساتھ 1967ء میں علمی مجلس دلی کی جانب سے شائع کیا۔

گل معرفت: حیدری نے ''انوار سہیلی'' اور ''اخلاق محسنی'' کے مصنف و مؤلف ملا حسین الواعظ کاسفی کی کتاب ''روضۃ الشہداء'' کا ترجمہ اردو میں کیا تھا اور اس کا نام ''گلشنِ شہیداں'' رکھا تھا۔''گل معرفت'' اسی کا انتخاب ہے۔(وقار عظیم)

۷۔طوطا کہانی 1804: طوطا کہانی ۔۔۔میں سب کہانیاں ایک طوطے کی زبانی بیان کی گئی ہیں۔ایک عورت (خجستہ) اپنے شوہر کی غیر حاضری میں اپنے عاشق سے ملنے جانا چاہتی ہے۔طوطا ہر روز اسے ایک نئی کہانی سنا کر باتوں باتوں میں صبح کر دیتا ہے۔یہ سلسلہ اسی طرح 35 راتوں تک جاری رہتا ہے۔اس دوران میں اس کا شوہر واپس آجاتا ہے اور کہانیوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔(وقار عظیم)

☆ طوطا کہانی کی اصل سنسکرت ہے۔بارہویں صدی سے پہلے چنتا مُنی بھٹ نامی ایک شخص نے ''شک سپ تتی'' کام کی ایک کتاب لکھی۔ اس میں ستر کہانیاں تھیں۔

☆ مولانا ضیا الدین بخشی بدایونی نے سنسکرت کہانیوں میں 52 کا انتخاب کر کے انہیں 1330ء میں فارسی کا لباس پہنایا اور اس کتاب کا نام ''طوطی نامہ'' رکھا۔

☆ ابوالفضل نے دسویں صدی ہجری میں اکبر کے حکم سے بخشی کی

downloaded from https://infohubhmissised.com/

52 حکایتوں کا خلاصہ لکھا۔

☆ سید محمد قادری نے بخشی کی 52 کہانیوں سے 35 کا انتخاب کر کے اسے 1729ء میں سلیس اور بامحاورہ فارسی میں تالیف کیا۔

☆ قادری کی اس طوطی نامے کو حیدری نے اردو میں منتقل کیا۔

☆ زبان: کتاب (طوطا کہانی) سادہ اور آسان زبان میں لکھی گئی ہے، لیکن تعقید سے خالی نہیں ہے۔ جا بجا فارسی محاورات کا لفظی ترجمہ بھی نظر آتا ہے۔ البتہ عبارت رواں اور دلچسپ ہے۔ (اردو داستان از ڈاکٹر سہیل بخاری۔ ص101)

عبارت کا نمونہ: ''آخر وہ چاروں ہر ایک مہرہ اپنے سر پر رکھ کر ایک طرف کو چلے۔ جب کئی کوس گئے ایک کے سر کا مہرہ گرا۔ اس نے اس جگہ کو کھودا تو تانبا نکلا۔ اس نے ان تینوں سے کہا میں اس تانبے کو سونے سے بہتر سمجھتا ہوں۔'' (توتا کہانی، ص37، مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس، لاہور)

۹۔ آرائش محفل 1805ء: یہ حیدری کی سب سے مشہور تصنیف ہے۔ (اردو کی نثری داستانیں۔ ص312)

☆ ''آرائش محفل میں حاتم کی سات مہموں کو قصے کی پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔'' (وقار عظیم، فورٹ ولیم کالج، ص47)

☆ یہ ''ہفت سیر حاتم (فارسی)'' کا ترجمہ ہے۔

☆ حیدری نے فارسی قصے کا ترجمہ زبان ریختہ میں کیا ہے اور۔۔جہاں جہاں مناسب سمجھا اس میں بعض اضافے کئے ہیں۔ (وقار، ص 75)

☆ آرائش محفل کے اہم کردار: حاتم طائی، حسن بانو (خراسان کے ایک سوداگر کی بیٹی)، منیر شامی (حسن بانو عاشق جو اس کی شرطوں یا سوالوں سے دل گرفتہ ہو کر صحرا بصحرا مارا مارا پھرتا ہے)

☆ شہر بانو کے سات سوال:

۱۔ ایک بار دیکھا، دوسری بار دیکھنے کی ہوس ہے۔

۲۔ نیکی کر دریا میں ڈال۔

۳۔ کسی سے بدی نہ کر، اگر بدی کرے گا تو بد پائے گا۔

۴۔ سچ کہنے میں ہمیشہ راحت ہے۔

۵۔ کوہ ندا کی خبر لانا۔

۶۔ اس موتی کا جوڑا تلاش کرنا کو مرغابی کے انڈے کے برابر ہے۔

۷۔ حمام بادگرد کی خبر لانا

☆ زبان: ''اس کتاب میں حیدری کی زبان طوطو کہانی کی زبان سے زیادہ مشکل اور جملے بھی طویل تر ہوتے ہیں۔ جا بجا عربی و فارسی کے الفاظ و تراکیب کا بھی استعمال ہے۔۔۔۔'' (ڈاکٹر سہیل بخاری، ص 113)

☆ عبارت کا نمونہ: ''ہم جولیوں نے کہا۔ بی بی حاتم بھی یمن کا شہزادہ ہے۔ تمھارے نصیب اچھے تھے جو یہ خود بخود یہاں آیا۔ تم جو اس سے اپنی شادی کرو گی تو ہر طرح سے نام آوری اور بہتری ہے اور اپنے باپ کے مرنے کا غم نہ کرو۔'' (آرائش محفل، ص 118۔ مطبوعہ نولکشور پریس، بار پنجم، 1920ء)

5.1.4 - میر شیر علی افسوس (پیدائش 1747 کے لگ بھگ، وفات 1809ء) دلی میں پیدا ہوئے، والد کا نام: سید مظفر علی خاں

☆ 1801ء میں کلکتہ آئے اور فورٹ ولیم کالج سے وابستہ ہوئے

☆ فورٹ ولیم کالج میں دو کتابیں ترتیب دیں، باغِ اردو اور آرائش محفل

☆ باغِ اردو (1802): شیخ سعدی شیرازی کی کتاب ''گلستان'' کا ترجمہ

☆ بقول عتیق صدیقی یہ اردو کی پہلی مطبوعہ کتاب ہے۔

☆ زبان: بقول وقار عظیم افسوس کے ترجمے کو ''نہایت عمدہ اور بے نظیر'' کہا گیا ہے مگر ''باغِ اردو'' کی زبان سادہ اور رواں ہونے کی بجائے رنگین، مقفی اور مسجع ہے۔ (فورٹ ولیم کالج، ص73)

☆ عبارت کا نمونہ: ایک شخص نوشیرواں کے پاس یہ خوشی کی یہ خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حق تعالیٰ نے فانی کیا۔ فرم اس نے ''یہ بھی سنا ہے، تونے کہ میری حیات کی جاودانی کیا۔''

☆ آرائش محفل 1808: منشی سبحان رائے کی کتاب ''خلاصہ التواریخ'' (1695ء) کا ترجمہ ہے۔

☆ یہ کتاب ہندوؤں اور مسلمانوں کے عہد کے ہندوستان کی تاریخ ہے۔

☆ زبان: ''آرائش محفل کی عبارت میں سلاست، روانی اور بے

تکلفی کی کمی نہیں جو باغ اردو کے اکثر حصوں میں محسوس ہوتی ہے لیکن اس کی عبارت مقفیٰ ہے اور میر امن اور حیدری کی بامحاورہ اور عام فہم نثر کے مقابلے میں پُر تکلف۔۔۔۔۔'' (فورٹ ولیم کالج،ص 86)

☆ عبارت کا نمونہ: ''سوا اس کے راہ میں اگر سونا اچھالتے چلے جائیں کہیں خطرہ نہیں اور جنگل میں جہاں چاہیں سو رہیں کچھ پروا نہیں۔ چنانچہ ہمیشہ سوداگر بنجارے مال و متاع غلہ دور دور سے بھر لاتے ہیں۔۔'' (فورٹ ولیم کالج،ص 87)

5.1.5- میر بہادر علی حسینی:

☆ میر بہادر علی حسینی کالج میں میر منشی تھے۔

☆ انہیں کے وسیلے سے میر امن کی رسائی گل کرسٹ تک ہوئی۔

☆ کتب:

ا۔ نثر بے نظیر 1803: میر حسن کی شہرِ آفاق نظم ''سحر البیان'' کی کہانی کا نثر میں بیان۔

☆ عبارت کا نمونہ: ''جب گیارہ برخیریت سے گزرے، بارہواں برس آیا۔ الحمد للہ جس دن کی آرزو تھی سو کریم نے ساتھ خوشی کے دکھایا۔ شادی محل میں چاروں طرف مچ گئی۔ مبارک باد کی صدا پھر بلند ہوئی۔''

۲۔ اخلاق ہندی: مفرح القلوب (فارسی) کا ترجمہ۔ اس کتاب کو کافی شہرت ملی۔

☆ کتاب کے چار حصے ہیں

ا۔ دوستی کی دوستی کا بیان۔ ۲۔ دوستوں کی جدائی کا بیان۔ ۳۔ لڑائی میں اپنی فتح اور دشمن کی شکست کا بیان۔ ۴۔ میل ملاپ کی کیفیت کا بیان۔

☆ عبارت کا نمونہ: ''ایک پرانے سانپ کہ چلنے پھرنے کی طاقت نہ تھی ایک جھیل کے کنارے پر آہستہ غمگین ہو بیٹھا۔ تب مینڈکوں کے بادشاہ نے اسے سے پوچھا: 'اے سانپ! تجھے کیا ہوا ہے کہ اتنا دل گیر ہے۔''

۳۔ تاریخ آسام (1805): شہاب الدین طالش ابن ولی محمد کی ''تاریخ آسام'' (فارسی) کا ترجمہ۔

رسالہ گل کرسٹ (1816ء): حسینی کی سب سے اہم کتاب جس کا موضوع قواعد اردو ہے۔

5.1.6- مرزا علی لطف:

تذکرہ گلشن ہند (1801ء) مبنی پر تذکرہ گلزار ابراہیم

5- مولوی امانت علی شیدا:

ا۔ (فقہ اسلامی پر مبنی کتاب ''ہدایت الاسلام'' (عربی) کا ترجمہ۔

۲۔ جامع الاخلاق: اخلاق جلالی (فارسی) کا ترجمہ۔

5.1.7- مظہر علی خاں ولا:

ا۔ مادھو اور کام کندلا 1802ء: اصل قصہ سنسکرت میں تھا، موری رام کوی نے اسے برج بھاشا میں ترجمہ کیا جس کا ولا نے اردو میں ترجمہ کیا۔

☆ اس میں مادھونل نامی ایک برہمن اور ایک رقاصہ کام کندلا کی محبت کی داستان بیان کی گئی ہے۔ (فورٹ ولیم کالج،ص 113)

۲۔ ترجمہ کریما 1802ء: شیخ سعدی کے مشہور پند نامے ''کریما'' کا منظوم ترجمہ۔

۳۔ ہفت گلشن (1803ء میں ختم ہوئی): ناصر علی خان واسطی بلگرامی کی کتاب (فارسی) کا اردو ترجمہ۔

☆ بلگرامی کی کتاب کے سات باب ہیں۔ ہر باب کو گلشن کہا گای ہے۔ اس لئے ولا نے اس کا نام ہفت گلشن رکھا۔ (ایضا۔ص 114)

۴۔ اتالیق ہندی: اس کی ترتیب میں کالج کی بعض اور اہل قلم بھی شریک ہوئے۔

☆ یہ کتاب ڈاکٹر گل کرسٹ نے اس غرض سے مرتب کرائی تھی کہ کالج کے طلبا کو فارسی پڑھنے میں آسانی ہو۔ (فورٹ ولیم کالج۔ص 118)

۵۔ بیتال پچیسی: ولا کی تالیفات میں سب سے مشہور کتاب۔

☆ اس کتاب میں للولال ان کے شریک کار رہے۔

☆ اصل قصہ سنسکرت میں ہے۔ برج بھاشا میں اسے سورتی مصرا کوی نے ترجمہ کیا۔ ولا کا ترجمہ برج بھاشا کے ترجمے کا ترجمہ ہے۔

☆ بیتال پچیسی میں پچیس کہانیاں ہیں جو ایک بیتال یعنی بھوت کی زبانی بیان ہوئی ہیں۔ کتاب کی وجہ تسمیہ یہی ہے۔ (ایضا۔ص 115-16)

عبارت کا نمونہ: ''چنچل چت کا، کالے سانپ کا، شتر و باری کا

downloaded from https://infohubhrmssed.com/

بسواس نہ کیجئے۔ تریا چرتر سے ڈریئے، کبیشر کیا نہیں کرسکتا اور جوگی کیا کچھ نہیں جانتا، متوالا کیا کچھ نہیں پہچانتا، رنڈی کیا کچھ نہیں کرسکتی، گھوڑوں کا عیب، بادل کا گرجنا، تریا چرتر اور پُرش کا بھاگ یہ دیوتا بھی نہیں جانتے آدمی کا کیا مقدور ہے۔'' (ایضاً۔ص117)

۶۔ تاریخ شیر شاہی (1805ء میں مکمل ہوئی): عباس خان کی فارسی کتاب کا ترجمہ۔

5.1.8- مرزا کاظم جوان:

شکنتلا (1081ء): کالی داس کے مشور ڈرامے (سنسکرت) کا برج بھاشا (مترجم نواز کبیشر) سے ترجمہ۔

5.2- دلی کالج کے مترجمین ومؤلفین

5.2.1- ماسٹر رام چندر (وفات 1880ء)

☆ ماسٹر رام چندر نے دلی کالج میں احیاء العلوم کی قیادت کی۔

☆ مماسٹر رام چندر نے منطقیت، استدلال، عقلیت کی فروغ دیا۔

☆ ماسٹر رام چندر نے سائنسی موضوعات پر مضامین اور ریاضی کی کتابیں لکھیں۔

☆ تصانیف:

۱۔فوائد الناظرین ۳۔اعجاز القرآن ۵۔تذکرۃ الکاملین

۲۔محب ہند ۴۔اصول جبر ومقابلہ

5.2.2- مولوی کریم الدین

☆ مولوی کریم الدین نے علوم وادبیات کی چند کتابیں تالیف و ترجمہ کیں۔

☆ تصانیف:

۱۔طبقات شعرائے ہند ۳۔گلستان نازنیناں ۵۔تعلیم النساء

۲۔گلستان ہند ۴۔تاریخ شعرائے عرب

5.2.3- امام بخش صہبائی:

☆ صہبائی وضع دار، روشن خیال اور دلی کی چند سر برآوردہ شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔

☆ صہبائی؛ غالب، شیفتہ اور آزردہ کے ہم جلیس تھے۔

☆ صہبائی نے حدائق البلاغت کا ترجمہ کیا۔

ماسٹر پیارے لال

☆ ماسٹر پیارے لال کی تصانیف میں قصص ہند (تاریخ) اور دربار قیصری (ترجمہ) شامل ہیں۔

اردو شاعری اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں

6.1- دہلویت کیا ہے؟

شاعری میں ''دہلویت'' کی اصطلاح سے مراد ہے:

1۔ دل میں درد اور جذبات میں گہرائی۔

2۔ خیالات میں بلندی ہو اور متانت ہو۔

3۔ زبان رواں سلیس اور رواں ہو۔

6.2- دبستان دہلی

دبستان دلی کا پہلا دور اخیر عہد عالمگیری سے شروع ہوکر عہد فرخ سیری تک محیط ہے۔ اس دور کے قابل ذکر شعرا خواجہ محمد عطا، جعفر زٹلی اور اٹل ہیں۔

6.3- ایہام گوئی کی تحریک

دبستان دلی کا دوسرا دور ولی دکنی کے اثرات کا مرہون منت ہے۔ اس دور میں اردو شاعری کی نمایاں ترین خصوصیت ایہام گوئی ہے۔

ولی کی شاعری کا نتیجہ یہ نکلا فارسی شاعری کی جگہ اردو شاعری نے لینا شروع کردی۔

خان آرزو وہ پہلا شاعر تھا جس نے دلی میں فارسی مشاعرے ترک کرکے ریختہ مشاعرے کروانے شروع کیے۔

اردو شاعری کو جب فارسی کا مقابلہ کرنا پڑا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس پر صنعت ایہام غالب آگئی۔

محمد شاہی عہد میں ایہام گوئی نے باقاعدہ تحریک کی صورت اختیار کرلی۔

اردو شاعری میں ایہام کا آغاز ہندی زبان کی شاعری کے زیر اثر ہوا۔

اردو شاعری میں ایہام کو فروغ دینے والی سب سے اہم شاعر خان آرزو ہیں۔

صنعت ایہام رعایت لفظی کا ایک مخصوص انداز ہے اور اس صنعت کا تمام تر دارومدار ذومعنی (ایک سے زیادہ اور کم از کم دو معنی رکھنے والے) الفاظ کے فنکارانہ استعمال پر ہوتا ہے۔

دلی میں شاہ مبارک آبرو، مضمون اور یک رنگ کی وجہ شہرت ان کی شاعری میں ایہام کا مخصوص رنگ بنی۔

downloaded from https://infohubhrmissed.com/

مغلوں کی درباری سازشوں اور بیرونی حملوں نے دہلی کے عوام کو ذومعنی الفاظ کے استعمال کی طرف مائل کر دیا تھا۔

ایہام گو شعراء نے ذومعنی الفاظ کا بے دریغ استعمال کیا اور اس وقت کی شاعری پر تصنع غالب آ گیا۔ اس سے اردو شاعری کو یہ نقصان ہوا کہ یہ فکری عناصر سے خالی ہوگئی۔

6.4-ردعمل کی تحریک

ایہام گوئی کے خلاف سب سے پہلے ردعمل شاہ حاتم، مرزا، مظہر جان جاناں اور سودا نے شروع کیا۔

دلی میں ایہام گوئی کے بانیوں میں سے اہم شاعر شاہ حاتم ہیں، جبکہ ایہام گوئی کے ردعمل کے طور پر تحریک اصلاح زبان دلی میں شاہ حاتم نے شروع کی۔

شاہ حاتم نے ایہام گوئی ترک کر کے اصلاح زبان کی تحریک کا آغاز کیا جس کے زیر اثر انہوں نے اپنے کلام میں ایہام پر مبنی اشعار نکال دیئے۔

حاتم نے باقی ماندہ دیوان کا انہوں نے ''دیوان زادہ'' کا نام دیا۔

''دیوان زادہ'' کے مقدمہ میں شاعری پر تنقیدی خیالات ملتے ہیں۔

درد، میر اور غالب کی شاعری کی بدولت اردو شاعری سے ایہام گوئی کا غلبہ اتر گیا۔

6.5- تازہ گوئی کی تحریک / میر و سودا کا عہد زریں

دہلی میں اردو شاعری کا تیسرا دور متقدمین شعراء کا سب سے شاندار دور کہلاتا ہے۔

مظہر، میر، سودا، درد اور فغاں کا تعلق دبستان دلی کے تیسرے سے دور سے ہے۔

دبستان دلی کے تیسرے دور کی شاعری کے نتیجہ میں قدیم ہندی اور دکھنی زبان متروک ہوگئی۔

ایہام گوئی کے خلاف ردعمل کی تحریک کو اصلاح زبان کی تحریک یا تازہ گوئی کی تحریک کہا جاتا ہے۔

اصلاح زبان کی تحریک کا بنیادی مقصد فارسی الفاظ، تراکیب اور صنعتوں کا استعمال تھا۔

میر، سودا اور درد کا دور اردو شاعری کا ''عہد زریں'' کہلاتا ہے۔

محمد شاہ رنگیلا کے دور میں سیاسی اور اخلاقی حالات اپنی انتہائی پستی کو پہنچ گئے لیکن اردو شاعری کو ترقی حاصل ہوئی۔

6.6-میر تقی میر

میر کو شاعر کو ''قنوطی شاعر'' کہا جاتا ہے۔

''نکات الشعراء'' کی بدولت میر کا بحیثیت نثر نگار مقام یہ ہے کہ انہیں اردو کا پہلا نقاد قرار دیا گیا ہے۔

میر کے چھ دواوین ہیں۔

میر بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے لیکن انہوں نے مسدس، مخمس، رباعیات اور قطعے وغیرہ بھی کہے۔

غزل کے بعد شاعری میں میر کی وجہ شہرت ان کی مثنوی نگاری ہے۔

میر تقی میر کی ''جگر نامہ''، ''شعلہ عشق''، ''جوش عشق''، ''دریائے عشق''، ''اعجاز عشق''، ''معاملات عشق'' اور ''خواب و خیال'' اردو کی خاص اور اہم مثنویاں ہیں۔

میر کے شہر آشوب ''در ہجو لشکر'' اور ''در حال لشکر'' اردو شاعری میں نہایت اہم ہیں۔ یہ دونوں شہر آشوب دلی شہر کی بربادی و تباہی کا مرثیہ ہیں۔

اپنی شاعری کے بارے میں میر کا یہ دعویٰ ہے کہ ''میرا کلام کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ اس زبان سے واقف نہ ہو جو دلی کی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بولی جاتی ہے۔''

6.7-خواجہ میر درد

دبستان دلی میر درد وہ شاعر ہیں جنہوں نے تصوف کو اپنی شاعری کا سب سے بڑا موضوع بنایا۔

دلی کی تباہی و بربادی کے نتیجے میں وہاں کے تقریباً تمام شعراء وہاں سے کوچ کر گئے۔ ان حالات میں بھی میر درد نے دلی کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

میر درد کے کلام میں الفت الٰہی، توکل، تسلیم و رضا اور انسان دوستی کے ساتھ ساتھ عشق مجازی کی جھلکیاں پائی جاتی ہیں۔

6.8-مرزا محمد رفیع سودا

سودا کی وجہ شہرت قصیدہ نگاری اور غزل کے علاوہ ان کی ہجو نگاری بھی بنی۔

سودا کی ہجویات میں ہجو شیدی فولاد کوتوالی، مثنوی در ہجو امیر دولت مند بخیل، قصیدہ تضحیک روزگار شامل ہیں۔

قصیدہ میں سودا کی قادر الکلامی مانی جاتی ہے۔

دبستان دلی کے تیسرے دور میں اختراع اور صنعت گری کا نمائندہ شاعر سودا ہے۔

downloaded from https://infohubbrmsssed.com/

6.8- انشاء مصحفی کا دور:

انشاء، مصحفی، جرأت اور رنگین دبستان دلی کے چوتھے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

دبستان دلی کے چوتھے دور میں مصحفی وہ شاعر ہے جس نے اردو زبان کی ترقی اور توسیع کے لیے نت نئے تجربات کیے۔

مصحفی نے شاعری کی پرانی روش کو برقرار رکھا

دبستان دلی میں رنگین کو ریختی کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔

ریختی کو پروان چڑھانے میں رنگین کے علاوہ جرأت نے حصہ لیا۔

دبستان دلی کے چوتھے دور کے مشہور ترین شعراء انشاء، مصحفی، جرأت اور رنگین نے ریختی کو فروغ دیا۔

انشا نے اردو کی صرف ونحو "دریائے لطافت" لکھی۔

اگرچہ جرأت اور میر حسن کی زندگی کا زیادہ حصہ فیض آباد اور لکھنؤ میں گزرا، لیکن دونوں شاعروں نے زبان و بیان میں دبستان دلی کی پیروی کی۔

6.9- غالب ومومن کا دور

ذوق، غالب اور ظفر دبستان دلی کے پانچویں دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس دور کو دو متوسطین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

دبستان دلی کے پانچویں دور کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس پر دبستان لکھنؤ کا رنگ چڑھ گیا۔

1857ء کے بعد دبستان دلی کا چھٹا دور شروع ہوتا ہے، اس دور کا اہم ترین شاعر مرزا داغ دہلوی ہے۔

دبستان دلی کے شعراء نے اپنی شاعری کو فلسفہ، تصوف، روحانیت اور داخلیت سے چمکایا۔

6.9- دبستان لکھنؤ:

دبستان لکھنؤ کے شعراء کی شاعری کے جوہر خارجی مضامین کا استعمال تھا۔

لکھنؤ کے دبستان کے رنگ کا سب سے بڑا محرک دولت کی فراوانی تھا۔

لکھنؤ کی عیش پرستانہ زندگی کے باعث وہاں نسائیت کو رواج ملا۔ اس نسائیت کی بنا پر وہاں ریختی کی صنف عام ہوئی۔

لکھنؤ میں مذہب کے باعث مرثیہ کی صنف شاعری پروان چڑھی۔

6.10- دبستان لکھنؤ کی شاعری کے ادوار:

دبستان لکھنؤ کی اردو شاعری کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

دبستان لکھنؤ کے دور اول کے شعراء میں ناسخ، آتش، خلیق، وزیر، برق رشک، بحر آباد، آغا، اشرف خلیل، صبا، رند اور امانت شامل ہیں۔

دبستان لکھنؤ کے دوسرے دور کے شعراء میں میر انیس، مرزا دبیر، امیر مینائی، جلال، محسن کاکوروی شامل ہیں۔

دبستان لکھنؤ کے تیسرے دور کے اہم شعراء میں جلیل، احسن، چکبست، شوق قدوائی اور نظم طباطبائی شامل ہیں۔

دبستان لکھنؤ کے پہلے دور کے شعراء کی تخلیقات پر داخلیت اور تخیل کا رنگ غالب تھا۔

دبستان لکھنؤ میں لکھنویت کا آغاز آتش وناسخ کے دور کے بعد ہوا۔

دبستان لکھنؤ کے شعراء کی خدمات یہ ہیں:

1۔ زبان کی تراش خراش کی

2۔ زبان کو علمی حیثیت تک پہنچا دیا

3۔ مرثیہ اور نعت کو معراج تک پہنچا دیا۔

مومن خان مومن نے ہر چند تمام مروجہ اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے تاہم انہیں غزل کی صنف زیادہ مرغوب تھی۔

'دست و بازو بشکست' سے بہ حساب جمل 1268ھ کا سال برآمد ہوتا ہے جو کہ مومن خاں مومن کی تاریخ وفات ہے۔

اردو شعری ادب میں 'معاملہ بندی' اعتبار سے حکیم مومن خاں مومن کا نام پہلے آتا ہے۔

اب خرابہ ہوا جہان آباد
ورنہ ہر اک قدم پہ یاں گھر تھا

اس شعر میں 'جہان آباد' سے مراد دلی ہے۔

خواجہ میر درد اور خواجہ حسن نظامی میں قدرِ مشترک تصوف ہے۔

سارے عالم پہ ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

اردو شاعری کے حوالے سے یہ تعلی میر تقی میر کو زیب دیتی ہے۔

امام بخش ناسخ کا قول ہے کہ "اگر اردو سیکھنی ہو تو میر خلیق کے خانوادے میں جاؤ"۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com

اردو شعراء اور ان کی تصانیف

7.1-ایہام گو شعراء

7.1.1-شاہ مبارک آبرو متوفی 1750ء:

☆ شاہ نجم الدین دہلوی عرف شاہ مبارک متخلص بہ آبرو، محمد شاہ کے زمانہ میں تھے (تاریخ ادب اردو، رام بابو سکسینہ، غضنفر اکیڈمی پاکستان، کراچی۔ص86)

☆ اپنے زمانے کے مسلم الثبوت شاعر زبان ریختہ کے اور صاحب ایجاد نظم اردو کے شمار ہوتے تھے۔۔۔کلام کی بنیاد ایہام اور ذو معنیین لفظوں پر ہوتی تھی اور محاورے کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔(آب حیات۔ ابوالکلام آزاد ۔سنگ میل پبلی کیشنز ،لاہور، 1991ء،ص83)

تصانیف: دیوان: (غدر میں ضائع ہو گیا)

7.1.2-شاکر ناجی (1747-1700ء):

☆ سید محمد شاکر نام، ناجی تخلص، مرد سپاہی پیشہ نواب امیر خان کے نعمت خانہ کے داروغہ تھے۔(سکسینہ 96)

☆ نہایت تیز، شوخ طبع، ظریف ۔۔۔سلاست زبان اور نزاکت خیالات کی وجہ سے اہل دہلی میں مقبول تھے۔اشعار میں استعارات و ایہام کی کثرت ہے۔بعض اشعار فحش بھی ہیں جو اس زمانہ کا رنگ ہے۔ (سکسینہ۔ص96)

تصانیف: دیوان، شہر آشوب، قصائد، مخمس، رعبایات، فردیات، مراثی، قطعات

7.1.3-شیخ شرف الدین مضمون (متوفی 1745):

شیخ شرف الدین متخلص بہ مضمون حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کی اولاد میں سے تھے۔

☆ کلام پاکیزہ اور پر لطف ہے لیکن اکثر فحش اور استعارات و ایہام وغیرہ سے جو زمانہ کا زنگ ہے مملو ہے۔۔۔۔میر ان کو خوش فکر اور تلاش الفاظ تازہ کا بہت مشتاق لکھتے ہیں۔سودا اور میر حسن ان کے بہت معترف تھے۔(سکسینہ ص89)

تصانیف: دیوان (دو ہزار اشعار پر مشتمل)

7.1.4-عبدالحئی تاباں (وفات 1797ء کے بعد):

☆ میر عبدالحئی، تاباں تخلص۔نہایت خوبصورت، خوشرو جوان تھے۔ ان کے غیر معمولی حسن کا شہرہ لوگوں کے زبان زد تھا۔یوسف ثانی کہلاتے تھے (سکسینہ۔ص92)

☆ ان کا کلام عاشقانہ، شیریں و نمکین ہے۔خیالات نہایت نازک۔ زبان بہت سلیس۔(سکسینہ۔ص93)

تصانیف: ایک ضخیم دیوان

7.2-غیر ایہام گو شعرا (ردعمل/تازہ گوئی کی تحریک)

7.2.1-مرزا مظہر جان جاناں (1698-1781):

☆ شمس الدین نام، جان جاناں عرف، مظہر تخلص، والد کا نام مرزا جان تھا جو عالم گیر کے دربار میں صاحب منصب تھے۔(سکسینہ۔ص89)

☆ آپ کا کلام زبان اردو کی تاریخ ارتقا میں ایک خاص درجہ اور اہمیت رکھتا ہے۔اس وجہ سے کہ آپ نے نہ صرف زبان کو صاف کیا بلکہ اس میں فارسی کی نئی نئی ترکیبیں اور خیالات پیدا کئے اور قدیم طرز ایہام کو ترک کیا۔۔۔کلام نظم و نثر دونوں میں نہایت سادہ سلیس اور فصیح ہوتا ہے۔(سکسینہ۔ص 90-91)

تصانیف:

دیوان فارسی (1170ھ)	ایک ہزار اشعار
قدیم دیوان کا انتخاب	بیس ہزار اشعار
اردو دیوان	نا تمام
خریطہ جواہر	بیاض (فارسی شعرا کا منتخب کلام)

7.2.2-مصطفیٰ خاں یک رنگ:

☆ مصطفیٰ خان یک رنگ۔۔۔امرائے محمد شاہی میں تھے اور بڑی عزت و آبرو سے زندگی بسر کرتے تھے۔(سکسینہ۔ص93)

☆ باکمال سخنوران دلی میں شمار کئے گئے ہیں۔کلام بلند اور استعارات سے مملو۔۔۔عاشقانہ اور عارفانہ دونوں رنگ میں ہے۔اکثر اشعار کو دنیا دار عشق مجازی کا مگر عرفا ان کو عشق حقیقی کا پرتو سمجھتے ہیں۔(سکسینہ۔ص93)

تصانیف: ایک دیوان یادگار چھوڑا

7.2.3-شاہ حاتم (1699-1791):

downloaded from https://infohubhrmsised.com/

☆ ظہور الدین نام، تخلص حاتم، شیخ فخر الدین کے بیٹے تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔۔۔۔سپاہی پیشہ تھے۔(سکینہ۔ص87)

☆ شاہ حاتم مشاہیر قدما میں ہیں۔ ان کو دہلی کے رنگ کا موجد خیال کرنا چاہیے۔(سکینہ۔ص88)۔ ایہام کو ترک کیا۔ اپنے کلام سے ایہام پر مبنی تمام اشعار قلم زد کر دیے۔

☆ کلام صاف، عاشقانہ اور کہیں کہیں عارفانہ ہے۔ شعر آپس کی باتیں۔ زبان صاف اور سلیس۔ البتہ زبان کو ابتدائی حالت ہونے کی وجہ سے اکثر زائد الفاظ استعمال کرتے ہیں۔(سکینہ۔ص89)

تصانیف: دیوان قدیم — صنعت ایہام اور فحش کلام سے بھرا ہوا ہے
دیوان زادہ — کلیات سے منتخب دیوان
حقہ پر مثنوی — محمد شاہ کے حکم پر لکھی

شاگرد: سودا، تاباں، رنگین۔

7.2.4- اشرف علی خاں فغاں (متوفی 1772ء):

☆ اشرف علی خاں متخلص بہ فغاں، خلف علی خان نکنہ احمد شاہ بادشاہ دہلی کے 'کوکہ' یعنی رضائی بھائی تھے۔ نہایت ظریف الطبع تھے۔ اسی وجہ سے ظریف الملک کوکہ خاں بہادر کا خطاب دہلی دربار سے عنایت ہوا۔(سکینہ۔ص94)

☆ فغان فارسی اور ہندی کے محاورات ایک ساتھ نظم کرتے ہیں۔ ایہام گوئی ترک کر دی۔۔۔۔کلام میں صفائی و روانی بہت ہے۔۔۔۔میر ان کو 'جوان قابل و ہنگامہ آرا کہتے ہیں۔'' (سکینہ۔ص94)

تصانیف: دیوان دو ہزار اشعار پر مشتمل ہے جس میں غزلیات، قصائد، رباعیاں، مخمس سبھی کچھ شامل ہے۔

7.3- میر و سودا کا دور

7.3.1- خواجہ میر درد (1719-1785):

☆ سید خواجہ میر نام، درد تخلص، خواجہ محمد ناصر عندلیب کے خلف صدق تھے۔ ان کے پدر بزرگوار کا ابھی ایک ضخیم دیوان ''نالہ عندلیب'' کے نام سے مشہور ہے۔(سکینہ۔ص98)

☆ قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ اور تصوف میں کامل درس گاہ رکھتے تھے۔۔۔۔جوانی میں دنیاوی معاملات میں حصہ لیتے تھے۔۔۔سپاہی پیشہ تھے۔۔۔(1749ء میں) 28 سال کی عمر دنیا چھوڑ کر گوشہ نشین ہو گئے۔(سکینہ۔ص98)

☆ (صاحب حال صوفی تھے)۔ ہر مہینے کی پندرہ تاریخ مجلس ریختہ منعقد کراتے تھے، موسیقی سے فطری لگاؤ تھا۔

☆ تصوف کو ان سے بہتر کسی نے نہیں کہا۔۔۔۔غزلیں زبان کی سادگی اور صفائی میں میر کے کلام کا مزا دیتی ہیں اور تصوف کی چاشنی اور درد و اثر کے اعتبار سے ان سے بڑھتی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔بقول مصنف ''آب حیات'': ''تلواروں کی آبداری نشتروں میں بھر دی۔'' بیہودہ مذاق اور ہجو سے کبھی زبان کو آلودہ نہیں کیا۔'' (سکینہ۔ص100)

☆ میر درد کے دیوان اردو کو سراپا انتخاب کہا جاتا ہے۔ سکینہ نے اسے اردو شاعری کے تاج کا سب سے بڑا ہیرا قرار دیا ہے۔(سکینہ ص100)

تصانیف:

اسرار الصلوٰۃ	1735,6	رسالہ
واردات	1757,58	رسالہ
علم الکتاب	1767,68	رسالہ
نالہ درد	1776,77	رسالہ
آہ سرد	1779	رسالہ
شمع محفل	1785	رسالہ
درد دل	1785	رسالہ
حرمت غنا		رسالہ
واقعات درد		رسالہ
دیوان فارسی		دیوان مختصر
دیوان اردو	1754	سات سو اشعار

7.3.2- میر محمد سوز (170-1798/99):

☆ سید محمد میر نام، میر ضیاء الدین کے صاحب زادہ شاہ قطب عالم گجرات کی اولاد میں تھے۔۔۔۔میر سوز کی ولادت دہلی میں ہوئی۔(سکینہ۔ص102)

☆ جوانی میں رنگین طبع اور عاشق مزاج تھے۔ شاہ عالم کے زمانہ میں دلی پر تباہی آئی اور لوگ بے حال تھے تو یہی دولت فقر سے مالا مال صوفی باکمال تھے۔(ایضاً ص103)

downloaded from https://infohubhrmsissued.com/

☆ انداز کلام نہایت صاف سادہ اور بے تکلف، زبان میٹھی، غزل کے واسطے نہایت موزوں ہے۔لطف زبان، صفائی محاورہ اور بیساختہ پن میں ان کا کلام اپنا آپ نظیر ہے۔(ایضاً۔ص 103)

☆ کوئی قصیدہ نہیں لکھا۔غزل، رباعی، مستزاد، قطعات، مخمسات، مثنوی میں طبع آزائی کی۔

تصانیف: ایک دیوان یادگار چھوڑا۔

7.3.3- قائم چاندپوری (متوفی 1793ء):

محمد قیام الدین، قائم تخلص، چاندپور ضلع بجنور کے رہنے والے تھے۔

☆ سودا کے شاگرد تھے۔اہم و ممتاز شاعر لیکن میر و سودا کی طرح منفرد نہیں۔توپ خانے میں ملازم تھے

☆ فارسی و عربی زبانوں پر قدرت، فنون سخن وری میں باکمال۔ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی۔کلام میں کھڑی بولی کا اثر نمایاں ہے۔

تصانیف:

تصنیف	صنف	تعداد
مخزن نکات	تذکرہ (1754-55)	
کلیات قائم	غزلیات	407
	اردو رباعیات	99
	مستزاد	2
	رباعیات	32
	قطعات	4
متفرقات	مخمسات	7
	مسدسات	2
	ترجیع بند	1
	قصائد	13
	حکایات	11
	مختصر مثنویاں	12
	طویل مثنویاں	3
	سلام	3
	مراثی	4
قصہ نٹ (خیرت افزا)	مثنوی (1779)	

قصہ شاہ لدھا عشق درویش مثنوی

7.3.4- مرزا محمد رفیع سودا (1713-1781):

مرزا محمد رفیع متخلص بہ سودا، اقلیم سخن وری کے شاہنشاہ، اردو کے خاقانی اور انوری۔شہپر شاعری کے درخشندہ تارے بلکہ آفتاب اور بقول اپنے حریف اور معاصر خدائے سخن میر کے "ریختہ گویوں کے انتخاب" تھے۔ ۔۔۔۔۔والد مرزا محمد شفیع ایک تجارت پشیہ بزرگ تھے جو کابل سے ہندوستان آئے اور دہلی میں قیام کیا۔(سکسینہ۔ص 105)

☆ 1772ء میں فیض آباد چلے جا کر نواب شجاع الدولہ کے ملازم ہوئے۔ملک الشعراء کا خطاب اور چھ ہزار روپے سالانہ وظیفہ مقرر ہوا۔

☆ مرزا زبان پر پوری قدرت اور شعر پر پوری حکومت حاصل تھی۔مشکل سے مشکل زمینیں ان کے سامنے پانی اور اوق مضامین ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے۔۔۔۔نئی نئی بحریں اور شگفتہ زمینیں، نئے نئے ردیف اور قافیے ایسے کہ گئے کہ اب تک دل مزے لیتا ہے۔(سکسینہ۔ص 113)

☆ کل اہل سخن کا اتفاق ہے کہ مرزا اس فن میں استاد مسلم الثبوت ہیں۔وہ ایسی طبیعت لے کر آئے تھے جو شعرا اور فن انشا ہی کے واسطے پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔جن اشخاص نے زبان اردو کو پاک صاف کیا ہے، مرزا کا ان میں پہلا نمبر ہے۔انھوں نے فارسی محاروں کو بھاشا میں کھپا کر ایک کیا ہے۔(آب حیات۔ص 133)

☆ رام بابو سکسینہ نے مرزا سودا کے کلام کی ممتاز خصوصیات حسب ذیل کو قرار دیا ہے۔

۱۔زبان پر کامل قدرت ۲۔بندش کو چستی اور الفاظ کی نشست و ترکیب ۳۔خیالات کی بلندی اور نزاکت ۴۔تصفیہ زبان۔(سکسینہ ص ۱۱۴)

☆ علم موسقی کے ماہر، قصیدہ گوئی خاص میدان (اس فن میں ان کا مقام فارسی کے مشہور قصیدہ گو شعرا انوری، عرفی اور خاقانی کے برابر قرار دیا جاتا ہے)، ہجو اور قصیدے کے استا، غزلیں، مراثی، رباعیاں، مستزاد، قطعات، تاریخیں، پہیلیاں، واسوخت وغیرہ سبھی خوب لکھیں۔

تصانیف: سبیل ہدایت مثنوی
شعلہ عشق رسالہ
عبرت الغافلین رسالہ (فارسی)

دیوان فارسی	62 غزلیات۔ایک قصیدہ، چند قطعات
دیوان اردو	1752ء سے پہلے مرتب ہوا

7.3.5-میر تقی میر: 1724-1810

حیات:

نام: میر محمد تقی، تخلص: میر، والد کا نام: علی متقی

والد درویش منش تھے، عشق بساز، عشق بسوز، میر کو ہدایت: بیٹا عشق اختیار کرو کہ عشق ہی کا اس کارخانے میں تسلط ہے، سید امان اللہ، ان کے مرید، دس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے، ان دونوں ہستیاں کا سایہ اٹھ گیا، میر بے یار و مددگار، بڑے بھائی کی بے رخی، خالو سراج الدین خان آرزو کی بد سلوکی، نادر شاہ درانی کا دلی پر حملہ (1739ء)، کم سنی میں فکر معاش، مختلف ملازمتیں کیں، جنگوں کی لڑائیوں کی مناظر دیکھے، سب کا اثر ان کی طبیعت اور شاعری پر ہوا، حساسیت کی انتہا، زمانے والوں سے زیادہ حساس ثابت ہوئے۔

☆ القاب: خدائے سخن

ریختہ گویانِ ہند کے استاد اعظم، شاعران اردو کے رہبر مسلم۔(تاریخ ادب اردو از رام بابو سکسینہ۔ص 135)

سرتاج شعرائے اردو (میر کا تغزل از مولوی عبدالحق)

میر کی عظمت شعراء کی نظر میں:

سودا تو اس زمین میں غزل در غزل ہی لکھ
ہونا ہے تجھ کو میر سے استاد کی طرف — سودا

آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میر نہیں — ناسخ

ریختے کے تمھیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں کے اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا — مرزا غالب

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا — ذوق

میں ہوں کیا چیز جو اس طرز پہ جاؤں اکبر
ناسخ و ذوق بھی جب چل نہ سکے میر کے ساتھ — اکبر

شعر میرے بھی ہیں پُر درد ولیکن حسرت
میر کا شیوۂ گفتار کہاں سے لاؤں — حسرت موہانی

☆ اپنے کلام کی بارے میں میر کی تعلی:

جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز
تا حشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

☆ جذبات کو لفظوں کا جامہ پہنانے میں میر کو کمال حاصل ہے۔(حامد اللہ افسر)

☆ میر کی شاعری کی اسی خوبی نے اس میں جگ بیتی کی بجائے آپ بیتی بنا دیا ہے، سوانح پڑھنے کی ضرورت نہیں، ان کے اشعار ہی ان کی سوانح ہے۔(عبدالحق)

☆ میر کا لہجہ حزنیہ ہے۔ وہ قنوطیت پسند تھے۔ بد دماغی ان کی شخصیت کا خاص عنصر تھے۔

☆ ان کی شاعر میں اثر ان کے خلوص اور صداقت کی وجہ سے ہے۔(ڈاکٹر سید عبداللہ)

☆ میر نے اپنی طرز کی ''انداز'' قرار دیا ہے۔''اجمالاً یہ کہنا کافی ہوگا کہ پر خلوص سچے جذبات، سوز اور اثر، کلام کی سادگی اور لہجہ عام، عام انسانی اپیل، موسیقیت، صناعتی تکمیل؛ ان سب عناصر کے اجتماع کا نام میر کا انداز ہے۔(نقد میر۔ڈاکٹر سید عبداللہ، ص 14)

تصانیف

تصانیف: اردو غزلوں کے چھ دیوان، ایک دیوان فارسی (غیر مطبوعہ)

دیوان اول	1752ء	دلی
دیوان دوم	1775,76ء	دلی
دیوان سوم	1785ء	لکھنؤ
دیوان چہارم	1894ء	لکھنؤ
دیوان پنجم	1213ھ	
دیوان ششم	1223ھ	لکھنؤ

فیضِ میر (1760-62)، تذکرہ نکات شعراء (فارسی)، ذکرِ میر 1772,73 (آپ بیتی)

مثنویاں (37): اژدر نامہ، شعلہ عشق، جوش عشق، دریائے عشق، اعجاز عشق، خواب وخیال، معاملاتِ عشق، شکار نامہ، تنبیہ الجہال۔

کلیات میں رباعیاں، مرثیے (34)، سلام (7)، قصائد (7)، مستزاد، واسوخت، مخمس، مسدس، ترجیع بند وغیرہ بھی شامل ہیں۔

7.3.7- نظیر اکبرآبادی (1746-1830):

اصل نام شیخ محمد ولی: والد کا

نام محمد فاروق؛ دہلی میں پیدا ہوئے۔

☆ نظیر اکبرآبادی کو عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔

☆ نظیر اکبرآبادی کو ترقی پسند نقاد اس لئے زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ انھوں نے دیگر کلاسیکی شعراء کے برخلاف عوامی دلچسپیوں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔

☆ جزئیات نگاری، عوامی رنگ، سیاسی و سماجی حالات کی ترجمانی، گداز و ہمدردی کا اظہار، مرقع نگاری، لطافت اور خوش طبعی نظیر کی شاعری کی عام خصوصیات ہیں۔

☆ نظیر کے کلیات میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی عام دلچسپی کے موضوعات پر نظمیں ملتی ہیں۔

☆ نظیر نے مذہبی تہواروں، مناظر فطرت، میلوں ٹھیلوں، موسموں، پرندوں پر بکثرت نظمیں لکھیں۔

☆ نظیر کے اشعار کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے۔

7.3.6- میر حسن دہلوی (1727-1786): والد کا نام غلام حسین ضاحک، دہلی کے رہنے والے تھے۔ بعد میں لکھنؤ چلے آئے۔

☆ میر حسن بنیادی طور پر مثنوی کے شاعر ہیں۔

☆ ان کی شہرۂ آفاق مثنوی سحر البیان ہے۔

☆ میر حسن کی شاعری کی خصوصیات میں قادر الکلامی، محاورہ اور روز مرہ کا کے استعمال پر عبور، نسوانی گفت گو کی پیش کش پر قدرت، جزئیات نگار، منظر کشی، دہلوی معاشرت کی عکاسی، تیز مشاہدہ، کردار نگاری اور مکالمہ نگاری پر مکمل عبور شامل ہیں۔

☆ تذکرہ شعرائے اردو، دیوان، گیارہ مثنویاں۔

☆ میر حسن کی مثنویوں کے نام یہ ہیں: گلزار ارم، رموز العارفین، خوان نعمت مثنوی شادی آصف الدولہ، مثنوی ہجر حویلی، مثنوی در صفت قصر جواہر، مثنوی سحر البیان۔

7.4- انشاء و مصحفی کا دور

7.4.1- انشاء اللہ خاں انشاء (1756-1818ء): میر ماشاء اللہ خاں کے بیٹے تھے؛ مرشد آباد میں پیدا ہوئے۔

☆ انشا لکھنؤ میں شجاع الدولہ کے دربار سے وابسطہ رہے۔

☆ انشا کے اپنے زمانے کے تمام مروجہ علوم پڑھ رکھتے تھے۔

☆ انشاء نے ترکی، ہندی، پوربی، پنجابی اور کشمیری زبانیں سکھی تھیں۔

☆ انشاء کی نثری تخلیقات میں ''دریائے لطافت'' (قواعد اردو)، ''رانی کیتکی کی کہانی'' (فارسی اور عربی کے الفاظ سے پاک)''، سلک گوہر'' (اس میں ایک بھی نقطہ یا نقطے دار حرف نہیں)، ''شرح مائۃ عمل''، ''لطائف السعادت''۔

☆ انشاء نے ہر صنف میں شعر کہے۔

☆ انشاء کی شاعرانہ تخلیقات میں دیوان غزلیات اردو، دیوان ریختی، قصائد اردو و فارسی، دیوان غزلیات فارسی، مثنویاں اردو فارسی، ہجویات، دیوان بے نقطہ شامل ہیں

7.4.2- شیخ یحییٰ امان، قلندر بخش جرأت (متوفی 1225ء): والد کا نام حافظ امان؛ دہلی میں پیدا ہوئے۔

☆ جرأت جعفر علی حسرت کے شاگرد تھے۔

☆ جرأت جوانی میں ہی اندھے ہوگئے۔

☆ جرأت کے دیوان میں غزلیات کے علاوہ فردیات، رباعیاں مخمس، مسدس، ہفت بند، ترجیع بند، واسوخت، تاریخیں، سلام، ہجو، مرثیے، فالنا نامہ، دو مثنویاں (برسات کی ہجو 1781ء، حسن و عشق 1811ء) شامل ہیں۔

7.4.3- غلام ہمدانی مصحفی (1751-1824ء): والد کا نام شیخ ولی محمد تھا، امروہہ میں پیدا ہوئے، دہلی میں پرورش پائی۔ بعد میں لکھنؤ چلے آئے اور شہزادہ مرزا سلیمان شکوہ کے یہاں ملازمت اختیار کی۔

☆ مصحفی پُر گو اور زود کلام شاعر تھے۔

☆ مصحفی کی شاعری کی خصوصیات میں سوز و گداز، متصوفانہ رنگ، عشقیہ مضامین، مترنم لہجہ اور غنائیت، احساسات و کیفیات کی ترجمانی، مرقع سازی، سادگی، سلاست وغیرہ سبھی شامل ہیں۔

☆ مصحفی کے آٹھ دیوان ہیں

☆ غزلیات کے علاوہ مثنوی، قصیدہ، رباعی، تضمین میں طبع آزمائی کی

7.5- آتش و ناسخ کا دور

7.5.1- خواجہ حیدر علی آتش (1774-1846ء): والد کا نام خواجہ علی بخش، فیض آباد میں پیدا ہوئے۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

☆ آتش، مصحفی کے شاگرد تھے۔

☆ سید عبداللہ نے خواجہ حیدعلی آتش کو لکھنؤ کا نمائندہ شاعر قرار دیا ہے۔

☆ آتش نے اپنی شاعری کی ''فکر رنگین'' اور مرصع سازی قرار دیا ہے۔

☆ آتش اپنے بلند خیالات کی اظہار کے لئے نئ فارسی تراکیب اختیار کیں اور اس حوالے سے یہ غالب کے پیش رو ٹھہرتے ہیں۔

☆ رجائی لہجہ، قلندرانہ شان، تصوف کی طرف رجحان، غموں کے ساتھ نباہ کا حوصلہ، زندگی سے محبت آتش کی شاعری کے امتیازی خصوصیات ہیں۔

☆ آتش نے کوئی قصیدہ نہیں لکھا۔

☆ خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد: رند، صبا، خلیق، نسیم، نواب، مرزا شوق، آغا حجو، شرف

☆ آتش کی تصانیف میں دو دیوان شامل ہیں۔

7.5.2- شیخ امام بخش ناسخ (1787-1838): والد کا نام خدا بخش تھا، فیض آباد میں پیدا ہوئے۔

☆ ناسخ قادر والکلام پُرگو شاعر تھے۔

☆ ناسخ لکھنؤ کے مزاج ساز شاعر اور مصلح زبان ہیں۔

☆ ناسخ نے لفظ اردو بجائے ریختہ (شاعری کے لئے) استعمال کیا۔

☆ ناسخ نے لسانی حوالے سے افعال میں تغیر کیا (آئے ہے کہ بجائے آتا ہے)، غزل میں اکہری ردیفیں استعمال کیں (کا، کو، سے، نے)، نامہذب اور فحش الفاظ ترک کئے، ہندی الفاظ کی (بسا اوقات بے ضرورت) خارج کیا، تذکیر تانیث کے سخت قواعد مقرر کئے۔

☆ تصانیف میں تین دیوان: دیوان ناسخ 1771، دفتر پریشان 1721ء، دفتر شعر 1828ء شامل ہیں۔

☆ ناسخ کے شاگردوں میں برق، بحر، آباد، خواجہ وزیر، رشک، مہر وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

7.6- غالب و مومن کا دور

7.6.1- شیخ ابراہیم ذوق (1789-1854ء): والد شیخ محمد رمضان فوج میں ایک معمولی سپاہی تھے۔

☆ ذوق نے نوعمری میں ہی شعر کہنے شروع کر دیئے تھے۔

☆ اکبر شاہ ثانی نے انھیں ''خاقانی ہند'' کا خطاب عطا کیا۔

☆ ذوق مستقل دربار سے وابستہ رہے۔

☆ ذوق نے ابتداء میں غزلیہ شاعری کی لیکن بعد میں قصیدے سے وابستہ ہوگئے۔

☆ ذوق کی شاعری قدرت کلام، زبان کی صفائی، سلاست اور روانی، اور اپنے سکہ پن کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔

☆ ذوق نے غزل اور قصیدے کے علاوہ رباعی، مخمس اور مثنوی میں بھی طبع آزمائی کی۔ صاحب دیوان شاعر تھے۔

☆ بہادر شاہ ظفر، آزاد، حافظ، ویراں، ظہیر، انور ذوق کے شاگردوں میں تھے۔

7.6.2- حکیم مومن خان مومن (1800-1852ء): والد کا نام غلام نبی خاں تھا۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔

☆ مومن طب، نجوم، موسیقی اور شطرنج کے ماہر تھے۔

☆ مومن تاریخ گوئی میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔

☆ مومن نے اپنی تاریخ وفات خود کہی: ''دست و باز و بشکست''

☆ مومن کو معاملہ بندی کے حوالے سے اردو کا سب سے بڑا شاعر مانا جاتا ہے۔

☆ بقول محمد حسین آزاد، حکیم مومن خان مومن کے خیالات نہایت نازک اور مضامین بہت عالی ہیں۔ انھوں نے معاملات عاشقانہ عجیب مزے سے ادا کئے ہیں۔

☆ مومن کی تصانیف میں ''جہادیہ'' (مثنوی)، ''دیوان اردو''، ''دیوان فارسی''، اور ''انشائے فارسی'' شامل ہیں۔

7.6.3- مرزا غالب (1797-1869ء): مرزا اسداللہ خاں، متخلص بہ اسد (اول)، غالب (آخر)، بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ لقب مرزا نوشہ اور خطاب نجم الدولہ و دبیر الملک، نظام جنگ بادشاہ دہلی سے عطا ہوا۔ والد کا نام عبداللہ بیگ تھا۔

☆ مرزا غالب نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔

☆ غالب نے ابتدا میں شاعری میں بیدل کی پیروی کرتے تھے۔

☆ غالب پہلے مشکل پسند تھے لیکن جلد ہی یہ روش ترک کردی۔

☆ غالب ایک باغی شاعر تھے۔

☆ انھوں نے فن اور خیال دونوں میں روش عام سے احتراز کیا۔

☆ روزمرہ اور محاورہ کا زیادہ لحاظ نہیں کیا، نادر تشبیہات و استعارات اور تراکیت اختراع کیں۔

☆ الفاظ کی چناؤ میں انتہائی احتیاط کرتے تھے۔لفظ کو گنجینہ معنی سمجھتے تھے۔

☆ جدت، استفہام، تشکیک، پہلو داری، ظرافت و شوخی، مسلمات کے خلاف بغاوت، خودداری ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

☆ زندگی، تصوف، عشق، عاشق اور معشوق کے بارے میں نئے رویے اور فکر کی بنیاد رکھی۔

☆ غالب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ شاعر پہلے ہیں اور فلسفی بعد میں۔

☆ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری نے دیوان غالب کو الہامی کتاب قرار دیا ہے۔

☆ تصانیف:

۱۔عودِ ہندی	۶۔کلیات نثر فارسی	۱۱۔مہر نیم روز
۲۔اردوئے معلیٰ	۷۔تیغ تیز	۱۲۔دستنبو
۳۔کلیات نظم فارسی	۸۔قاطع برہان	۱۳۔سبد چیں
۴۔دیوان اردو	۹۔پنج آہنگ	
۵۔لطائف غیبی	۱۰۔نامۂ غالب	

☆ مرزا غالب کے شاگردوں میں خواجہ الطاف حسین حالی، منشی ہرگوپال تفتہ، نواب علاؤالدین خاں علوی، زکی، عزیز، مشاق، میر مہدی مجروح وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

7.6.4-بہادر شاہ ظفر (1775-1862ء): محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ مغلیہ سلطنت کے آخری چشم و چراغ تھے۔

☆ ظفر شاعری میں پہلے شیخ ابراہیم ذوق اور بعد میں مرزا غالب سے اصلاح لیتے تھے۔

☆ بہادر شاہ شاعر سنجیدگی، متانت، حزن و ملال اور سوز و گداز کی آئینہ دار ہے۔

☆ بہادر شاہ اپنی شاعری میں سنجیدہ اور متین الفاظ، عمدہ تراکیب اور چنیدہ استعارات اور تلمیحات استعمال کرتے ہیں۔

☆ بہادر شاہ کی تصانیف میں پانچ دیوان شامل ہیں جن میں سے ایک جنگ آزادی کی نذر ہو گیا۔

7.7-امیر و داغ کا دور

7.7.1-میرزا خان داغ دہلوی (1831-1905ء): والد کا نام نواب شمس الدین خاں تھا۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔

☆ 1857ء کی جدوجہد آزادی کے دوران میں داغ دہلوی اپنے خاندان کے ساتھ رام پور چلے گئے۔

☆ رام پور میں داغ نواب کلب علی خاں کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔

☆ نواب کے انتقال کے بعد وہ حیدرآباد چلے گئے اور نظام حیدرآباد کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔

☆ نواب حیدرآباد نے انھیں دبیر الدولہ اور فصیح الملک کے خطاب دیئے۔

☆ داغ نہایت پُرگو شاعر تھے۔

☆ داغ کی شاعری کی سادگی، سلاست، صفائی اور بے ساختہ پن نے ایک جداگانہ رنگ بخش دیا ہے۔

☆ داغ کو بلبل ہندوستان کہا جاتا ہے۔

☆ معاملات حسن و عشق کا بیان، نشاطیہ لہجہ، شوخی اور شگفتگی، حسن ادا داغ کی شاعری کی عام خصوصیات ہیں۔

☆ داغ کی تصانیف میں چار دیوان یادگار ہیں:

۱۔گلزارِ داغ ۲۔آفتابِ داغ ۳۔مہتابِ داغ ۴۔یادگارِ داغ

☆ داغ کے شاگردوں میں نواب میر محبوب علی، ڈاکٹر سر محمد اقبال، سائل دہلوی، بیخود دہلوی، جگر مرادآبادی وغیرہ شامل ہیں۔

.7.7-امیر احمد امیر مینائی (1828-1900ء): منشی امیر احمد امیر مینائی خلف مولوی کرم محمد، لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔

☆ امیر نہ صرف ایک طباع شاعر بلکہ ایک متبحر عالم بھی تھے

☆ امیر کا پہلا دیوان (مراۃ الغیب) فنی اور لحاظ سے کمزور اور فکر لحاظ سے مبتذل موضوعات پر مبنی ہے۔ یہ دیوان ناسخ کی طرز پر ہے۔

☆ امیر کا دوسرا دیوان (صنم خانہ عشق) ان کے حریف اور معاصر داغ کی طرز پر ہے۔

☆ امیر کے دوسرے دیوان میں تخیل، سلاست و روانی اور دل کش عاشقانہ ترکیبیں بکثرت موجود ہیں۔

☆ ان کا نعتیہ کلا اعلیٰ تخیل، فصاحت و بلاغت اور جوش اعتقاد کا بہترین نمونہ ہے۔

downloaded from https://infohubhrmssiesed.com

☆ امیر کی تصانیف:

۱۔ ارشد السلطان	۸۔ شام ابد (وصال رسولؐ)	۱۵۔ صنم خانہ عشق (دیوان)
۲۔ ہدایت السلطان	۹۔ لیلۃ القدر معراج کے حال میں	۱۶۔ جوہر انتخاب
۳۔ غیرت بہارستان	۱۰۔ مجموعہ واسوخت (چھ)	۱۷۔ گوہر انتخاب
۴۔ نور تجلی (مثنوی)	۱۱۔ محامد خاتم النبیینؐ	۱۸۔ تیسرا دیوان (غیر مطبوعہ)
۵۔ ابر کرم (مثنوی)	۱۲۔ انتخاب یادگار	۱۹۔ سرمہ بصیرت
۶۔ ذکر شاہ انبیا (مسدس)	۱۳۔ مراۃ الغیب (دیوان)	۲۰۔ بہار ہند
۷۔ صبح ازل (ولادت رسولؐ)	۱۴۔ خیابان آفرینش	۲۱۔ امیر اللغات

☆ امیر کے شاگردوں میں ناظم، صفدر، جاہ، جلیل، کوثر خیر آبادی، محسن کاکوروی، حفیظ جونپوری وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

7.8- جدید نظم

7.8.1- مولانا محمد حسین آزاد (1830-1910ء): شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد جدید رنگ کے بانی اور ادب اردو کے مجدد ہیں۔

☆ آزاد نے الطاف حسین حالی کے ساتھ مل کر انجمن پنجاب کے پلیٹ فارم سے نئی اردو نظم کی بنیاد رکھی۔

☆ آزاد نے انجمن پنجاب کی تحریک کے تحت فطری موضوعات پر نظمیں لکھیں اور لکھوائیں۔

☆ آزاد کا مقام ایک صاحب طرز ادیب، نامی گرامی نقاد، فن علیم کے بہت بڑی ماہر اور ایک مشہور معروف اخبار نویس کی حیثیت سے مسلم ہے۔

☆ تصانیف:

۱۔ نظم آزاد	۷۔ سخن دان پارس	۱۳۔ بیاض آزاد
۲۔ نصیحت کا کرن پھول	۸۔ نیرنگ خیال	۱۴۔ اردو کی دوسری کتاب
۳۔ سیر ایران	۹۔ قند پارسی	۱۵۔ تذکرہ علما
۴۔ خیالات آزاد	۱۰۔ قصص ہند	۱۶۔ جامع القواعد
۵۔ جانورستان	۱۱۔ دربار اکبری	۱۷۔ نگارستان
۶۔ آب حیات	۱۲۔ نصیحت کا پھول	

7.8.2- مولانا الطاف حسین حالی (1837-1914ء): والد کا نام خواجہ ایزد بخش تھا، پانی پت میں پیدا ہوئے۔

☆ حالی کی حیثیت شاعر، ادیب اور اردو کے پہلے باقاعدہ سوانح نگار اور نقاد کے لحاظ سے مسلمہ ہے۔

☆ حالی سرسید کی اصلاحی تحریک سے وابستہ تھے۔

☆ حالی ادب برائے زندگی کے قائل تھے اور شاعری کو سوسائٹی کے تابع سمجھتے تھے۔

☆ سرسید کے خیال میں حالی کا سب سے بڑا کارنامہ ''مسدس حالی'' یا مدوجزر اسلام ہے۔

☆ حالی کے ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت نے انھیں شمس العلماء کے خطاب سے نوازا۔

☆ تصانیف

۱۔ مقدمہ شعر و شاعری	۳۔ مقامات حالی	۵۔ یادگار غالب
۲۔ حیات سعدی	۴۔ حیات جاوید	۶۔ دیوان حالی
۷۔ مسدس حالی		

7.9- اردو شاعری بیسویں صدی میں

7.9.1- اکبر الہ آبادی: (1846-1921ء): اکبر الہ آبادی کا نام سید اکبر حسین تھا، بارہ ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید فضل تھا۔

☆ اکبر الہ آبادی آغاز میں وحید لکھنوی کو اپنا کلام دکھاتے تھے۔

☆ اکبر سرسید تحریک کے سب سے بڑے مخالف تھے۔

☆ اکبر نے اپنی شاعری میں سیاسی، سماجی، اصلاحی، اخلاقی و تصوف کو موضوع بنایا۔

☆ اکبر کا ''لسان العصر'' کہا جاتا ہے۔

☆ مغربی تہذیب کے سخت مخالف تھے۔ اس کی پیروی کرنے والے ہندوستانیوں پر براہ راست طنز کے نشتر چلاتے تھے۔

☆ اکبر کو اردو کی طنزیہ اور مزاحیہ شاعری کا امام مانا جاتا ہے۔

☆ تصانیف: اکبر کا مطبوعہ کلام تین کلیات پر مشتمل ہے جن میں سے دو ان کی زندگی میں طبع ہوئے اور تیسرا ان کے صاحب زادے نے ان کی وفات کے بعد شائع کروایا۔ نثر میں ان کے خطوط اور وہ مضامین جو انھوں نے اودھ پنچ کے لئے لکھے پڑھنے کے قابل ہیں۔

7.9.2- مولانا ظفر علی خاں (1837-1956ء): سیالکوٹ کے ایک گاؤں مہرتھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نا مولوی سراج الدین تھا جو بذات خود ادیب اور صحافی تھے۔ انھوں نے ''زمین دار'' اخبار جاری کیا تھا۔

☆ مولانا ظفر علی خان کو "بابائے صحافت" کہا جاتا ہے۔

☆ مولانا ایک پُر جوش مقرر اور شعلہ بیان خطیب تھے۔

☆ مولانا ایک پُر گو اور زود کلام شاعر تھے۔ بقول چراغ حسن حسرت وہ ایک نظم لکھنے میں آدھ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگاتے تھے۔

☆ مولانا کا نعتیہ کلام اعلیٰ پائے کا ہے اور ان کے اسلام سے والہانہ محبت کا ثبوت ہے۔

☆ مولانا ایک سرگرم سیاسی کارکن تھے اور اپنی سیاسی سرگرمیوں کے وجہ سے کئی بار جیل گئے اور بار ہا ان کے اخبار بند کیے گئے۔

7.9.3-حسرت موہانی (1875-1951ء): سید فضل الحسن متخلص بہ حسرت، موہان میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید اظہر حسن تھا۔

☆ حسرت موہانی "رئیس المتغزلین" کے لقب سے مشہور ہیں۔

☆ حسرت مایہ ناز شاعر، مخلص سیاست دان اور صوفی منش تھے۔

☆ شاعری میں حسرت تسنیم لکھنوی کے شاگرد تھے۔

☆ حسرت کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے ہر استاد سے فیض اٹھایا ہے

طبع حسرت نے اٹھایا ہے ہر استاد سے فیض

☆ حسرت کی شاعری کا رنگ عاشقانہ بھی ہے اور سیاسی بھی

☆ حسرت نے ایک رسالہ "اردوئے معلیٰ" بھی جاری کیا۔

☆ تصانیف:

۱۔انتخاب سخن ۳۔دیوان حسرت موہانی ۵۔نکات سخن

۲۔قید فرنگ ۴۔کلیات حسرت موہانی ۶۔محاسن ومعائب سخن

7.9.3-علامہ ڈاکٹر محمد اقبال (1877-1937ء): سیالکوٹ میں کشمیر خاندان کے ایک متمول کشمیری شیخ نور کے گھر پیدا ہوئے۔

☆ اسلامی نشاۃ ثانیہ کے عہد میں اقبال کا نام سب سے ممتاز اور اہم ہے۔

☆ ابتدائی خانگی تعلیم کے بعد سکاچ مشن سکول سیالکوٹ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

☆ اقبال نے ایف اے کا امتحان مرے کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔

☆ اقبال نے بی اے گورنمنٹ کالج لاہور سے جبکہ ایم اے (فلسفہ) پنجاب یونی ورسٹی سے کیا۔

☆ اقبال کچھ عرصہ اورینٹل کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لاہور میں مدرس رہے۔

☆ اقبال 1905ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ چلے گئے۔

☆ اقبال نے ٹرینٹی کالج کیمبرج یونی ورسٹی سے فلسفے اور اخلاق کی ڈگری حاصل کی۔

☆ اقبال نے میونخ یونی ورسٹی سے بعنوان "ایران میں مابعد الطبیعات" کے عنوان پر مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

☆ اقبال نے 1908ء میں وطن واپس آ گئے اور وکالت شروع کر دی جو 1934ء تک جاری رہی۔

☆ 1922ء نے حکومت برطابیہ نے اقبال کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں 'سر' کا خطاب دیا۔

☆ 1926ء میں اقبال صوبہ پنجاب کی مجلس قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

☆ 1928ء میں اقبال نے مدراس یونی ورسٹی کی دعوت پر اسلامی افکار کی جدید تشکیل پر 'چھ' لیکچر دیے۔

☆ 1930ء میں اقبال آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے اور الہ آباد میں مسلم لیگ کے اجلاس میں خطبہ پڑھا، جس میں علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔

☆ قوم نے آپ کو حکیم الامت، شاعر مشرق اور ترجمان حقیقت کے القاب دیئے۔

☆ اقبال نے اپنے آپ کو 'دیدہ بینائے قوم'، 'محرم رازِ درون مے خانہ'، اور 'دانائے راز' قرار دیا ہے۔

☆ علامہ اقبال خود کو فارسی کے مشہور شاعر، مولانا روم کا معنوی شاگرد کہتے ہیں۔

☆ علامہ اقبال کے اساتذہ میں مولوی میر حسن (شمس العلماء) اور پروفیسر آرنلڈ زیادہ مشہور ہیں۔

☆ ابتدا میں اقبال شاعری میں داغ دہلوی سے اصلاح لیتے تھے۔

☆ اقبال نے اپنی مثنوی اسرارِ خودی (1915ء) میں اپنا فلسفہ خود پیش کیا

☆ اقبال عشق کو عقل پر ترجیح دیتے ہیں۔

☆ اقبال کے شعری سفر کو چار ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے

☆ پہلا دور ابتداء سے 1905ء تک ہے۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

☆ دوسرا دور 1906ء سے 1908ء تک ہے

☆ تیسرا دور 1809ء سے 1924ء تک ہے۔

☆ چوتھا دور 1925ء سے وفات (1937ء) کے عرصہ پر محیط ہے۔

☆ خودی، عشق، عقل، تحرک، شاہین، مرد مومن، وطنیت اقبال کی شاعری کے عام موضوعات ہیں۔

☆ اقبال نے اپنی شاعری میں سب سے زیادہ صنف شعر ''مثنوی'' کو برتا ہے۔

☆ اقبال کا کلام اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں ملتا ہے۔

☆ اقبال نے بچوں کے لئے بہت سے نظمیں لکھیں جن میں، ماں کا خواب، پرندے کی فریاد، بچے کی دعا، گائے، پہاڑ اور گلہری، مکڑا اور مکھی وغیرہ شامل ہیں۔

☆ اقبال نے اپنے پہلے مجموعہ کلام بانگ درا (اردو) کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

☆ اقبال کی طویل نظموں میں شکوہ، جوابِ شکوہ، تصویرِ درد، شمع اور شاعر، خضرِ راہ (یہ تمام بانگ درا میں شامل ہیں)، مسجدِ قرطبہ، ذوق و شوق، ساقی نامہ (یہ تمام بالِ جبریل میں شامل ہیں)، ابلیس کی مجلس شوریٰ (ارمغان حجاز) زیادہ مشہور ہیں۔

☆ اقبال کے انگریزی خطبات بعنوان The Reconstruction of religious thought in Islam کا اردو ترجمہ ''تشکیل جدید الہیات اسلامیہ'' کے عنوان سے ڈاکٹر نذیر نیازی نے کیا۔

☆ علامہ اقبال کی نماز جنازہ مولانا غلام مرشد نے پڑھائی۔

☆ علامہ اقبال کا مزار لاہور میں بادشاہی مسجد کے سامنے واقع ہے۔

☆ تصانیف:

۱۔اسرارِ خودی	1915	۷۔بانگِ درا	1924
۲۔رموزِ بے خودی	1918	۸۔بالِ جبریل	1935
۳۔پیامِ مشرق	1923	۹۔ضربِ کلیم	1936
۴۔زبورِ عجم	1927	۱۰۔ارمغانِ حجاز	1938
۵۔جاوید نامہ	1932	۱۱۔علم الاقتصاد	1904
۶۔پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق	1936	۱۲۔تشکیل جدید الہیات اسلامیہ	1930

اقبال کے فکر وفن پر تنقیدی کتب

تصنیف	مصنف	تصنیف	مصنف
اقبال	مجنوں گورکھپوری	اقبال، اس کی شاعری اور پیغام	شیخ اکبر علی
اقبال اور اس کا عہد	جگن ناتھ آزاد	اقبال اور جمالیات	نصیر احمد ناصر
اقبال اور سوشلزم	حنیف رامے	اقبال پیامبر انقلاب	شورش کاشمیری
اقبال درون خانہ	خالد نظیر صوفی	اقبال شاعر اور فلسفی	سید وقار عظیم
تلمیحات اقبال	سید عابد علی عابد	ذکر اقبال	عبد المجید سالک
روح اقبال	ڈاکٹر یوسف حسین	اقبال کامل	عبد السلام ندوی
اقبال، تصور عشق	غلام عمر خان	اقبال کا فلسفہ خودی	حنیف رامے
اقبال کے آخری دو سال	عاشق حسین بٹالوی	اقبال کے حضور	سید نذیر نیازی
اقبال شخصیت اور شاعری	حمید احمد خان	تصورات اقبال	صلاح الدین احمد
سیاحت اقبال	حق نواز	سیرت اقبال	محمد طاہر فاروقی
شعر اقبال	سید عابد علی عابد	علامہ اقبال اور تصوف	سید محمد عبد الرشید
فکر اقبال	غلام دستگیر رشید	فکر اقبال	ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم
مقامات اقبال	ڈاکٹر سید عبد اللہ	ملفوظات اقبال	محمود نظامی
نذر اقبال	محمد حنیف شاہد	نقد اقبال	میکش اکبر آبادی
نقوش اقبال	ابو الحسن علی ندوی	اقبال سب کے لیے	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
آثار اقبال	غلام دستگیر رشید	آئینہ اقبال	محمد عبد اللہ قریشی
اقبال سب کے لیے	سید وقار عظیم	اقبال نئی تشکیل	عزیز احمد

7.9.5-فانی بدایونی (1879-1941ء): اصل نام شوکت علی، تخلص فانی، بدایوں میں پیدا ہوئے۔

☆ فانی غزل گو شاعر ہیں۔

☆ کلام یاس، ناامیدی، نامرادی کے مضامین سے بھرا پڑا ہے۔

☆ تصانیف: باقیات فانی 1936ء (دیوان)، عرضیات فانی، کلیات فانی 1965

7.9.6-اصغر گونڈوی (1838-1936ء): اصغر حسین نام، اصغر تخلص۔ والد کا نام مولوی فضل حسین تھا۔ گونڈہ میں پیدا ہوئے۔

☆ اصغر کا کلام حکیمانہ شائستگی، تصوف کی سرمستی، سوز و گداز، کیف و سرور سے لبریز ہے۔ نعت گوئی بھی کی۔

downloaded from https://infohubhrmssed.com/

☆ تصانیف: غزلیات 1922ء، نشاطِ روح 1925ء، سرودِ زندگی 1935ء، کلیات اصغر 1979ء۔

7.9.7- جگر مرادآبادی (1890-1960ء): حقیق نام علی سکندر، تخلص جگر المشہور بہ جگر مرادآبادی، مرادآباد میں پیدا ہوئے۔

☆ جگر خالص غزل گو شاعر تھے، داغ کے شاگرد تھے

☆ تصانیف: داغِ جگر، شعلہ طور، آتشِ گل، دیوان جگر

7.9.8- فراق گورکھ پوری (1896-1982ء): اصل نام رگھو پتی سہائے، تخلص خالص۔ والد کا نام منشی گورکھ پرشاد عبرت تھا۔

☆ فراق نے غالب، مومن، میر، جوش، اقبال، اصغر، حسرت کے رنگ میں شعر کہے۔

☆ زندگی کی ناکامیوں کے باوجود ان کی شاعری کا رنگ رجائی ہے۔

☆ تصانیف:

رمز و کنایہ	1947ء	غزلیں
مشعل	1946ء	انتخاب کلام
شبستان	1947ء	غزلیں
شعلہ ساز	1945ء	غزلیں
روح کائنات	1945ء	نظمیں، رباعیاں
گل نغمہ	1959ء	
روپ	1980ء	
ہزار داستان		

7.9.9- حفیظ جالندھری (1900-1982ء): ابو الاثر حفیظ نام، حفیظ تخلص، المعروف حفیظ جالندھری، جالندھر میں پیدا ہوئے۔

☆ حفیظ پاکستان کے قومی ترانے کے خالق ہیں۔

☆ حفیظ کے شاہ نامہ اسلام لکھنے پر "فردوسی اسلام" کا خطاب ملا۔

☆ ان کی نظم "ابھی تو میں جوان ہوں" بڑی مشہور ہوئی۔

☆ تصانیف

۱۔نغمہ زار 1935	۶۔سرودستان
۲۔تلخابہ شیریں 1959	۷۔بہار کے پھول
۳۔سوز و ساز 1934	۸۔پھول مالا
۴۔تصویر کشمیر 1937	۹۔شاہ نامہ اسلام، پہلی جلد، 1929
۵۔ہفت پیکر 1940	۱۰۔شاہ نامہ اسلام، دوسری جلد، 1934
	۱۱۔ہندوستان ہمارا 1941ء

7.9.10- تصدق حسین خالد (1900-1972ء): پشاور میں پیدا ہوئے۔

☆ خالد نے 1935 میں اردو میں آزاد نظم کا پہلا تجربہ کیا۔

☆ لامکاں تالامکاں، اقبال اور ان کا پیغام

7.9.11- ن-م-راشد (1901-1975ء): نام نذر محمد، تخلص راشد، المعروف بہ ن-م-راشد، اکال گڑھ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔

☆ راشد کو باغی شاعر کہا جاتا ہے۔

☆ راشد نے ہیئت اور فکر دونوں میں بغاوت کی طرح ڈالی۔

☆ راشد نے آزاد نظم کو اپنی جولاں گاہ بنایا۔

☆ تصانیف: ماورا 1953، ایران میں اجنبی 1957، لا انسان 1969، گمان کا ممکن 1972ء۔

7.9.12- عبدالحمید عدم (1909-1981ء):

☆ بنیادی طور پر غزل گو شاعر تھے، چند نظمیں بھی بڑی شاندار ہیں، پُرگو اور زود کلام تھے۔

تصانیف:

۱۔نوک زباں	۱۰۔آبِ زر	۱۹۔نقشِ دوام
۲۔قصر شیریں	۱۱۔داستان ہیر	۲۰۔نصاب دل
۳۔عکس جام	۱۲۔رنگ و آہنگ	۲۱۔خم ابرو
۴۔شہر فرہاد	۱۳۔جوئے شیر	۲۲۔دردِ محبت
۵۔ساز صدف	۱۴۔شہر خوباں	۲۳۔درد دوباں
۶۔زلف پریشاں	۱۵۔دو جان	۲۴۔پیچ و خم
۷۔رم آہو	۱۶۔قول و قرار	۲۵۔گردش جام
۸۔بال ہما	۱۷۔جھوٹ سچ	۲۶۔بطے مے
۹۔بربط و جام	۱۸۔جنس گراں	۲۷۔خرابات

7.9.13- بہزاد لکھنوی (1910-1974ء): اصل نام سردار حسین خان، المعروف بہ بہزاد لکھنوی:

تصانیف:

۱۔نغمۂ نوا	۶۔موج طور	۱۱۔نقش بہزاد

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

۲۔آہ ناتمام ابھی	۷۔موج نور	۱۲۔ثنائے حبیب
۳۔چراغ طور	۸۔نعمت حضور	۱۳۔کرم بالائے کرم
۴۔کفر وایماں	۹۔نغمات بہزاد	۱۴۔نغمہ نور
۵۔مصحف بہزاد	۱۰۔نغمہ روح	۱۵۔وجد وحال

7.9.14-فیض احمد فیض (1912-1984ء):

☆ جدید اردو شاعری میں فیض کا نام سب سے ممتاز ہے۔

☆ فیض احمد فیض ترقی پسند تحریک کے رکن تھے۔

☆ فیض وہ واحد ہندوستانی شاعر ہیں جنھیں لینن پرائز ملا۔

☆ فیض کی شاعری حقیقت اور رومان کا حسین امتزاج ہے۔

☆ فیض کا لہجہ دھیما اور نرم ہے، انھوں نے اپنے نقطہ نظر کو جذبات کی ہلکی آنچ سے گرمایا۔

☆ فیض نے روایتی علامتوں کی نئے معنی پہنائے۔

☆ ''مجھ سے پہلے سے محبت مری محبوب نہ مانگ''، ''رقیب سے''، ''ہم دیکھیں گے''، ''وہ جو تاریک راہوں پہ مارے گئے''، ''آج بازار میں پابجولاں چلو''، ''ڈھاکہ سے واپسی''، ''تنہائی'' فیض کی یادگار نظمیں ہیں۔

☆ ۹ مارچ ۱۹۵۱ء کو فیض کو راول پنڈی سازش کیس میں گرفتار کیا گیا اور چار سال بعد رہا ہوئے۔

☆ تصانیف:

۱۔سفرنامہ کیوبا 1973	۸۔صلیبیں میرے دریچے میں 1976
۲۔نقش فریادی 1957	۹۔میرے دل میرے مسافر 1981
۳۔زنداں نامہ 1974	۱۰۔نسخہ ہائے وفا 1984
۴۔دست صبا 1973	۱۱۔شام شہر یاراں 1978
۵۔دست تہ سنگ 1975	۱۲۔میزان 1962
۶۔سر وادی سینا 1975	
۷۔متاع لوح وقلم 1976	

7.9.15-اسرار الحق مجاز (1911-1955ء):

☆ مجاز کو بہت سے القاب دیئے گئے: مفتی آتش نوا، رومانیت کا شہید، اردو ادب کا شیلے اور کیٹس، بلبل رنگین نوا۔

☆ مجاز ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے۔

☆ تصانیف: آہنگ 1945، سازِ نو 1949، رات اور ریل، انقلاب، آوارہ۔

7.9.16-علی سردار جعفری (پیدائش 1912ء)

☆ مجاز ترقی پسند ادیب، شاعر اور نقاد ہیں۔

☆ تصانیف:

۱۔خون کی لکیر	۵۔ایک خواب اور	۹۔پرواز
۲۔نئی دنیا کو سلام	۶۔پیراہن شرط	۱۰۔ترقی پسند ادب
۳۔ایشیا جاگ اٹھا	۷۔شرر اور لہو پکارتا ہے	۱۱۔اقبال شناسی
۴۔پتھر کی دیوار	۸۔منزل	۱۲۔امن کا ستارہ

7.9.17-میرا جی (1912-1949ء) اصل نام محمد ثناء اللہ خاں، ادبی نام میرا جی، والد کا نام منشی مہتاب الدین تھا۔

☆ میرا جی جدید کا مقام جدید اردو نظم اور گیت میں بہت اونچا ہے۔

☆ میرا جی راشد کی طرح باغی شاعر تھے۔

☆ میرا جی نے اپنی شاعری کے لئے اساطیر اور ہندو دیومالا سے مواد لیا۔

☆ ان کی شاعری پیرائیہ اظہار علامتی ہے۔

☆ تصانیف:

۱۔گیت ہی گیت	۵۔پابند نظمیں
۲۔میرا جی کی گیت	۶۔مشرق مغرب کے نغمے
۳۔میرا جی کے نظمیں	۷۔اس نظم میں
۴۔تین رنگ	۸۔نگار خانہ

7.9.18-قیوم نظر (پیدائش 1914ء):

تصانیف:

۱۔امانت لکھنوی اور واسوخت	۵۔آئندہ	۹۔بہترین نظمیں
۲۔پون جھکولے	۶۔گھاس کی پتیاں	۱۰۔قلب ونظر کے سلسلے
۳۔توتے میں	۷۔زندہ ہے لاہور	۱۱۔دیوار چمن
۴۔سویرا	۸۔ہم صغیر	

7.9.19-مجید امجد (1914-1974ء):

☆ مجید نے اردو شاعری میں ہیئت کے سب سے زیادہ تجربے کئے۔

☆ مجید موضوع کے مطابق ہیئت، انداز بیان اور زبان بھی بدل دیتے ہیں۔

downloaded from https://infohubhrmsisked.com/

☆ مجید ہفتہ وار اخبار ''عروج'' جھنگ کے مدیر بھی رہے۔

تصانیف: شب رفتہ، شب رفتہ کے بعد، چراغ طاق جہاں، مرگ صدا، رے خدا مرے دل، کلیات مجید امجد مرتبہ خواجہ ڈاکٹر محمد زکریا (1991)

7.9.20- قتیل شفائی (پیدائش 1919ء) اصل نام اورنگ زیب خاں، ادبی نام قتیل شفائی۔

☆ ادب لطیف کے مدیر رہے۔

☆ غزلوں، نظموں، گیتوں کے کئی مجموعے شائع کیے۔غزل گوئی اور گیت نگاری ان کے پہچان ہے۔

☆ ترقی پسند رجحان رکھتے تھے۔

☆ تصانیف:

۱۔پورا	۶۔جھومر	۱۱۔جھنکار
۲۔برگد	۷۔جل ترنگ	۱۲۔آموختہ
۳۔ہریالی	۸۔مطربہ	۱۳۔پیراہن
۴۔گجر	۹۔گفتگو	۱۴۔ابابیل
۵۔روزن	۱۰۔رنگ،خوشبو،روشنی	

7.9.21- ساحر لدھیانوی (1922-1980ء) اصل نام عبدالحئی، قلمی نام ساحر لدھیانوی:

☆ ساحر ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے۔

☆ ادب لطیف، شاہکار، سویرا کے مدیر رہے۔

☆ فلمی گیت ان کی پہچان ہیں۔

☆ شاعری میں جوش اور فیض سے متاثر تھے۔

☆ تصانیف:

۱۔تلخیاں	۴۔غزلیں	۷۔میں پل دو پل کا شاعر ہوں
۲۔گاتا جائے بنجارہ	۵۔کبھی کبھی	۸۔پھر صبح ہوگی
۳۔پرچھائیاں	۶۔متاع غیر	۹۔آؤ کہ کوئی خواب بنیں

7.9.22- ادا جعفری (1924-2016ء) اصل نام عزیز جہاں بیگم، قلمی نام ادا جعفری، والد کا نام قاضی بدر الحسن، بدایوں (بھارت) میں پیدا ہوئیں۔

☆ ادا، اختر شیرانی اور اثر لکھنوی کی شاگردہ تھیں۔

☆ ادا پاکستانی شاعرات میں ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتی ہیں۔

☆ ادا کو 1967ء میں ان کی کتاب ''شہر درد'' پر آدم جی ایوارڈ دیا گیا

☆ ادا کی آپ بیتی ''جو رہی تو بے خبری رہی'' 1995ء میں شائع ہوئی۔

☆ تصانیف:

۱۔میں ساز ڈھونڈتی رہی	۴۔ساز سخن بہانہ ہے	۷۔سفر باقی ہے
۲۔شہر درد	۵۔حرف شناسائی	۸۔جو رہی تو بے خبری رہی
۳۔غزالاں تم تو واقف ہو	۶۔غزل نما	۹۔موسم (کلیات)

7.9.23- ناصر کاظمی (1925-1972ء): انبالہ (بھارت) میں پیدا ہوئے

☆ ناصر اوراق، خیال، ہمایوں کے مدیر رہے۔

☆ ان کی کتاب ''دیوان'' پر انھیں آدم جی ایوارڈ دیا گیا۔

☆ اردو کے منفرد اور خالص غزل گو شاعر ہیں۔غزل کی روایت میں اچھوتی آواز کے مالک ہیں۔

☆ ناصر کی شاعری میں تقسیم ہند کے بعد ہجرت کے تجربے کے نقوش بہت گہرے ہیں۔

☆ تصانیف:

۱۔برگ نے	۵۔سر کی چھایا	۹۔انتخاب نظیر (مرتبہ)
۲۔دیوان	۶۔خشک چشمے کے کنارے	۱۰۔انتخاب انشاء (مرتبہ)
۳۔پہلی بارش	۷۔انتخاب میر (مرتبہ)	۱۱۔انیس سو باسٹھ کی بہترین شاعری (مرتبہ)
۴۔نشاط خواب	۸۔انتخاب ولی (مرتبہ)	۱۲۔

7.9.24- احمد فراز (پیدائش 1926ء)

☆ فراز ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے۔

☆ فراز کی غزل پر فیض، احمد ندیم قاسمی اور فراق کا رنگ نمایاں ہے۔

☆ فراز کی شاعری رومان اور انقلاب کا بہترین امتزاج ہے۔

☆ تصانیف:

۱۔شہر سخن آراستہ ہے	۵۔نایافت	۹۔نابینا شہر میں آئینہ
۲۔غزل بہانہ کروں	۶۔شب خوب	۱۰۔بودلک
۳۔تنہا تنہا	۷۔میرے خواب ریزہ ریزہ	۱۱۔خواب گل پریشان ہے
۴۔درد آشوب	۸۔جاناں جاناں	۱۲۔سب آوازیں میری ہیں

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

۱۳۔ بے آواز گلی کوچوں میں

7.9.25-ابن انشاء (1926-1978ء) اصل نام شیر محمد خاں، قلمی نام ابن انشا۔

☆ انشا معروف شاعر، سفرنامہ نگار اور مزاح نگار تھے۔

☆ ان کی غزل ''انشا جی اٹھو۔۔۔'' بڑی مشہور ہوئی۔

☆ انشا نے یونیسکو کے مشیر کی حیثیت سے متعدد یورپی اور ایشیائی ممالک کا دورہ کیا۔

☆ تصانیف:

۱۔ چاند نگر
۲۔ چھوٹی باتیں
۳۔ اس بستی کے کوچے میں
۴۔ دل وحشی
۵۔ خمار گندم
۶۔ دنیا گول ہے
۷۔ ابن بطوطہ کے تعاقب میں
۸۔ آوارہ گرد کی ڈائری
۱۰۔ چلتے ہو تو چین کو چلیے
۱۱۔ نگری نگری پھر مسافر

7.9.26- جمیل الدین عالی (1926) نام مرزا جمیل الدین خان، تخلص عالی۔

☆ مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی، غزل، گیت، دوہے بھی لکھے۔

☆ عالی کی پہچان گیت اور دوہے ہیں۔

☆ عالی پاکستان رائٹرز گلڈ کے سیکرٹری بھی رہے۔

☆ تصانیف:

۱۔ غزلیں دوہے، گیت
۲۔ لا حاصل
۳۔ جیوے جیوے پاکستان
۴۔ دوہے
۵۔ دنیا میرے آگے
۶۔ تماشا میرے آگے

7.9.27- منیر نیازی (1927-2004ء)

☆ منیر نیازی اردو اور پنجابی کے ممتاز شاعر ہیں۔

☆ منیر کی پہچان ان کے فلمی گیت ہیں۔

☆ تصانیف:

۱۔ اس بے وفا کا شہر
۲۔ تیز ہوا اور تنہا پھول
۳۔ جنگل میں دھنک
۴۔ دشمنوں کے درمیان شام
۵۔ ماہ منیر
۶۔ چھ رنگین دروازے
۷۔ سفر کی رات
۸۔ چار چپ چیزاں
۹۔ رستہ دس والے تارے
۱۰۔ ساعت پستار
۱۱۔ ایک دعا جو میں بھول گیا تھا
۱۲۔ پہلی بات ہی آخر بات تھی
۱۳۔ سفید دن کی ہوا

7.9.28- ساغر صدیقی (1928-1974ء):

☆ ساغر درویش منش شاعر تھے۔

☆ تصانیف:

۱۔ زہر آرزو
۲۔ غم بہار
۳۔ لوح جنوں
۴۔ ندائے دل
۵۔ بادہ مشرق
۶۔ شیشہ دل
۷۔ شب آگہی
۸۔ مقتل گل

7.9.29- حبیب جالب (1928ء) نام حبیب احمد، تخلص جالب، ضلع ہوشیار پور بھارت میں پیدا ہوئے۔

☆ جالب، ایوب خاں اور یحیٰی خاں کے دور آمریت کے خلاف آواز اٹھانے اور نظمیں کہنے کے جرم میں متعدد بار قید ہوئے۔

☆ تصانیف:

۱۔ جالب نامہ
۲۔ حرف حق
۳۔ حرف سردار
۴۔ عہد سزا
۵۔ برگ آوارہ
۶۔ سر مقتل
۷۔ گنبد بے در
۸۔ عہد ستم
۹۔ ذکر بہتے خون کا
۱۰۔ کلیات حبیب جالب
۱۱۔ انتخاب پنجابی اردو مضامین

7.9.30- جون ایلیا: (1931-2002ء)

☆ جون ایلیا پاکستان کے معروف شاعر، ادیب، دانشور اور کالم نویس ہیں

☆ جون ایلیا کی نظمیں اذیت کی یادداشت، برج بابل، سزا اور شہر آشوب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

☆ جون ایلیا ایک حساس غزل گو شاعر ہیں۔

۱۔ شاید
۲۔ یعنی
۳۔ گمان
۴۔ لیکن
۵۔ کیا

7.9.31- کشور ناہید: (1940ء)

☆ کشور ناہید اردو کی معروف شاعرہ اور کالم نویس ہیں۔

☆ ناہید مجلّہ ''ماہ نو'' کی چیف ایڈیٹر بھی رہیں۔

☆ تصانیف:

۱۔ عورت خواب اور خاک کے درمیان
۲۔ آجاؤ افریقہ
۳۔ میں پہلے جنم میں رات تھی
۶۔ فتنہ سامانی دل
۷۔ بے نام مسافت
۸۔ خیالی شخص سے مقابلہ

downloaded from https://infohubbrmssed.com/

۴۔لب گویا ۹۔سیاہ حاشیے میں گلابی رنگ
۵۔گلیاں دھوپ دروازے ۱۰۔

7.9.32۔ظفر اقبال (1933ء)

☆ ظفر نے غزل کی لسانیاتی ہیئت کو بدلنے کی شعوری کوشش کی۔

☆ تصانیف:

۱۔آب رواں ۳۔عیب و ہنر ۵۔گل آفتاب
۲۔اب تک ۴۔غبار آلود سمتوں کا سراغ

7.9.33۔محسن نقوی (1947-1996ء) اصل نام غلام عباس بعد میں بدل کر محسن نقوی رکھ لیا۔

☆ تصانیف:

۱۔برگ صحرا ۴۔عذاب دید ۷۔طلوع اشک
۲۔بند قبا ۵۔ردائے خواب ۸۔موج ادراک
۳۔رخت شب ۶۔ریزہ حرف ۹۔کئی باتیں ضرور رہ گئیں ہیں

7.9.33۔امجد اسلام امجد (1944 تا حال)

☆ امجد معروف شاعر، نقاد، معلم اور ڈراما نویس ہیں۔

☆ 1975ء میں امجد کے ٹی ڈراما ''خواب جاگتے ہیں'' پر کریجوایٹ ایوارڈ ملا۔

☆ 1985ء میں امجد کے شعری مجموعہ ''فشار'' پر انھیں ہجری ایوارڈ ملا۔

☆ تصانیف

۱۔نئے پرانے ۶۔عکس ۱۱۔سحر آثار
۲۔خواب جاگتے ہیں ۷۔آنکھوں میں تیرے سپنے ۱۲۔کالے لوگوں کی روشن نظمیں
۳۔برزخ ۸۔اتنے خواب کہاں رکھوں ۱۳۔اس پار
۴۔ساتواں در ۹۔خزاں کے آخری دن
۵۔فشار ۱۰۔ذرا پھر سے کہنا

7.9.35۔فہمیدہ ریاض (1945ء):

☆ فہمیدہ ریاض معروف شاعرہ اور افسانہ نگار ہیں۔

☆ فہمیدہ جدید شاعری میں نسوانی جذبات کے اظہار کی پیش رو ہیں۔

☆ تصانیف:

۱۔بدن دریدہ ۳۔پتھر کی زبان ۵۔کیا تم چاند نہ دیکھو گے
۲۔دھوپ ۴۔حلقہ میری زنجیر کا

7.9.36۔پروین شاکر (1952-1994ء) پہلے بینا تخلص کیا پھر جلد اصل نام کو ہی تخلص بنا لیا۔

☆ پروین معروف اور ہر دل عزیز خاتون شاعرہ تھیں۔

☆ پروین نے اپنی شاعری میں نسوانی احساسات کی بہترین عکاسی کی ہے۔

☆ پروین شاکر کو 1978ء میں آدم جی ایوارڈ، 1986ء میں یو ایس آئی ایس ایوارڈ، 1985ء میں فیض احمد فیض ایوارڈ اور 1990ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی دیے گئے۔

☆ تصانیف:

۱۔خوش بو ۳۔خود کلامی ۵۔باب شناسائی کی
۲۔صد برگ ۴۔انکار ۶۔ماہ تمام

اردو داستانوں کی فہرست

8.1- 1800ء تک- قبل فورٹ ولیم کالج

نام داستان	مصنف یا مترجم	سنہ تصنیف / ترجمہ
سب رس	ملا وجہی	1635
ترجمہ طوطی نماہ	قادری	1739
ترجمہ طوطی نامہ	ابوالفضل	
نوطرز مرصع	حسین عطا خاں تحسین	1775 تا 1781
نو آئین ہندی	مہر چند کھتری	1794
قصہ مہر و ماہ	حیدر بخش حیدری	1799

8.2- 1800 سے 1820 تک (فورٹ ولیم کالج کی تصانیف)

لیلیٰ مجنوں	حیدر بخش حیدری	1800
طوطا کہانی	حیدر بخش حیدری	1801
داستان امیر حمزہ	خلیل علی خاں اشک	1801

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

شکنتلا	کاظم علی جوان وللولال جی	1801
آرائش محفل	حیدر بخش حیدر	1801
مادھوانل کما کندلا	مظہر علی خان ولا	1801
گلزار دانش	حیدر بخش حیدری	1802
باغ بہار	میر امن	1802
نثر بے نظیر	بہادر علی حسینی	1802
اخلاق ہندی	بہادر علی حسینی	1802
بیتال پچیسی	مظہر علی خاں ولا	1803
مذہب عشق	نہال چند لاہور	1803
خرد افروز	حفیظ الدین احمد	1803
سنگھاسن بتیسی	کاظم علی جوان وللولال جی	1803

8.3- 1800 سے 1820 تک (تصانیف بیرون فورٹ ولیم کالج)

ہشت گلشت	غلام احمد دہلوی	1801
نوطرز مرصع	محمد عوض زریں	1802
رانی کیتکی	انشاء اللہ خاں انشاء	1803
سلک گوہر	انشاء اللہ خاں انشاء	

8.4- 1820 سے 1857 تک (تصانیف بیرون رام پور)

گلشن بہار	محمد بخش مہجور	1805
قصہ سرور افزا	اعظم علی اعظم	1824
ترجمہ انوار سہیلی	محمد ابراہیم	1824
فسانہ عجائب	رجب علی بیگ سرور	1824
حکایات الجلیلہ	شمس الدین احمد	1836
بستان حکمت	فقیر محمد خاں گویا	1836
قصہ گل وصنوبر	ہیم چند کھتری	1837-38
باغ ارم	خیراتی لال اثم	1259ھ
قصہ بہرام گور	میر فرخند علی نیوتنوی	
نغمہ عندلیب	گوبند سنگھ عندلیب	1261ھ
انتخاب ترجمہ حکایات	جعفر علی، سدید الدین،	1844
الف لیلہ	حسن علی	
حکایت سخن سنج	ابنا پرشاد رسا	1845
فسانہ چمن شاہ وسمن بیگم	ولایت علی بریلوی	1847
الف لیلہ	منشی عبدالکریم	1847
الف لیلہ	حیدر علی فیض آبادی	1847
سرور سلطانی	رجب علی بیگ سرور	1848
قصہ کام روپ وکام لتا	کندن لال لاہوری	1849
گلشن دانش	شیخ ولایت علی	1852
شورش عشق	سید اصغر علی اصغر	1276ھ
قصہ امیر حمزہ	مرزا امان علی خاں لکھنوی	1855
شگوفہ محبت	رجب علی بیگ سرور	1856
انیس عاشقاں	اکرام الدین احمد	
قصہ روشن جمال	سید اصغر علی خاں	1856
قصہ ماہ پروین		
داستان غزالہ		
قصہ سیم تن و پری پیکر		

8.5- 1857ء کے بعد تصانیف بیرون رام پور

بوستان خیال	خواجہ امان، غنی، ارقم دہلوی	1959-83
سروش سخن	فکر الدین حسین سخن	1860

downloaded from https://infohubhrmssiseed.com/

شبستان سرور	رجب علی بیگ سرور	1879
فسانہ غوث	محمد کریم اللہ عرف شیخ غوث	1864
گلشن جاں فزا	اصغر علی اصغر اکبرآبادی	1864
ترجمہ بوستان خیال	سید عبداللہ بلگرامی	1281ھ
قصہ ممتاز	ظہیر دہلوی	1868
ہزار داستان نثر	طوطارام شایاں	1868
قصہ مقبول جفا	امیر الدین معنی دہلوی	1870
فسانہ شیریں	خادم حسین	1287ھ
ستارہ ہند	عمر علی خاں وحشی	1872
طلسم حیرت	جعفر علی شیون کاکوروی	1872
تہذیب الاعمال	آقا حسن نامی	1873
طلسم فصاحت	محمد حسین جاہ	1874
داستان امیر حمزہ	سید عبداللہ بلگرامی	1871
ترجمہ بوستان خیال	چھوٹے آغا اور آغا جو وغیرہ	1880-92
داستان امیر حمزہ	تصدق حسین جاہ، قمر وغیرہ	1887
ہزار داستان	حامد علی خاں	1889
فسانہ دل فریب	فدا علی عیش	1890
بوستان خیال	سید نادر علی سیفی	1891
فسانہ نادر	محمد رمضان عاشق	1894
بہار عالم	سدی الطاف حسین	1895
گلزار عدم	نیاز محمد ابراہیم عدم	1899
الف لیلہ	رتن ناتھ سرشار	1901
الف لیلہ و لیلہ	ابوالحسن منصور احمد	1940-42

8.6- تصانیف رام پور

داستان سحر البیان	غلام علی عشرت	1230ھ
فسانہ رام و سیتا	احمد علی غفلت	1241ھ
کہانی چہار رنگ	احمد علی رسا	
گلدستہ عجائب رنگ	حکیم صغیر علی مروت	1244ھ
ہندی ترکی ماہ دو ہفتہ	حسین علی خاں خیالی	1254ھ
گلزار عشق	محمد عباس علی	محررہ 1268ھ
بلبل نغمہ سنج	نواب کلب علی خاں	1272ھ
ایرج نامہ	حکیم سعید	1268ھ
ایرج نامہ (پانچ جلدیں)	اصغر علی خاں	1285ھ
داستان نیم جادو	اصغر علی خاں	1285ھ
طلسم ہفت کواکب	اصغر علی خاں	1285ھ
داستان شمالیہ باختر	اصغر علی خاں	1285ھ
جادہ تسخیر	نواب حیدر علی خاں	1283ھ
زرین نامہ / خورشید نامہ	حیدر مراز تصور	محررہ 1882
طلسم باطل ہوش ربا	منشی غلام رضا	1880-86
طلسم باطن آفات	منشی غلام رضا	1885
ترجمہ لعل نامہ	منشی غلام رضا	
فسانہ مجموعہ گلزار عشق	سید عابد علی	1296ھ
گلستان مسرت	امیر خان بین کار	1881
طلسم بوقلموں	مرزا مرتضیٰ حسین	1896ء

downloaded from https://infohubhrmssissod.com/

علی گڑھ تحریک...... سر سید احمد خان اور ان کے رفقائے کار

☆ علی گڑھ تحریک کو سرسید تحریک بھی کہا جاتا ہے۔

☆ علی گڑھ تحریک کا مقصد مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور اصلاح معاشرہ تھا۔

☆ سرسید نے مسلمانوں کے سیاست سے دور رہنے کا مشورہ دیا۔

9.1-سر سید احمد خاں (1817-1898ء) نام سید احمد خاں، والد کا نام سید محمد تقی خاں دلی میں پیدا۔

☆ سرسید احمد خاں قومی رہنما، عظیم مذہبی مفکر، مصلح قوم اور تحریک علی گڑھ کے بانی اور روح رواں تھے۔

☆ سرسید کو عربی، فارسی، ریاضی اور طب پر عبور حاصل تھا۔

☆ سرسید پہلے انگریزی کمپنی میں سررشتہ دار ہوئے

☆ سرسید 1838ء میں انگریز سرکار میں میر منشی مقرر ہوئے۔

☆ سرسید نے 1941ء میں منصفی کا امتحان پاس کیا اور 1842 سے 1854ء تک دہلی کے صدر امین رہے۔

☆ سرسید کا تبادلہ 1855ء میں بجنور ہو گیا تھا۔

☆ سرسید نے 1857ء کے ہنگامے میں بہت سے انگریزوں کی جان بچائی۔

☆ سرسید نے 1862ء میں غازی پور میں سائنٹفک سوسائیٹ قائم کی۔

☆ سرسید نے 1869ء میں اپنے بیٹوں سید حامد اور سید محمود کے ساتھ انگلستان کا سفر کیا۔

☆ سرسید نے انگلستان سے واپسی پر ہندوستانی مسلمانوں کی معاشرتی اور اخلاقی اصلاح کی غرض سے 1870ء میں ایک رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا۔

☆ سرسید احمد خاں نے رسالہ تہذیب الاخلاق انگلستان کیا انشاء پردازوں اڈیسن اور اسٹیل کے رائل ٹیٹلر اور اسپکٹیٹر سے متاثر ہو کر شائع کیا۔

☆ سرسید نے 1875ء میں ایم اے او ہائی سکول علی گڑھ قائم کیا۔

☆ 1877ء میں ایم اے او ہائے سکول کو کالج کے درجے تک بڑھادیا۔

☆ سرسید احمد خاں نے اردو نثر کو علمی موضوعات کے اظہار کے قابل بنایا۔

☆ سرسید کی نثر مدعا نگاری، سلاست اور بے تکلفی کی مثال ہے۔

☆ سرسید قصداً انشاء پردازی اور عبارت آرائی سے احتراز کرتے تھے۔

☆ تصانیف:

۱۔ جام جم	1839	فارسی تصنیف تیس بادشاہوں کا مختصر احوال
۲۔ جلاء القلب بذکر المحبوب	1843	آنحضرت کی سیرت پر مختصر رسالہ
۳۔ تحفہ حسن	1845	
۴۔ تسہیل فی جرالثقیل	1844	بوعلی کے رسالہ معیار العقول کا اردو ترجمہ
۵۔ آثار الصنادید	1847	عمارات دہلی کا احوال
۶۔ فوائد الافکار فی اعمال الفرجار	1846	فارسی سے اردو ترجمہ
۷۔ قول متین در ابطال حرکت زمین		رسالہ
۸۔ کلمۃ الحق	1849	رسالہ
۹۔ راہ سنت ورد بدعت	1850	رسالہ
۱۰۔ نمیقہ	1852	فارسی
۱۱۔ سلسلۃ الملوک	1852	دہلی کے ۲۰۳ بادشاہوں کے فہرست
۱۲۔ کیمیائے سعادت	1853	غزالی کے چند اوراق کا ترجمہ
۱۳۔ تاریخ ضلع بجنور	1855	تاریخ
۱۴۔ آئین اکبری	1855	تاریخ
۱۵۔ تزک جہانگیری		تاریخ
۱۶۔ علم الکلام	1858	فلسفہ مذہبی
۱۷۔ تاریخ سرکشی بجنوع		
۱۸۔ اسباب بغاوت ہند	1859	رسالہ
۱۹۔ رسائل لائل محمڈنز آف انڈیا		رسالہ
۲۰۔ تحقیق لفظ نصاریٰ		تحقیق
۲۱۔ تاریخ فیروز شاہی	1862	سلاطین ہند کی مستند تاریخ
۲۲۔ تبین الکلام	1862	قرآن اور انجیل کے اصول وحدت
۲۳۔ سائنٹفک سوسائٹی اخبار	1866	علی گڑھ سے اخبار نکالا
۲۴۔ رسالہ احکام طعام اہل کتاب	1868	رسالہ
۲۵۔ سفرنامہ لندن		سفرنامہ
۲۶۔ خطبات احمدیہ	1870	ولیم میو کے اعتراضات کا جواب

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

٢٧۔تہذیب الاخلاق	1870
٢٨۔تفسیر القرآن	1880
٢٩۔ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب پر ریویو	1871

9.2-علامہ شبلی نعمانی (1857-1914ء):

☆ شبلی کے معروف ادیب، نقاد، شاعر اور سوانح نگار تھے

☆ شبلی اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔

☆ شبلی کو 1984ء میں انگریز حکومت نے شمس العلماء کا خطاب دیا۔

☆ شبلی کا شمار سرسید کے رفقاء میں ہوتا ہے۔

☆ شبلی نعمانی میں ندوۃ العلماء اور دارالمصنفین کی بنیاد رکھی۔

☆ تصانیف:

١۔سیرۃ النبیؐ (جلد اول)	٨۔الکلام	١٥۔خطوط شبلی
٢۔شعرالعجم	٩۔علم الکلام اور الکلام	١٦۔الندوۃ
٣۔موازنہ انیس و دبیر	١٠۔سیرۃ النعمان	١٧۔رسائل شبلی
٤۔سوانح مولانا روم	١١۔اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر	١٨۔آداب
٥۔الفاروق	١٢۔مقالات شبلی	
٦۔المامون	١٣۔سفر نامہ روم، مصر و شام	
٧۔الغزالی	١٤۔صبح امید	

9.3-مولوی/ڈپٹی نذیر احمد (1830-1902ء):

☆ نذیر احمد اردو زبان کے پہلے ناول نگار ہیں۔

☆ نذیر احمد تحریک علی گڑھ / سرسید تحریک کے سرگرم رکن تھے۔

☆ نذیر احمد کا پہلا ناول مرأۃ العروس 1869ء میں شائع ہوا۔

☆ نذیر احمد نے پہلا ناول اپنی بیٹی کی تعلیم کی غرض سے لکھا۔

☆ نذیر احمد کے کرداروں پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ یک رخے اور اسم بامسمّی ہوتے ہیں۔

☆ نذیر احمد کو عورتوں کے روزمرہ اور محاورہ پر خاص عبور حاصل تھا۔

☆ نذیر احمد کے کرداروں میں اکبری، اصغری، ماما عظمت، نصوح، مرزا ظاہر دار بیگ، کلیم، ابن الوقت، حجۃ الاسلام زیادہ مشہور ہوں۔

☆ نذیر احمد کے ناول ''ابن الوقت'' پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں انھوں نے سرسید کی انگریز پرستی کو نشانہ بنایا ہے۔

☆ تصانیف:

١۔مراۃ العروس	٧۔رویائے صادقہ	١٣۔ترجمہ قرآن مجید
٢۔بنات النعش	٨۔المحصنات	١٤۔الاجتہاد
٣۔ایامیٰ	٩۔امہات الامۃ	١٥۔مبادی الحکمۃ
٤۔ابن الوقت	١٠۔مجموعہ لیکچرز	١٦۔نظم بے نظیر
٥۔توبۃ النصوح	١١۔الحقوق الفرائض	١٧۔تعزیرات ہند
٦۔فسانہ مبتلا	١٢۔موعظہ حسنہ	

9.4-نواب محسن الملک (1837-1907ء) اصل نام سید مہدی علی، خطاب محسن الملک، محسن الدولہ، والد کا نام میر ضامن علی۔

☆ محسن الملک سرسید تحریک کے پُر جوش مبلغ تھے۔

☆ وقار الملک سرسید کی وفات کے بعد علی گڑھ کالج کے سیکرٹری بنے۔

☆ تصانیف:

١۔آیات بینات	٤۔قانون فوج داری	٧۔مکاتیب
٢۔مضامین تہذیب الاخلاق	٥۔کتاب المحبت والشوق	٨۔لیکچر اشاعت اسلام پر
٣۔قانون مال	٦۔تقلید و عمل بالحدیث	٩۔

9.5-سید احمد بریلوی (1846-1918ء)

☆ اردو کی پہلی ضخیم لغت ''فرہنگ آصفیہ'' لکھی۔

تصانیف:

١۔تقویۃ الایمان	٧۔رسوم دہلی	١٣۔کنز ل الفوائد
٢۔وقائع درانیہ	٨۔تکمیل الکلام	١٤۔انشاہادی النسا
٣۔قصہ راحت زمانی	٩۔ریت بکھان	١٥۔بنات النسا
٤۔اخلاق النسا	١٠۔ناری کتھا	١٦۔قواعد اردو
٥۔طبعی تعلیم	١١۔شیر شملہ	
٦۔علم اللسان	١٢۔فرہنگ آصفیہ	

9.6-مولوی چراغ علی (1844-1895ء)

☆ مولوی چراغ علی سرسید کے عزیز ترین دوست اور تحریک کے پُر جوش مبلغ تھے۔

☆ تصانیف:

١۔التعلیقات	٣۔اسلام کی دنیوی برکتیں	٥۔بی بی حاجرہ
٢۔تاریخ محمدی	٤۔قدیم قوموں کی تاریخ	٦۔ماریہ قبطیہ

downloaded from https://infohubprmssissed.com/

9.7- مولوی ذکاءاللہ (1832-1901ء)

☆ ذکاءاللہ سرسید تحریک کے اہم رکن تھے۔

☆ ذکااللہ کو خان بہادر اور شمس العلماء کے خطاب ملے تھے۔

☆ تصانیف

۱۔تاریخ ہندوستان	۳۔فرہنگ فرنگ	۵۔سوانح عمری مولوی سمیع اللہ
۲۔آئینِ قیصری	۴۔تاریخ اسلام	

9.8- مولانا الطاف حسین حالی (دیکھیے 7.8.2)

انجمن پنجاب

10.1- انجمن پنجاب کا تعارف

انجمن پنجاب ڈاکٹر لائنٹر نے قائم کی۔

ڈاکٹر لائنٹر گورنمنٹ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل تھے۔

انجمن پنجاب کا اصل نام انجمن اشاعت مطالب مفیدہ تھا۔

انجمن پنجاب لاہور میں قائم کی گئی۔

انجمن پنجاب کو اردو شاعری میں اجتہاد کی نئی تحریک کہتے ہیں۔

اصلاحی تحریک کے نمائندہ شاعر حالی، شبلی اور اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔

انجمن پنجاب کے سرپرست کرنل ہالرائیڈ تھے۔

انجمن پنجاب 21 جنوری 1865ء کو قائم کی گئی۔

انجمن پنجاب کے مقاصد کا دائرہ بہت وسیع تھا، اس کی ادبی شہرت کی وجہ اس کے مشاعرے بنے۔

محمد حسین آزاد انجمن پنجاب کے معتمد اور روح رواں تھے۔

آزاد نے انگریزی شاعری سے متاثر ہو کر اردو شاعری پر نکتہ چینی کی۔

انجمن پنجاب نے طرح مشاعروں کی جگہ مناظموں کی بنیاد ڈالی۔

انجمن پنجاب کے مناظمے گیارہ ماہ تک چلے۔

انجمن پنجاب کے مناظموں کا ردعمل یہ ہوا کہ اس کے خلاف ملک گیر احتجاج شروع ہو گیا۔

انجمن پنجاب کے مناظموں کے اجتہادی زاویے کا نقطۂ عروج حالی کا ''مقدمہ شعر و شاعری'' قرار دیا جاتا ہے۔

انجمن پنجاب کے مناظموں کا اصل مقصد محکمہ تعلیم کے نصاب کے لیے انگریزی طرز پر نئی نظموں کی فراہمی تھا۔

10.2- انجمن پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مناظمے منعقد ہوئے

پہلا مناظمہ 30 مئی 1874ء موضوع: برسات	اس مناظمے میں آزاد اور حالی کے علاوہ دیگر شعراء نے شرکت کی
دوسرا مناظمہ 30 جون 1874ء موضوع: زمستان	شرکاء: شاہ انور حسین ہما، مولوی اشرف بیگ خان اشرف، منشی الٰہی بخش رفیق، مولانا محمد حسین آزاد، مولوی محمد مقرب علی، مولوی محمد جان علی دہلوی، مولوی قادر بخش، مولوی عطااللہ، مولوی علاؤ الدین محمد کاشمیری
تیسرا مناظمہ 31 اگست 1874ء موضوع: امید	مولوی محمد جان ولی دہلوی، مولوی اشرف بیگ خان اشرف، مرزا محمد بیگ خاں فکری، مرزا عبداللہ بیگ مضطر، مرزا محمد بیگ راحت، مولانا محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، شاہ انور حسین، مولوی عطااللہ خاں عطا، شیخ الٰہی بخش رفیق
چوتھا مناظمہ یکم ستمبر 1874ء موضوع: حب وطن	مولوی محمد جان ولی دہلوی، پنڈت کرشن لال طالب، مالا گل محمد ولی، مفتی امام بخش، انور حسین ہما، شیخ الٰہی بخش رفیق، مصر رام داس قابل، مولوی عطاء اللہ خاں عطاء، منشی علاؤ الدین صافی، مولانا محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، لالہ گنڈا مل، سید اصغر لکھنوی حقیر
پانچواں مناظمہ 19 اکتوبر 1874ء موضوع: امن	منشی پچھمن داس برہم، مولوی گل محمد عالی، مولوی شاہ محمد صادق، مفتی امام بخش، مصر رام داس قابل، مولانا محمد حسین آزاد، سید اصغر علی حقیر لکھنوی، مولوی سلطان علاؤ الدین، محمد قریش حنفی قادری صافی، مولوی عطاء اللہ خان عطا، موی محمد جان ولی دہلوی
چھٹا مناظمہ 14 نومبر 1874ء موضوع: انصاف	شرکاء: مولوی فصیح الدین رنج، مولوی محمد شریف، مصر رام داس قابل، منشی پچھمن داس برہم، میر انور حسین ہما، اصغر علی حقیر لکھنوی، ملا گل محمد عالی، شیخ الٰہی بخش رفیق، مفتی امام بخش، مولوی محمد عطاء اللہ عطا، خواجہ الطاف حسین حالی، مولانا محمد حسین آزاد، پنڈت کرشن لال

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

ساتواں مناظرہ 19دسمبر 1874ء موضوع: مروت

شرکاء: ملاگلی محمد عالی، مولوی سلطان علاؤ الدین، مولوی محمد شریف، منشی پچھمن داس برہم، موولی عطا اللہ خان عطا، شیخ الٰہی بخش رفیق، میر انور حسین ہما، منشی امام بخش، سید اصغر علی حقیر لکھنوی۔ مولوی محمد جان ولی دہلوی، ہنڈٹ کرشن لال طالب، مولانا محمد حسین آزاد، مولوی محمد سعید

آٹھواں مناظرہ 30 جنوری 1875ء موضوع: قناعت

شرکاء: ڈاکٹر پچھمن داس برہم، ملاگل محمد عالی، لالہ تاراچند تارا لاہوری۔ مولوی سلطان علاؤ الدین، لالہ دین دیال عاجز، شیخ مولا بخش بلند لاہوری، مصر رام داد قابل، میر انور حسین ہما، مولوی عطا اللہ خاں عطاء، سید اصغر علی حقیر لکھنوی، شیخ الٰہی بخش رفیق، مولوی محمد سعید، مفتی امام بخش، مولانا محمد حسین آزاد، پنڈت جواہر لال خلف، پنڈت موتی لال

نواں مناظرہ 31مارچ 1875ء

موضوع: تہذیب

رومانوی تحریک

11.1-رومانوی تحریک کا تعارف

روسو کی اس آواز کو رومانوی تحریک کا مطلع کہا جاتا ہے ''انسان آزاد پیدا ہوا مگر جہاں دیکھو وہ پابہ زنجیر ہے۔''

لفظ رومانیت انگریزی کے لفظ Romance سے نکلا ہے جس کا مطلب جنوبی یورپ میں بولی جانے والی لاطینی زبانیں ہیں۔

رومانس زبانوں میں اس قسم کی کہانیوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو انتہائی آراستہ اور پرشکوہ منظر کے ساتھ عشق و محبت کی ایسی داستانیں سناتی تھیں جو عام طور پر دور وسطیٰ کے جنگجو اور خطر پسند نوجوانوں کی مہمات کے سلسلے میں ہوتی تھیں ۔موجودہ دور میں لفظ رومانیت کو'حسن وعشق کے مضامین' تک محدود سمجھا جاتا ہے۔

ہندوستان میں رومانوی تحریک، تحریک علی گڑھ کی ٹھوس مقصدیت اور مادیت پرستی کا ردعمل تھی۔

اردو ادب میں رومانوی تحریک کا محرک درج ذیل عناصر بنے۔

1۔ تحریک علی گڑھ کی عقلیت پرستی۔

2۔ ہندوستانی نوجوانوں کا مغرب کے رومانی شعراء کا براہ راست مطالعہ۔

3۔ پرانی روایات اور قدیم اقدار کے خلاف نوجوان نسل کا ردعمل۔

ہندوستان میں رومانی تحریک کے آغاز کا سہرا محمد حسین آزاد، میر ناصر علی دہلوی، عبدالحلیم شرر کے سر بندھتا ہے۔

میر ناصر علی نے سرسید کے مقصدی رسالے ''تہذیب الاخلاق'' کے مقابلے میں ''تیرہویں صدی'' ''فسانہ ایام'' اور ''صلائے عام'' جاری کیے۔

عبدالحلیم شرر وہ رومانی ناول نگار ہیں جنہوں نے اپنے ناولوں میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کے عظیم الشان ماضی کی تصویر دکھائی۔

عبدالحلیم شرر دہلی میں پیدا ہوئے۔

عبدالحلیم شرر نے 1926ء میں وفات پائی۔

عبدالحلیم شرر نے سب سے پہلے ادبی مضامین'اودھ اخبار'اخبار کے لیے لکھے۔

شرر نے تحریک علی گڑھ سے متاثر ہوکر مناظروں میں سرگرم حصہ لینا شروع کیا۔

دلگداز عبدالحلیم شرر نے جاری کیا۔

'فردوس بریں' عبدالحلیم شرر کا سب سے مقبول و معروف ناول کون سا ہے۔

شرر کے رومانوی ناولوں میں ان کا مقصد حیات 'مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ' نظر آتا ہے۔

شرر نے مغربی ناول نگار، والٹر اسکاٹ کے مسلمانوں کے خلاف تعصب کو شدت سے محسوس کر کے اپنے ناولوں میں اس کا جواب دیا۔

عبدالحلیم شرر کی تصنیفات کی تعداد 150 ہے۔

اردو ادب میں رومانیت کا باقاعدہ آغاز رسالہ ''مخزن'' سے ہوتا ہے۔

''مخزن'' اپریل 1901ء میں جاری ہوا۔

رسالہ مخزن کی انفرادیت یہ ہے کہ اس نے جذبات اور تاثرات کو پیش کیا۔

مخزن کے ذریعے رومانی تحریک کے بانی اقبال قرار دیے جاسکتے ہیں۔نثر میں یہ مقام ابوالکلام آزاد کے حصے میں آیا۔

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

11.2-رومانوی تحریک کے شعراء اوران کی تصانیف

11.2.1-علامہ ڈاکٹر محمد اقبال (7.9.4)

11.2.2-خوشی محمد ناظر (1872 تا1944)

☆ علی گڑھ کالج کے تعلیم یافتہ،سرسید کے مدح تھے،نظم''جوگی'' سے شہرت پائی

تصانیف:ایران میں فلسفہ الٰہیات کا ارتقا(1908)،نغمہ فردوس(1937)

11.2.3-ابوالکلام آزاد(1880 تا1958ء)

امیر مینائی سے اصلاح لیتے ،لسان الصدیق کے مدیر رہے،رسالہ 'الہلال' جاری کیا۔

تصانیف:ام الکتاب، جہان ابوالکلام آزاد،طنزیات آزاد،امر بالمعروف،ہجرو وصال،عیدین، تذکرہ، ترجمان القرآن،تاریخی شخصیتیں،غبار خاطر، مقالات الہلال، آزاد کی کہانی، مقالات ابوالکلام آزاد،نقش آزاد، جامع الشواہد،قول فیصل، آزادی ہندی، کاروان خیال، حالات سرمد،دعوت حیات نو، دعوت عمل، زمزمہ محبت، شہادت حسین۔ تاریخ کربلا،شہید اعظم،صبح امید،صدائے حق، البیرونی اور جغرافیہ عالم،مکاتیب،ہجرووصال

11.2.4-جوش ملیح آبادی(1898-1982ء)نام:شبیر حسین، والد کا نام :نواب بشیر احمد خاں (شاعر)

☆ جوش شاعر انقلاب کے لقب سے معروف ہیں۔

☆ جوش نے رسالہ ''کلیم'' جاری کیا اور ''نیا ادب'' کی ادارت کی۔

☆ جوش نے شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا۔بعد میں نظم گوئی اختیار کی۔

☆ جوش ترقی پسند تحریک کے معماروں اور مشیروں میں تھے۔

تصانیف:یادوں کی برات (آپ بیتی)،حسین اور انقلاب،سموم وصبا، سرود و خروس، سیف وسبو، رامش ورنگ،عرش وفرش، آیات ونغمات، حرف وحکایت، جنون وحکمت ، روح ادب، شاعر کی راتیں،نقش ونگا، شعلہ وشبنم،فکرونشاط،الہام وافکار

11.2.5-اختر شیرانی(1905 تا1948ء)نام:محمود داؤد خاں

والد: حافظ محمود شیرانی

آئینہ خانہ میں، صبح بہار، اختر ستان، لالہ طور، طیور آوارہ، شہناز،شہر درد، شعرستان،نغمہ حرم، بھولوں کے گیت، اسے عشق کہیں لے چل،ضحاک

11.2.6-اختر انصاری دہلوی(1909-1988ء):

☆ اختر انصاری معلم، شاعر،افسانہ نگار اور نقاد تھے۔

☆ 1975ء میں انہیں ''مودی غالب ایوارڈ'' ملا۔

☆ تصانیف:نغمہ روح، اندھی دنیا ور دوسرے افسانے، نازواور دوسرے افسانے،خاناب،خندہ سحر،یہ زندگی اور دوسرے افسانے،ٹیڑھی زمین، دردوداغ،شعلہ بجام، دہان زخم،خونی اور دوسرے افسانے،ایک ادبی ڈائری، روح عصر، حالی اور نیا تنقیدی شعور،مطالعہ وتنقید،نظریات، روح نغمہ،دلی کا روڑا،غزل کی سرگزشت۔

11.2.7-حامد اللہ افسر(1895-1947ء)قلمی نام:حامد اللہ افسر/افسر میرٹھی

☆ حامد اللہ شاعر،افسانہ نگار اور نقاد تھے۔انھوں نے بچوں کے شاعر کے طور پر شہرت پائی۔

☆ تصانیف: چار چاند، حکایات گاندھی، نقد الادب،نورس،حق کی آواز، کتابوں کی جنگ،ڈالی کا جوگ،آنکھ کا نور، پرچھائیاں، پیام رواں، جوئے رواں، ماہ نو ہفت منظر

11.2.8-احسان دانش(1914-1982ء)

☆ احسان دانش شاعر مزدور کے لقب سے مشہور ہیں۔

☆ تصانیف: جہانِ دانش (آپ بیتی)، روشنیاں، اردو مترادفات، جہانِ دگر، تذکیرو تانیث، بہارِ سخن، حدیث دل، درد زندگی،تفسیر فطرت، نوائے کارگر، چراغاں، آتشِ خاموش، شیرازہ، میراث مومن، جادہ نو، زخم ومرہم ،مقامات، گورستان، دستور اردو،طبقات

11.2.9-ساغر نظامی(1905-1984ء)

☆ ساغر نظامی ترقی پسند تحریک سے وابستہ رہے۔

☆ ساغر نظامی بھارت کے ممتاز شاعر تھے۔

تصانیف:بادہ مشرق،صبوحی،رنگ محل

11.2.10-سجاد حیدر یلدرم(1880-1943ء)

☆ یلدرم رومانوی تحریک سب سے اہم افسانہ نگار،مضمون نگار اور مترجم ہیں۔

☆ یلدرم نے کئی ترکی افسانوں، ناولوں اور ڈراموں کے ترجمے کیے۔

☆ یلدرم نے بڑی جرأت سے عورت، حسن وعشق اور متوسط طبقے کی گھریلو زندگی کو اپنے افسانوں اور مضامین کا موضوع بنایا۔

تصانیف:خیالستان، حکایات احتساب، حکایت لیلیٰ ومجنوں،ثالث بالخیر(ترجمہ)،زہرا، مطلوب حسیناں(ترجمہ)، آسیب الفت(ترجمہ)، ہماخاتم(ترجمہ)، جنگ وجدل(ترجمہ)، پرانا خواب(ترجمہ)،جلال ایدن خوارزم شاہ(ترجمہ)۔

11.2.11-نیاز فتح پوری(1884-1966ء)

☆ آگرہ سے ماہنامہ ''نگار'' جاری کیا۔

تصانیف: شاعر کا انجام، نگارستان، نقاب اٹھ جانے کے بعد،مختارات

downloaded from https://infohubforumssed.com/

نیاز، صحابیات، مشکلات غالب، جھانسی کی رانی، قمرز مانی بیگم، خمالستان، شہاب کی سرگزشت، مکتوبات نیاز، ترغیبات جنسی، مجموعہ استفسارات و جوابات، انتقادیات، اسلامی ہند۔

11.2.12- مجنوں گورکھ پوری (188-1904ء) نام: محمد صدیق

☆ تصانیف: خواب وخیال، سمن پوش اور دوسرے افسانے، زیدی کا حشر، نقش ناہید، مجنوں کے افسانے، سوگوار شباب، صیدز بون، سرنوشت، سراب، ہتیا اور دوسرے افسانے، افسانہ، غزل سرا، اقبال، تنقیدی حاشیے، تاریخ جمالیات، شوپنہار، گردش، ادب اور زندگی، نقوش وافکار، نکات مجنوں

11.2.13- مرزا ادیب (1914ء) اصل نام: دلاور حسین

☆ تصانیف: صحرانورد کے خطوط، صحرانورد کے رومان، موت کا تحفہ، ساتواں چراغ، ان داتا، دنیائے آرزو، لاوا، آنسو اور ستارے، لہو اور قالین، خاک نشین، شیشہ وشنگ، پاکستان کو سلام، ہمالہ کے اس پار، بگی کی گڑیا، سنو پیارے بچو، اے وطن میرے وطن، نانی اماں کی عینک، دیواریں، جنگل، کمبل، لمحوں کی راکھ، حسرت تعمیر، ستون، فصیل شب، تین مارخان، شیشے کی دیوار، افق کے اس پار، ناخن کا قرض، مٹی کا دیا، پس پردہ، پراسرار وادی، ماموں جان اور ماموں جان، جدید امریکی افسانے، تنقیدی مقالات

11.2.14- قاضی عبدالغفار (188-1952ء)

☆ تصانیف: نقشِ فرنگ، تیس پیسے کی چھوکری، لیلیٰ کے خطوط، مجنوں کی ڈائری

11.2.15- ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری:

☆ تصانیف: محاسن کلام غالب، باقیات بجنوری

11.2.16- چودھری افضل حق (1891-1942ء):

☆ تصانیف: جواہرات، سیرت رسول مقبولؐ، شعور، محبوب خدا، زندگی، دنیا میں دوزخ، تاریخ احرار

ترقی پسند تحریک

12.1- ترقی پسند تحریک کا تعارف

ترقی پسند تحریک، اردو ادب کی وہ پہلی تحریک ہے جس کا باقاعدہ منشور جاری کیا گیا۔

ہندوستان میں ترقی پسند تحریک کا نقطۂ آغاز افسانوں کی کتاب ''انگارے'' کی اشاعت کو قرار دیا جاتا ہے۔

''انگارے'' 1932ء میں شائع ہوئی۔

''انگارے'' احمد علی، سجاد ظہیر، رشید جہاں اور محمود الظفر کے افسانے شامل تھے۔

مارچ 1933ء میں اس نزاعی کتاب ''انگارے'' کو ضبط کیا گیا۔

ترقی پسند تحریک کی دوسری اہم کتاب پروفیسر احمد علی نے لکھی۔ اس کتاب کا نام ''شعلے'' تھا۔

ترقی پسند تحریک کو سب سے پہلے فکری اساس 1934ء میں ''ادب اور زندگی'' کے عنوان سے چھپنے والے مقالے نے دی۔

اس مقالے کے مصنف اختر حسین رائے پوری تھے۔

ترقی پسند انجمن کا پہلا اعلان نامہ سجاد ظہیر، ڈاکٹر تاثیر اور ملک راج آنند نے 1935ء میں نانکنگ ہوٹل میں تیار کیا۔ یہ ہوٹل لندن میں تھا۔

ترقی پسند انجمن کی پہلی کانفرنس لکھنو میں منعقد کی گئی۔ یہ کانفرنس 15 اپریل 1936ء کو ہوئی۔

ترقی پسند انجمن کی پہلی کانفرنس کی صدارت منشی پریم چند نے کی۔

ترقی پسند تحریک کے اکثر نوجوان شعراء کا تعلق پہلے رومانی تحریک سے تھا۔

ہندوستان میں ترقی پسند تحریک کے پسِ پردہ یہ عوامل کارفرما تھے۔

1- عالمی کساد بازاری
2- ہندوستان کا سیاسی ومعاشی بحران
3- طبقاتی کشمکش

ترقی پسند تحریک اشتراکی نظام سے وابستہ تھی۔

ترقی پسند تحریک کے ادب کو مخالفین نے پروپیگنڈا قرار دیا۔

ترقی پسند تحریک کے خلاف بھرپور مخالفت حکومت اور مذہبی حلقوں نے کی۔

ترقی پسند تحریک کو سب سے زیادہ نقصان لادینیت کے الزام نے پہنچایا۔

ترقی پسند تحریک کی تنظیم اس کے اہم رکن سجاد ظہیر نے کی۔

1938ء تک ترقی پسند تحریک نے اپنے مراکز لاہور، لکھنو اور حیدر آباد (دکن) میں قائم کر لیے۔

ترقی پسند تحریک کے فروغ کے لیے ''نیو انڈین لٹریچر'' کے نام سے انگریزی میں سہ ماہی رسالہ جاری کیا گیا۔

1938ء میں ترقی پسند تحریک کے زیر اہتمام دوسری کل ہند کانفرنس منعقد

downloaded from https://infohubbmsissed.com/

کی گئی۔ اس کانفرنس کا افتتاحی خطبہ رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا۔

12.2-ترقی پسند ادیب

ترقی پسند تحریک کے ادباء میں یہ شامل تھے "کرشن چندر، سبط حسن، فیض احمد فیض، ابن انشاء، اسرار الحق مجاز، ساحر لدھیانوی، حاجرہ مسرور، خدیجہ مستور، اوپندر ناتھ، اشک، حیات اللہ انصاری، خواجہ احمد عباس، سلام مچھلی شہری، مسعود اختر جمال، عصمت چغتائی، اختر انصاری دہلوی، مخدوم محی الدین، احتشام حسین، محسن عبداللہ، علی اطہر، شہاب ملیح آبادی، معین احسن جذبی، کیفی اعظمی، احمد ندیم قاسمی، ممتاز حسین، عبادت بریلوی، عبداللہ ملک، مسلم ضیائی، ظہیر کشمیری، اختر انصاری، ظ انصاری اور اختر الایمان وغیرہ۔

12.3-ترقی پسند شاعری

ترقی پسند تحریک نے نظم کو سب سے زیادہ پروان چڑھایا۔
ترقی پسند تحریک کے شاعروں کا سرخیل جوش ملیح آبادی کو کہا جاتا ہے۔
مجاز کی نظم "آوارہ" اس وقت کے پڑھے لکھے نوجوان طبقے کی نمائندگی کرتی ہے۔
"اندھیری رات کا مسافر" اور "خواب سحر" تعلیم یافتہ نوجوان طبقے کی عکاس نظمیں ہیں۔ ان کے شاعر کا اسرار الحق مجاز کیا ہے۔
احسان دانش نے اپنی شاعری میں مزدوروں اور کسانوں کو تدبیر کی راہ دیکھنے کا پیغام دیا۔
قحط بنگال کے موقع پر ترقی پسند شاعر مخدوم محی الدین نے ایک عظیم الشان گیت بعنوان "بھوکا ہے بنگال" لکھا۔
ترقی پسند تحریک کے اب سے بڑی نمائندہ شاعر فیض احمد فیض ہیں
فیض کی شاعری کا سب سے زبردست محرک احساس درد ہے۔
"ملاقات" "طوق و دار کا موسم" "رقیب سے" "سر دو شبانہ" "آج کی رات" "تنہائی" "یاد" "ڈھاکہ سے واپسی پر" "آج بازار میں پابجولاں چلو" "شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں" "نثار میں تیری گلیوں میں" "بول کہ لب آزاد ہیں تیرے" "شام" اور "سوچ" نظمیں اردو شاعری کا اہم ترین سرمایہ ہیں۔ ان نظموں کے شاعر فیض احمد فیض ہیں۔
ترقی پسند تحریک نے ادب کی شاعری، تنقید اور افسانہ کو زیادہ متاثر کیا۔

12.4-ترقی پسند افسانہ

سب سے پہلا ترقی پسند افسانہ نگار پریم چند قرار دیا جاتا ہے۔

پریم چند کی سب سے اہم خدمت یہ ہے کہ انہوں نے اردو افسانے کو داستانی ماحول سے نکال کر اس کا رشتہ زندگی سے قائم کیا۔
کرشن چندر ترقی پسند تحریک سے وابستہ رہے۔
کرشن چندر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی معروضیت گہرے سماجی شعور کی آئینہ دار اور اس کا فن عمرانی حقیقت کا عکاس ہے۔
"کالو بھنگی" "ان داتا" "گرجن کی ایک شام" "بالکونی" "برہم پترا" اور "پیاسا" انسان کی ازلی اور ابدی محرومیوں پر لکھے گئے ہیں۔ ان افسانوں کے مصنف کرشن چندر ہیں۔
راجندر سنگھ بیدی ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے۔ ان کی وجہ شہرت افسانہ نگاری ہے۔
راجندر سنگھ بیدی کے افسانوں کا موضوع انسانی دکھ، پریشانیاں اور محرومیاں ہے۔
"گرم کوٹ" "گرہن" "دوسرا کنارہ" "لاجونتی" "ببل" اور "متھن" راجندر سنگھ بیدی کے اہم افسانے ہیں۔
"ایک لڑکی" "سردار جی" "انتقام" "شکر اللہ کا" اور "چڑھاؤ" خواجہ احمد عباس کے افسانے ہیں۔
احمد عباس کے افسانوں کا بنیادی مرکز سیاسی مسائل اور سماجی الجھنیں ہیں۔
عصمت چغتائی کے افسانوں کا مرکزی موضوع جنس نگاری ہے۔
عصمت چغتائی جنس نگاری کی آڑ میں معاشرتی اقدار کو توڑنا چاہتی تھیں۔
اوپندر ناتھ اشک کے افسانوں کا بنیادی موضوعات یہ ہیں۔

1- نچلے طبقے کی معاشی محرومیاں
2- نچلے طبقے کی سماجی محرومیاں
3- نچلے طبقے کی جنسی محرومیاں

جب ترقی پسند تحریک حکومتی احتساب کی زد میں آئی تو اس کے رکن احمد ندیم قاسمی نے تحریک کے منشور کی تنسیخ کا اعلان کیا۔
احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کا رنگ رومانی ہے۔
"طلوع و غروب" "الحمد للہ" "مولوی ابل" "کنجری" اور "رئیس خانہ" اور "کپاس کا پھول" "حیفہ جی" "وانجو اور نیل کنٹھ" احمد ندیم قاسمی کے افسانے ہیں۔
آزادی کے بعد شوکت صدیقی ایک اہم ترقی پسند افسانہ نگار کی حیثیت سے سامنے آئے۔ ان کے کردار جرم اور گناہ کے سائے میں پروان

پڑھنے والے ہیں لیکن ان میں خیر کا تصور موجود ہوتا ہے۔
شوکت صدیقی کے افسانے یہ ترغیب دیتے ہیں:

1- طبقاتی نفرت کو ابھارتے ہیں۔
2- نچلے طبقے کو ابھارتے ہیں۔
3- نچلے طبقے کو بالائی طبقے کو تہہ تیغ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

12.5-ترقی پسند تنقید

ترقی پسند تحریک کے نقادوں نے ادب کا تجزیہ اس کی افادی حیثیت کے حوالے سے کیا۔
انہوں نے ادب کے تجزیے سیاسی، سماجی اور تاریخی پس منظر میں کیے۔
ترقی پسند تحریک کے ناقدین نے تنقید میں مارکسی اور سائنسی دونوں پیمانے سامنے رکھے۔
اختر حسین رائے پوری نے اردو تنقید کو پہلی مرتبہ مارکسی نظریات سے روشناس کروایا اور تنقید کو ایک نئی جہت سے آگاہ کیا۔
سجاد ظہیر کی کتاب ''روشنائی'' ترقی پسند تحریک کی تاریخ اور تنقید ہے۔
ترقی پسند تحریک کی تنقید نگاری میں مجنوں گورکھپوری کو شائستگی اور لطافت کا نمائندہ قرار دیا جاتا ہے۔
''ادب اور زندگی'' مجنوں گورکھپوری کی تنقیدی کتاب ہے۔
ترقی پسند تحریک کے سب سے موقر، معتبر اور معتدل نقاد ڈاکٹر عبدالعلیم اور احتشام حسین قرار پاتے ہیں۔
ترقی پسند تحریک کے انتہا پسندانہ زاویے کا نمائندہ نقاد علی سردار جعفری کی کہا جاتا ہے۔
ترقی پسند ادب کو بوطیقا فراہم کرنے کا سہرا ممتاز حسین کے سر بندھتا ہے۔
مضامین ''ترقی پسند ادب'' ''عوامی ادب'' ''مارکسی تنقید کا نظریہ'' ''جمالیاتی حظ اور افادیت'' ''زبان اور شعر کا رشتہ'' ''تخیل کی دنیا اور حقیقت'' اور انفعالی رومانیت ممتاز حسین نے لکھے ہیں۔
''لینن اور لٹریچر'' اور ''مارکس کا نظریہ ادب'' ترقی پسند نقاد، ظہیر کاشمیری نے لکھے۔
ترقی پسند تحریک کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
ترقی پسند تحریک کا اہم ترین دور پہلا دور ہے جو 1936ء سے شروع ہوتا ہے۔اس دور کا اختتام 1940ء میں ہوا۔

جنگ عظیم دوم کے آغاز پر انگریز حکومت نے ترقی پسند تحریک کو کمیونسٹ پارٹی کا حصہ قرار دے کر سجاد ظہیر، علی سردار جعفری اور عبدالعلیم وغیرہ کو گرفتار کر لیا۔

اردو ناول

13.1-مولوی نذیر احمد: (دیکھیے 9.3)

13.2-رتن ناتھ سرشار (1842-1903ء)

☆ سرشار اردو کی معروف ناول نگار اور مترجم ہیں۔
☆ سرشار کے ناول اودھ پنچ میں قسط وار چھپتے رہے۔
☆ سرشار نے اپنے ناولوں میں اپنے دورے کے لکھنؤ کے نقشے اور مرقعے پیش کیے ہیں۔
☆ تصانیف: خدائی فوج دار (ترجمہ)، کامنی، پی کہاں، کڑم دھم، جام سرشار، سیر کہسار، فسانہ آزاد، طوفان بے تمیزی، شمس الضحیٰ، الف لیلیٰ (ترجمہ)

13.3-عبدالحلیم شرر (1860-1926ء)

☆ شرر کو ہندوستان کا سکاٹ کہا جاتا ہے۔
☆ شرر نے ماہنامہ دل افروز، ہفتہ وار ظریف اوار ماہنامہ مؤرخ جاری کیے۔
☆ شرر نے تاریخی اور معاشرتی موضوعات پر ناول لکھے۔
☆ شرر ایک سو (102) کتابوں کے مصنف ہیں۔
☆ تصانیف: جویائے حق، پھول وتی، فتح اندلس، فلپانا، شوقین ملکہ، زوال اندلس، دلچسپ، روضۃ الکبریٰ، فلور فلورنڈا، بابک حرفی، الفانسو، یوسف نجمہ، آغا صادق کی شادی، ندرانسا کی مصیبت، میوہ تلخ، منصور موہنا، فردوسِ بریں، ایام عرب، ماہم ملک، ملک االعزیز ورجنا راشدالخیری:

13.4-محمد ہادی رسوا (1857-1931ء)

☆ رسوا اردو کی معروف ناول نگار، شاعر اور مترجم ہیں۔
☆ رسوا کی شہرت ان کے ناول امراؤ جان ادا کی وجہ سے ہیں۔
☆ امراؤ جان ادا میں رسوا نے لکھنؤ کی زندگی اور اس کے معاشرتی انحطاط کے نقوش ابھارنے کی کوشش کی ہے
☆ تصانیف: امراؤ جان ادا، شریف زادہ، ذات شریف، جنون انتظار، خونی جورو، خورشید بہو، اختری بیگم، خونی شہزادہ۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

13.5-پریم چند: (دیکھئے 14.2)

13.6- کرشن چندر (دیکھئے 14.12)

13.7-نیاز فتح پوری: (دیکھئے 11.2.11)

13.8-ڈاکٹر احسن فاروقی (1913-1978ء)

☆ احسن فاروقی بلند پایا ناول نگار اور نقاد ہیں۔

☆ تصانیف: (ناول) زلیخا، شام اودھ، آبلہ دل کا، رخصت اے زنداں، سنگ گراں، سنگم،

☆ تنقید: فریب نظر، ادبی تخلیق اور ناول، اردو ناول کی تنقیدی تاریخی، مرثیہ نگاری اور میر انیس، اردو میں تنقید، ناول کیا ہے؟

13.9-ممتاز مفتی (1905ء):

☆ ممتاز اردو کے معروف افسانہ اور ناول نگار ہیں۔

☆ ان کی وجہ شہرت ان کا ناول ''علی پور کا ایلی'' ہے جسے بعض انسانوں (کرداروں) کا جنگل کہتے ہیں۔

☆ تصانیف: افسانوی مجموعے) ان کہی۔گڑیا گھر، مفتانے، گہما گہمی، اسمارائیں، سمے کا بندھن

☆ ناول: علی پور کا ایلی، الکھ نگری

☆ سفرنامہ: لبیک، ہندیاترا

13.10- قرۃ العین حیدر (1926-2007ء) والد کا نام: سجاد حیدر یلدرم

☆ قرۃ العین نے اردو میں ''شعور کی رو'' کی تیکنیک کا کامیاب تجربہ کیا۔

☆ قرۃ العین نے اپنے ناول آگ کا دریا سے شہرت حاصل کی جس میں انھوں نے ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی تہذیب کے نشیب وفراز اور اس انسان پر اثر کو ابھارا ہے۔

☆ تصانیف: (ناول) سفینہ غم دل، آگ کا دریا، آخر شب کے ہم سفر، میرے بھی صنم خانے، چاندنی بیگم، ہاؤسنگ سکیم، گردش رنگ چمن، کار جہاں دراز ہے (سوانح)

☆ افسانوی مجموعے: ستاروں سے آگے، جہاں پھول کھلتے ہیں، جگنوؤں کی دنیا، روشنی کی رفتار، یاد کی اک دھنک، تلاش

13.11-ہاجرہ مسرور (1929ء)

☆ تصانیف: چرکے، ہائے اللہ، چوچھپے، تیسری منزل، وہ لوگ، اندھیرے اجالے (افسانے)، چاند کی دوسری طرف (افسانے)

13.12-خدیجہ مستور (1928-1983ء)

☆ خدیجہ اردو کی معروف ناول نگار اور افسانہ نگار ہیں۔

☆ خدیجہ ترقی پسند مصنفین کی لاہور شاخ کی سکرٹری رہیں۔

☆ خدیجہ کو ان کے ناول ''آنگن'' پر آدم جی ایوارڈ ملا

☆ تصانیف: (ناول) آنگن، زمین

☆ افسانوی مجموعے: کھیل، ٹھنڈا میٹھا پانی، چندروز اور، تھکے ہارے، بوچھاڑ

13.13-شوکت صدیقی (1923-2006ء)

☆ شوکت صدیقی اردو کے معروف ناول نگار، افسانہ نویس، شاعر اور صحافی ہیں۔

☆ تصانیف: کمین گاہ، جانگلوس، کوکاکا بیلی، خدا کی بستی، چار دیواری

☆ افسانوی مجموعے: رات کی آنکھیں، کیمیاگر، راتوں کا شہر، تیسرا آدمی، اندھیرا اور اندھیرا

13.14- عبداللہ حسین (1931ء) اصل نام: محمد خاں

☆ عبداللہ حسین ناول نویس اور افسانہ نگار ہیں۔

☆ عبداللہ حسین کی ان کے ناول ''اداس نسلیں'' پر آدم جی ایواڈ ملا۔

☆ اداس نسلیں، نشیب، باگھ، قید، نادار لوگ، واپسی کا سفر، Migrant (انگریزی ناول)

13.15-بانو قدسیہ: (دیکھئے 14.7)

13.16-انور سجاد (1934ء):

☆ سید سجاد علی نے ناول نویسی اور افسانہ نگاری کے علاوہ ریڈیو پر صداکاری کی، ڈرامے لکھے اور مصوری میں نام کمایا۔

☆ تصانیف: (ناول) خوشیوں کا باغ، جنم روپ، نیلی نوٹ بک

افسانوی مجموعے: چوراہا، استعارے، آج

13.17- مستنصر حسین تارڑ (1939ء):

☆ ناول نویس اور سفرنامہ نگار ہیں۔

☆ تصانیف: چیپی، بہاؤ، پرندے، فاختہ، پیار کا پہلا شہر، ڈاکیا اور جولاہا، راکھ، قربت مرگ میں محبت، قلعہ جنگی

13.18- فضل احمد کریم فضلی (1913-1981ء):

تصانیف: خون جگر ہونے تک، سحر ہونے تک

اردو افسانہ

14.1-راشد الخیری (1867-1936ء):

☆ راشد الخیری کو ''اسوہ حسنہ'' مدیر احسان الحق نے ''شام زندگی'' کی اشاعت پر ''مصور غم'' کا خطاب دیا۔

downloaded from https://infohubforpmississed.com/

☆ تصانیف: صالحات، صبح زندگی، شام زندگی، بنت الوقت، سراب مغرب، نانی عشو، طوفان حیات، انگوٹھی کا راز، حور اور انسان، عالم نسواں

14.2-پریم چند(1880-1936ء):

☆ پریم چند کل ہند ترقی پسند مصنفین کے بانی ارکان میں شمار ہوتے ہیں۔

☆ پریم چند نے کل ہند ترقی پسند مصنفین کے پہلے اجلاس کی صدارت کی اور خطبہ پڑھا۔

☆ پریم چند حقیقت پسند افسانہ نگاروں اور ناول نویسوں میں سر فہرست ہیں۔

☆ تصانیف: (افسانوی مجموعے) سوزِ وطن، پریم پچیسی، پریم بتیسی، خاک پروانہ، خواب وخیال، فردوس جمال، پریم چالیسی، آخری تحفہ، زاد راہ، واردات، مسافر اور دوسرے افسانے، جیل، طلسم مجاز، دودھ کی قیمت، نجات، میرے بہترین افسانے، منورما، قاتل۔

ناول: جلوہ ایثار، بازار حسن، گوشہ عافیت، نرملا، بیوہ، سیوا سدن، پریم آشرم، کایا کلپ، سنگرام، ہم خرم و ہم ثواب، اسرار محبت، روٹھی رانی، چوگان ہستی، پردہ مجاز، گئودان، میدان عمل، وفا کی دیوی

14.3-خواجہ حسن نظامی(1880-1955ء): اصل نام: سید علی حسن

☆ خواجہ حسن نظامی افسانہ نگار، ناول نویس اور مترجم تھے۔

☆ خواجہ حسن نظامی نے علامہ اقبال کے لئے ''شاعر مشرق'' کا لقب تجویز کیا۔

☆ تصانیف: سفر نامہ مصر و شام و حجاز، اردو کی پہلی کتاب، سفر نامہ پاکستان، دہلی کی آخری شمع، خواجہ حسن نظامی کا جہاز

14.4-علی عباس حسینی(1898-1969ء)

☆ تصانیف: قاف کی پری (ناول)، رفیق تنہائی، میلہ گھومنی، عروس ادب، حکیم بانا، یہ کچھ ہنسی نہیں ہے، الجھے دھاگے، نورتن، ناول کی تاریخ و تنقید، باسی پھول، ندیا کنارے، ہمارا گاؤں اور دوسرے افسانے، شاید کے بہار آئی (ناول)

14.5-رشید جہاں(1905-1952ء)

☆ رشید جہاں اور ان کے شوہر محمود الظفر ترقی پسند مصنفین کے سرگرم رکن تھے۔

☆ تصانیف: عورت اور دیگر افسانے، شعلہ جوالہ، وہ اور دوسرے افسانے۔

14.6-احمد علی(1910-1994ء)

☆ احمد علی نے ترقی پسند مصنفین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

☆ تصانیف: انگارے (مرتبہ)، شعلے، ہماری گلی، قید خانہ

راجندر سنگھ بیدی(1915-1974ء)

☆ تصانیف

افسانوی مجموعے: دانہ و دام، کوکھ جلی، لاجونتی، گرہن، اپنے دکھ مجھے دے دو، ہاتھ ہمارے قلم ہوئے، مکتی بودھ

ناول: ایک چادر میلی سی، لمبی لڑکی

ڈرامے: روح انسانی، سات کھیل، بے جان چیزیں

14.7-غلام عباس(1909-1982ء)

☆ غلام عباس کبھی کسی ادبی تحریک سے وابستہ نہیں رہے۔

☆ تصانیف: آنندی، دھنک، جاڑے کی چاندنی، کن رس، جزیرہ سخن وراں، زندگی نقاب چہرے، گوندنی والا تکیہ (ناول)

14.8-سعادت حسن منٹو(1912-1955ء)

☆ منٹو پر سب سے بڑا الزام فحش نگاری کا ہے۔

☆ منٹو فحش نگاری کی وجہ سے ترقی پسند مصنفین سے نکال دیئے گئے۔

☆ منٹو کے پانچ افسانوں، بو، کالی شلوار، دھواں، کھول دو اور ٹھنڈا گوشت پر فحش نگاری کے الزام میں مقدمات چلائے گئے۔

☆ منٹو نے افسانوں کے علاوہ خاکے اور ڈرامے بھی لکھے۔

تصانیف: آتش پارے، لذت سنگ، نمرود کی خدائی، منٹو نما، یزید، سرکنڈوں کے پیچھے، روی ماشہ تولہ، نازکلی، پردے کی پیچھے، کالی شلوار، لاؤڈ سپیکر، دھواں چغد، ٹھنڈا گوشت، سڑک کے کنارے، پھندنے، بغیر اجازت، برقعے، شکاری عورتیں، اوپر نیچے اور درمیان، خالی بوتلیں خالی ڈبے

14.9-اختر حسین رائے پوری(1912ء)

☆ اختر ترقی پسند مصنفین کے سرگرم رکن تھے۔

☆ اختر نے رسالہ ''جہاں نما'' جاری کیا۔

☆ تصانیف: محبت اور نفرت، زندگی کا میلہ، آگ اور آنسو، پیغام شباب، روشن مینار (تنقید)، گرد راہ (خود نوشت)

14.10-ابوالفضل صدیقی(1908-1987):

☆ تصانیف: (افسانوی مجموعے) اہرام، انصاف، سرور، سرد لہو کا نوحہ، جوالہ مکھ، آئینہ

ناول: تعزیر، چار ناولٹ، شکار، ترنگ

downloaded from https://infohubhrmsolved.com/

14.11-احمد ندیم قاسمی (1916-2006ء) اصل نام: احمد شاہ

☆ احمد ندیم قاسمی اردو کے معروف افسانہ نگار، شاعر اور نقاد ہیں۔

☆ احمد ندیم قاسمی پھول، تہذیب نسوان، نقوش، سویرا کے مدیر رہے۔

☆ احمد ندیم قاسمی 1949ء میں ترقی پسند مصنفین کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔

☆ تصانیف: (افسانوی مجموعے) چوپال، طلوع و غروب، آنچل، آس پاس، سناٹا، گھر سے گھر تک، نیلا پتھر، بگولے، گرداب، سیلاب، تہذیب وفن (تنقید)، دردیوار، بازارحیات، برگ حنا،

شاعری: جلال و جمال، شعلہ گل، محیط، دشت وفا، دوام، دھڑکنیں، لوح خاک، ندیم کی نظمیں

14.12- کرشن چندر (1912-1977ء):

☆ کرشن چندر ترقی پسند مصنفین کے سرگرم رکن تھے۔

☆ کرشن چندر نے اپنی چالیس سالہ ادبی زندگی میں سیکڑوں افسانے، کئی ناول اور متفرق مضامین لکھے۔

☆ تصانیف: افسانوی مجموعے: پرانے خدا، اجنتا سے آگے، ان داتا، سپنوں کے قیدی، ٹوٹے ہوئے تارے، ایک گرجا ایک خندق، پانی کا درخت، تین غنڈے، آئینے اکیلے ہیں، مزاحیہ افسانے، میں انتظار کروں گا، ہائیڈروجن بم کے بعد، پل کے سائے میں، مینا بازار، طلسم یال، زندگی کے موڑ پر، دل کسی کا دوست نہیں، سمندر سے دور، شکست کے بعد، کشمیر کی کہانیاں، یوکلپٹس کی ڈالی، ایک خوش بوار ڈی سی

ناول: کاغذ کی ناؤ، برف کے پھول، شکست، سپنوں کی رہ گزر میں، جنت اور جہنم، سعادت حسن منٹو، دل کی وادیاں سوگئیں، سڑک واپس جاتی ہے، میری یادوں کے چنار

14.13- عصمت چغتائی (1915-1991ء) اصلی نام: عصمت خانم

☆ ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھیں

☆ تصانیف: (افسانوی مجموعے) کلیاں، انجان، صدی، لحاف، بدن کی خوشبو، چوٹیں، ایک بات، ہندوستان چھوٹ دو، آدھی عورت آدھا خواب، دوزخی (بھائی، عظیم بیگ چغتائی کا خاکہ)

ناول: ٹیڑھی لکیر، معصومہ، دوزخ، عجیب آدمی، انسان اور فرشتے

14.14-قدرت اللہ شہاب (1917-1982ء)

تصانیف: (افسانوی مجموعے) یا خدا، سرخ فیتہ، نفسانے، ماں جی، شہاب نامہ (آپ بیتی)

14.15-انتظار حسین (1922ء)

☆ انتظار حسین نے اردو افسانوں میں شعور کی رو اور علامتی تمثیلی پیرائیہ اظہار کا کامیاب تجربہ کیا۔

☆ انتظار حسین اپنے افسانوں کے لئے مواد قدیم ہندوستانی داستانوں، اساطیر، ہندو دیو مالا اور اولیاء اللہ کی روایات سے لیتے ہیں۔

☆ انتظار حسین نے اسلوب کے بے شمار تجربے کئے۔

☆ انتظار کی تنقیدی کتاب کا نام ''علامتوں کا زوال'' 1983ء ہے

☆ تصانیف: گلی کوچے، خیمے سے دور، کنکری، آخری آدمی، شہر افسوس، کچھوے، بستی (ناول)، چاند گہن (ناول)

14.16-بانو قدسیہ (1928ء)

☆ تصانیف: (افسانوی مجموعے) بازگشت، امیر بیل، کچھ اور نہیں، دانت کا دستہ، توجہ کی طالب، ناقابل ذکر، آتش زیرپا، بازگشت، سامات وجود

☆ ناول: راجہ گدھ، ایک دن، موم کی گلیاں، شہر بے مثال، میری ڈائری، سورج مکھی، حاصل گھاٹ، مرد ابریشم (سوانحی تصنیف)

☆ ڈرامے: فٹ پاتھ کی گھاس، دوسرا دروازہ،

14.17- محمد منشا یاد (1937ء)

☆ تصانیف: بند مٹھی میں جگنو، خلا اندر خلا، درکت آدمی، ماس اور مٹی، وقت سمندر، وگدا پانی، آ بلنے، سورج کی تلاش

اردو میں طنز و مزاح

15.1- نثر

15.1.1- منشی سجاد حسین (1856-1915ء) والد کا نام: منشی منصور علی، کاکوری میں پیدا ہوئے۔

☆ منشی سجاد حسین صاحب طرز ادیب اور مزاح نگار تھے۔

☆ 1877ء میں عہد ساز ''اودھ پنچ'' اخبار شائع کیا۔

☆ منشی سجاد نے اودھ پنچ کے ایڈیٹر کے بطور 1912ء (جب یہ اخبار بند کردیا گیا) تک ادبی خدمت انجام دی۔

☆ تصانیف: طرح دار لونڈی، کایاپلٹ، منشی چھری، حاجی بغلول، پیاری دنیا، احمد الدین، طلسمی فانوس، حیات شیخ چلی

رتن ناتھ سرشار:

downloaded from https://infobuhrmsissed.com

15.1.2-مرزا فرحت اللہ بیگ (1884-1947ء):

☆ فرحت اللہ اردو کے صاحب طرز مزاح نگار، خاکہ نگار اور شاعر ہیں۔

☆ فرحت اللہ مولوی نذیر احمد کے شاگرد تھے۔

☆ تصانیف: مضامین فرحت، مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ میری کچھ ان کی زبانی، میری شاعری، چار کہانیاں، دلی کا ایک یادگار مشاعرہ، آخری شمع

15.1.3-عظیم بیگ چغتائی (1895-1941ء)

☆ تصانیف: شریر بیوی، روح ظرافت، کمزوری (ناول)، مرزا جنگی، خانم

15.1.6-امتیاز علی تاج (1900-1970ء):

☆ امتیاز علی تاج کی شہرت ان کے لازوال کردار چچا چھکن کی وجہ سے ہے۔

☆ تصانیف: چچا چھکن

15.1.5-شوکت تھانوی ():

☆ شوکت تھانوی اردو کے معروف طنز و مزاح نگار، ناول نویس اور خاکہ نگار ہیں۔

☆ تصانیف: داماس، برق تبسم، شیش محل (خاکے)، قائدہ بے قائدہ (خاکے)، اندھیرا اور اندھیرا، چار سو بیس، موج تبسم، سودیشی ریل، بحر تبسم، سیلاب تبسم، انشاءاللہ، کتیا، بیوی، جوکر، قاجی جی، مابدولت، بھابھی، غزالہ

15.1.6-ممتاز مفتی (1915ء)

☆ تصانیف: غبارے، پیاز کے چھلکے، اوکھے لوگ، رام موہن، اور اوکھے لوگ

15.1.7-چراغ حسن حسرت (1902-1955ء)

☆ تصانیف: پنجاب کا جغرافیہ، مردم دیدہ (خاکے)، کیلے کا چھلکا، حرف و حکایت، زرینج کے خطوط، دوڈاکٹر، مطائبات، پربت کی بیٹی

15.1.8-رشید احمد صدیقی (1892-1977ء)

☆ تصانیف: خنداں، طنزیات و مضحکات، سہیل کی شر گزشت

15.1.9-احمد شاہ پطرس بخاری (1958-1998ء) اصل نام: احمد شاہ بخاری، پشاور میں پیدا ہوئے۔

☆ اردو کے صاحب طرز مزاح نگار، ڈراما نویس، معلم اور ہدایت کار تھے۔

☆ تصانیف: پطرس کے مضامین

15.1.10-کنہیا لال کپور (1910-1980ء):

☆ تصانیف: بحرالعروض، سنگ و خشت، شیشہ و تیشہ، چنگ و رباب، نوکِ نشتر، بال و پر، تل پھل، نرم گرم، دلیل سحر، نازک خیالیاں، نئے شگوفے، گستاخیاں

15.1.11-مشتاق احمد یوسفی (1923ء)

☆ ہم مزاح کے عہد یوسفی میں رہ رہے ہیں ()

☆ یوسفی اردو کے صاحب طرز مزاح نگار ہیں۔

☆ یوسفی کو ان کی کتاب ''خام بدھن'' پر آدم جی ایوارڈ ملا

☆ یوسفی کے مشہور کردار، جو ان کے اکثر مضامین کا حصہ ہوتا ہے، عبدالودود بیگ ہے۔

☆ تصانیف: چراغ تلے، خام بدہن، زرگزشت، آب گم، شام شعر یاراں

15.1.12-شفیق الرحمٰن (1920-2000ء)

☆ تصانیف: شگوفے، حماقتیں، مزید حماقتیں، مدوجزر، دریچے، کرنیں، پچھتاوے (افسانوی مجموعہ)، پرواز (افسانوی مجموعہ)، دجلہ، لہریں

15.1.13-کرنل محمد خاں (1920-1999ء)

☆ تصانیف: بسلامت روی، بزم آرائیاں، بدیسی مزاح، قلم رو،

15.1.14-مجتبیٰ حسین (1936ء)

☆ تصانیف: تکلف برطرف، بہر حال، قطع کلام، قصہ مختصر، بالآخر، الغرض، آدمی نامہ، سو ہے وہ بھی آدمی (خاکے)، چہرہ در چہرہ (خاکے)، سفر لخت لخت، آخر کار، عابد علی خاں

15.1.15-صدیق سالک (1935-1988ء)

☆ تصانیف: ہمہ یاراں دوزخ، تادم تحریر، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ہے، آخری سلوٹ، ایمرجنسی

15.1.16-عطاء الحق قاسمی (1943ء)

☆ بارہ سنگھے، گوروں کے دیس میں، دہلی دور است، آپ بھی شرمسار ہو، دنیا میں خوب ہے، روزن دیوار سے، عطائیے، خند مکرر، سرگوشیاں، تجاہل کالمانہ، کالم والم، جرم ظریفی، جلس معمول، دھول دھپا، مجھ کی بھی شرمسار کر، شوق آوارگی، مزید گنجے فرشتے (خاکے)

15.1.17-ڈاکٹر یونس بٹ ():

☆ تصانیف: نوک جوک، مس فٹ، کلاہ بازیاں، خندہ پیش آنیاں،

downloaded from https://infohubhrmsissed.com

تو تو میں میں، جوک جوک، غل دستہ، عکس برعکس، افراتعرع، شیطانیاں، شناخت پریڈ

15.2- شاعری

15.2.1- جعفر زٹلی (1659-1713ء)

☆ جعفر زٹلی اردو شاعری میں طنز و مزاح نگاری کے بانی ہیں

☆ تصانیف: زٹل نامہ مرتبہ رشید حسن خاں

15.2.2- اکبرالہ آبادی (دیکھیے 7.9.1)

15.2.3- حاجی لق لق (1898-1961ء) اصل نام: عطا محمد، ابولعلا چشتی اور حاجی لق لق کے نام سے لکھتے تھے

☆ تصانیف: اردو کی پہلی کتاب، آوازلق، پروازلق، منقارلق، ادب کثیف

15.2.4- سید محمد جعفری (1905-1986ء) اصل نام: سید محمد

☆ تصانیف: ارمغان ضمیر، شوخی تحریر، لہوترنگ، مافی الضمیر

15.2.5- راجہ مہدی علی خاں ():

☆ تصانیف: اندازِ بیاں اور، قہرعشق (مثنوی)، قہربیاں (مثنوی)

15.2.6- مجید لاہوری (1913-1957ء)

☆ تصانیف: تصویریں، کان نمک، دورآسماں، جلترنگ، نعرہ جنگ

15.2.7- سید ضمیر جعفری (1918-1999ء)

☆ تصانیف: مسدس بدحالی، قریہ جان، آگ اکتارہ، زبور وطن

15.2.8- دلاور فگار (1928-1998ء)

☆ تصانیف: ستم ظریفیاں، شامت اعمال، سینچری، کہنا سنا معاف کرنا، مطلع عرض ہے، انگلیاں فگار اپنی، ازسرنو، آداب عرض

15.2.9- انور مسعود (1935ء)

☆ تصانیف: قطعہ کلامی، فارسی ادب کے چند گوشے، میل اکھیاں دا، شاخِ تبسم

اردو سفرنامہ

16.1- یوسف حسین کمبل پوش (1803-1861ء): ''عجائبات فرنگ'' کے مصنف

16.2- سرسید احمد خاں (1817-1898ء)

☆ تصانیف: مسافران لندن، سفرنامہ پنجاب

16.3- محمد حسین آزاد (1930-1910ء): سیر ایران

شبلی نعمانی (1857-1914ء): سفرنامہ روم و مصر و شام

16.4- خواجہ حسن نظامی: (دیکھیے 14.3)

16.5- عبدالماجد دریابادی (892-1877ء):

☆ تصانیف: سیاحت ماجدی، سفر حجاز، ڈھائی ہفتہ پاکستان میں، تاثرات دکن،

16.6- ممتاز مفتی (دیکھیے 13.9، مزید دیکھیے 15.1.6)

☆ تصانیف: لبیک، ہندیاترا، شاہراہ ریشم

16.7- قدرت اللہ شہاب (1917ء)

☆ تصانیف: اے بنی اسرائیل، تو بھی راہ گزر میں ہے

16.8- حکیم محمد سعید (1920-1988ء)

☆ حکیم محمد سعید سفرنامہ نویس، طبیب، افسانہ نویس اور ہمدرد دواخانہ (کراچی) کے روح رواں تھے۔

☆ تصانیف: یورپ نامہ، جرمنی نامہ، ماہ و روز، شب و روز، کوریا کی کہانی، ریگ روان، سوئٹرز لینڈ میں چند روز، چار ملک ایک کہانی، ایک مسافر چار رنگ

16.9- اشفاق احمد ():

☆ تصانیف: سفر مینا، سفر در سفر، عرش منور، چنگوہ پاجستان

16.10- جمیل الدین عالی (1926ء):

☆ تصانیف: دنیا میرے آگے، تماشا میرے آگے، دعا کر چلے۔ (مزید دیکھیے 7.9.26)

16.11- عطاء الحق قاسمی (1943ء):

☆ تصانیف: شوق آوارگی، گوروں کے دیس میں (مزید 15.1.16)

16.12- مستنصر حسین تارڑ (1929ء)

☆ تصانیف: خانہ بدوش، ہنزہ وادی، نکلے تیری تلاش میں، سفر شمال کے، کے ٹو کہانی، نانگا پربت، اندلس میں اجنبی، پاک سرائے، پیار کا پہلا شہر، دیوسائی، دیس ہوئے پردیس، چیپی، کیلاش، چترال داستان، سنولیک، شمشال بے مثال، برفیلی بلندیاں (مزید دیکھیے 13.17)

16.12- امجد اسلام امجد:

☆ تصانیف: ریشم ریشم، شہر شہر (مزید دیکھیے 7.9.34)

16.13- سید ضمیر جعفری (1918-1999ء):

☆ تصانیف: سورج میرے پیچھے، سفرنام+خسرنامہ

16.14- بیگم اختر ریاض الدین (1936ء)

downloaded from https://infohubhmsised.com/

☆ تصانیف: سات سمندر پار (1963)، دھنک پر قدم (1969)

16.15- محمود نظامی (1920-1960ء):

☆ تصانیف: نظر نامہ، نئی دیوار چین، بنگال میں اجنبی

16.16- ابن انشاء (1927-1978ء)

☆ تصانیف: چلتے ہو تو چین کو چلیے، آوارہ گرد کی ڈائری، دنیا گول ہے، ابن بطوطہ کے تعاقب میں

16.17- رضا عابدی:

☆ تصانیف: جرنیلی سڑک، شیر دریا، ریل کہانی، کتب خانہ

16.18- بلقیس ریاض:

☆ تصانیف: چلتے ہو تو چین کو چلیے، عمر خیام کے دیس میں، بحر ظلمات سے آگے، سفر جرمن، مسافتیں کیسی

16.19- خواجہ احمد عباس (1914-1987ء):

☆ تصانیف: مسافر کی ڈائری

16.20- سید سجاد ظہیر (1905-1973ء):

☆ تصانیف: "سفر ہے شرط، مسافر نواز بہتیرے"، "گوئٹے اور شلر کے وطن میں چند دن" اور "ریل کا سفر"

اردو تنقید و تحقیق

17.1- الطاف حسین حالی: (دیکھیے 7.8.2)

☆ تصانیف: مقدمہ شعر و شاعری

17.2- شبلی نعمانی:

☆ تصانیف: سخن دان فارس (مزید دیکھیے 9.2)

17.3- محمد حسین آزاد:

☆ تصانیف: آب حیات (دیکھیے 7.8.1، 16.3)

17.4- وحید الدین سلیم (1869-1928ء):

☆ تصانیف: وضع اصطلاحات، افادات سلیم

17.5- مولوی عبدالحق (1871-1961ء)

☆ بابائے اردو کے لقب سے معروف ہیں۔

☆ عبدالحق 1916ء میں انجمن ترقی اردو کے سیکرٹری نامزد ہوئے۔

☆ انجمن کا مشہور رسالہ "اردو" جاری کیا۔

☆ تصانیف: مقدمات عبدالحق، خطبات عبد الحق، ملک الشعراء نصرتی، چند ہم عصر، انگریزی اردو ڈکشنری، اردو کی ترقی میں اولیائے کرام کا حصہ، لغت کبیر اردو۔ تنقیدات عبدالحق، قواعد اردو، انتخاب کلام میر، انتخاب کلام حاتم، ہماری زبان، مکتوبات عبدالحق

17.6- احسن مارہروی (1940-1976ء)

☆ تصانیف: نمونہ منشورات، کارنامہ غم

17.7- حافظ محمود شیرانی (1880-1946ء) اصل نام: محمد خاں

☆ شیرانی اردو زبان کے مشہور انشا پرداز اور محقق ہیں۔

☆ تصانیف: تنقید شعر العجم، تنقید آب حیات، پنجاب میں اردو، فردوسی پر چار مقالے، پرتھوی راج راسا، مجموعہ نغز (مرتبہ)

17.8- سید سلیمان ندوی (1884-1953ء)

☆ تصانیف: ارض القرآن، رحمت عالم، سیرت عائشہ، خیام، نقوش سلیمانی، عرب و ہند کے تعلقات، حیات شبلی، مکاتیب

17.9- مسعود حسن رضوی ادیب (1893-1976ء)

☆ تصانیف: آب حیات کا تنقیدی مطالعہ، لکھنو کا شاہی سٹیج، لکھنو کا سٹیج ڈراما، لکھنو کا عوامی اسٹیج، ہماری شاعری، آئینہ سخن فہمی،

17.10- نصیر الدین ہاشمی (1895ء):

☆ تصانیف: تاریخ و تنقید ادب، دکن میں اردو، سلاطین دکن کی ہندوستانی شاعری، امجد کی شاعری، مدراس میں اردو، مقالات ہاشمی، دکنی ہندی اور اردو

17.11- رام بابو سکسینہ (1895-1957ء):

☆ تصانیف: تاریخ ادب اردو، یورپین شعرائے اردو، مرقع شعرا

17.12- فراق گورکھپوری (1896-1982ء) اصل نام رگھوپتی سہائے

☆ تصانیف: دیوان مصحفی (مرتبہ)، اندازے

17.13- یوسف حسین خاں (1902-1979ء):

☆ تصانیف: روح اقبال، اردو غزل، حسرت کی شاعری، غالب اور آہنگ غالب، فرانسیسی ادب، حافظ اور اقبال، غالب اور اقبال کی متحرک جمالیات

17.14- مالک رام (1901ء):

☆ تصانیف: تذکرہ معاصرین، تحقیقی مضامین، گفتار غالب، ذکر غالب، خطوط آزاد، فتوح البلدان، افکار محروم، معیار غالب، بابل تہذیب و تمدن

17.15- اختر حسین رائے پوری (1912): روشن مینار (تنقید)

حمید احمد خاں (1903-1974ء)

downloaded from https://infohubhrmssised.com/

☆ تصانیف: اسوۂ حسنہ، تعلیم و تہذیب، ارمغان حالی، اقبال کی شخصیت اور شاعری، ادب، ادیب اور معاشرہ، دیوان غالب کا نسخہ حمیدیہ

17.16۔سید محی الدین قادری زور (1904-1963ء)

☆ تصانیف: سرگزشت غالب، چند شخصیتیں، چند تاثرات، سلطان محمد قلی قطب شاہ، معانی سخن، سرگزشت حاتم، تاریخ ادب اردو، تنقید، روح تنقید، اردو کے اسالیب بیان، اردو شہ پارے، ہندوستانی لسانیات، تذکرہ مخطوطات، روح غالب، گاساں دتاسی اور اس کے ہم عصر بہی خواہاں اردو

17.17-سید عابد علی عابد (1906-1971ء):

☆ تصانیف: انتقاد، البدیع، البیان، اصول انتقاد ادبیات، شعر اقبال، ید بیضا، مقالات عابد، اسلوب، تاریخ ادبیات فارسی، تلمیحات اقبال

17.18- کلیم الدین احمد (1907ء):

☆ تصانیف: اپنی تلاش میں، تحلیل نفسی اور ادبی تنقید، اردو تنقید اور فن داستان گوئی، اردو شاعری پر ایک نظر، سخن ہائے گفتنی، اردو تنقید پر ایک نظر، فن داستان گوئی

17.19-عبدالقادر سروری (1906-1970ء):

☆ تصانیف: جدید اردو شاعری، دنیا افسانہ، کردار اور افسانہ، اردو کی ادبی تاریخ، زبان اور تعلیم زبان

17.20-شیخ محمد اکرام (1907-1973ء):

☆ تصانیف: آب کوثر، غالب نامہ، موج کوثر، رود کوثر، شبلی نامہ، ارمغان غالب

17.21-ڈاکٹر شوکت سبزواری (1908-1972ء)

☆ تصانیف: اردو زبان کا ارتقاء۔ معیار ادب، غالب۔ فکر و فن، فلسفہ کلام غالب، لسانی مسائل، داستان زبان اردو

17.22-سید وقار عظیم (1910-1976ء)

☆ تصانیف: فورٹ ولیم کالج، تحریک اور تاریخ، داستان سے افسانے تک، ہماری داستانیں، فن اور فن کار، آغا حشر کے ڈرامے، اقبال شاعر اور فلسفی، نیا افسانہ، فن افسانہ نگاری، اقبالیات کا تنقیدی مطالعہ، اندر سبھا و شرح اندر سبھا، اردو ڈراما ۔ فن اور منزلیں، ہمارے افسانے

17.23-علی سردار جعفری (1916ء):

☆ تصانیف: ترقی پسند ادب، اقبال شناسی

17.24-آل احمد سرور (1911ء)

☆ تصانیف: خوب باقی ہیں (آپ بیتی)، ذوق جنون، غالب اور اقبال، اقبال اور مغرب، اقبال اور تصوف، تنقید کیا ہے؟، تنقیدی اشارے، نئے اور پرانے چراغ، ادب اور نظریہ ادب، اردو فکشن، مجموعہ تنقیدات، نظر اور نظریے، نظر سے بصیرت تک، عرفان اقبال، اقبال اور ان کا فلسفہ، اقبال کا نظریہ شاعری، حرف سرور

17.25-سید احتشام حسین (1912-1972ء):

☆ احتشام حسین ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے

☆ احتشام حسین کا نقطہ نظر مارکسی ہے۔

☆ تصانیف: ادب پارے، ادب اور سماج، ادب اور ادیب، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، ذوق ادب اور شعور، تنقیدی نظریات، تنقیدی جائزے، روایت اور بغاوت، تنقید اور عملی تنقید، اعتبار نظر، عکس اور آئینے، تنقیدی حاشیے، اردو ادب کی تنقید، داستان اردو، افکار و مسائل، سلک گہر، ساحل اور سمندر (ڈائری اور سفرنامہ)

17.26-ڈاکٹر احسن فاروقی: (دیکھئے 13.8)

17.27-ڈاکٹر سہیل بخاری (1914ء) اصل نام: سید محمود نقوی

☆ تصانیف: اقبال مجدد عصر، اردو ناول نگاری، سب رس پر ایک نظر، باغ و بہار پر ایک نظر، غالب کے سات رنگ، اردو کا روپ (تشریحی لسانیات)، ہندوستانی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ، اردو زبان کا صوتی نظام اور تقابلی جائزہ

17.28-ڈاکٹر عبادت بریلوی (1920ء):

☆ تصانیف: پاکستان کے تہذیبی مسائل، میر تقی میر، اوا گان عشق، شاعری کیا ہے؟، جہان میر، یادِ عہد رفتہ، سید آغا حسن عابدی، بلا کشان محبت، اردو کا تنقیدی ارتقا، غزل اور مطالعہ غزل، اقبال کی اردو نثر، جدید شاعری، اقبال-احوال و افکار، غالب اور مطالعہ اقبال، غالب کا فن شاعری، شاعری اور شاعری کی تنقید، تنقیدی تجزیے، تنقیدی زاویے، روایت کی اہمیت، مقدمات عبدالحق (مرتبہ)، دیار حبیبؐ میں چند روز (سفرنامہ)، تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاکستان و ہند (جلد نہم، 1972ء مرتبہ)، مراثی جرأت

17.29-ڈاکٹر سید عبداللہ (1906-1982ء)

☆ تصانیف: ادب و فن، مقامات اقبال، فارسی زبان و ادب، بحث و نظر، سخن ور، شعرائے اردو کے تذکرے اور تذکرہ نگاری کا فن، مباحث،

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

میر امن سے عبدالحق تک، ولی سے اقبال تک، مسائل اقبال، طیف غزل، سخن ور۔ نئے اور پرانے، نئے اور پرانے چراغ، اردو ادب کی ایک صدی، وجہی سے عبدالحق تک، اشارات تنقید، نقد میر، سرسید احمد خاں اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فکری وفنی جائزہ

17.30- سجاد باقر رضوی (1914ء)

☆ تصانیف: وضاحتیں، معروضات، غالب ذاتی تاثرات کے آئینے میں، علامہ اقبال اور عرض حال، تہذیب و اخلاق، مغرب کے تنقیدی اصول، تیشہ لفظ، تہذیب وتخلیق، جدید امریکی ناول، افتادگانِ خاک، جوئے معنی

17.31- ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (1916-1994ء):

☆ تصانیف: جرأت کا عہد اور عشقیہ شاعری، جامع القواعد، تجربے اور روایت، اردو میں سائنسی ادب کا اشاریہ، آج کا اردو ادب، مصحفی اور اس کا عہد شاعری، جدید اردو ادبیات، لکھنؤ کا دبستان شاعری، نظیر اکبر آبادی۔ ان کا عہد اور شاعری، لکھنؤ کی آخری شمع

17.32- محمد حسن عسکری (1922-1878ء)

☆ تصانیف: عسکری نامہ، انسان اور آدمی، ستارہ اور بادبان، جدیدیت۔ تاریخ کا خاکہ، تخلیقی عمل اور اسلوب

17.33- ڈاکٹر وزیر آغا (1922ء)

☆ تصانیف: ساختیات اور سائنس، انشائیے کے خدو خال، نئے تناظر، تنقید اور مجلسی تنقید، اردو ادب میں طنز و مزاح، اردو شاعری کا مزاج، تخلیقی عمل، آشوب آگہی، نئے مقالات، نظم جدید کی کروٹیں، دائرے اور لکیریں

17.34- گیان چند جین (1933-2007ء):

☆ تصانیف: اردو مثنوی شمالی ہند میں، تحقیق کا فن، اردو کا اپنا عروض، رموز غالب، ادبی اصناف، علم لسانیات، تحریریں، ذکر و فکر

17.35- ممتاز شیریں (1924-1973ء)

☆ تصانیف: معیار، منٹو۔ نوری نہ ناری

17.36- جابر علی سید (1923-1975ء):

☆ تصانیف: استعارے کے چار شہر، تنقید اور لبرلزم، تنقید اور تحقیق، رباعیات عمر خیام (ترجمہ)، اقبال ایک مطالعہ، اقبال کا فنی ارتقاء

17.37- ڈاکٹر وحید قریشی (1926ء):

☆ تصانیف: میر حسن اور ان کا زمانہ، نقد جاں، اساسیات اقبال، شبلی کی حیات معاشقہ، انتخاب سودا، جدیدیت کی تلاش، اردو نثر کے میلانات، مطالعہ حالی، اردو کا بہترین انشائی ادب، اقبال اور قومی ثقافت، پاکستان کی نظری بنیادیں، تنقیدی مطالعے، مقالات تحقیق، باغ بہار۔ ایک تجزیہ

17.38- رشید حسن خاں (1925-2006ء):

☆ تصانیف: تلاش و تعبیر، اردو املا، ادبی تحقیق۔ مسائل کا تجزیہ، تفہیم

17.39- فرمان فتح پوری ():

☆ تصانیف: غزل اردو کی شعری روایت، اردو شاعری کا فنی ارتقاء (مرتبہ)، اردو املا اور رسم الخط، ہندی اردو تنازعہ، اردو نثر کا فنی ارتقا، اردو ادب کی فنی تاریخ، ردلیس اردو، غزلیات غالب

17.40- ڈاکٹر محمد حسن ():

☆ تصانیف: ادبیات شناسی، دہلی میں اردو شاعری کا ہندی اور فکری پس منظر، مشرق و مغرب میں تنقیدی تصورات، ہندی ادب کی تاریخ، معاصر ادب کے پیش رو، ہیئتی تنقید

17.41- ڈاکٹر جمیل جالبی (1928ء)

☆ تصانیف: میر تقی میر، ادبی تحقیق، ادب، آرٹ، کلچر، ادب کلچر اور مسائل، تاریخ ادب اردو، تنقید اور تجربہ، ارسطو سے ایلیٹ تک، ایلیٹ کے مضامین، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ (مرتبہ)، قدیم اردو کی لغت، میرا جی ایک مطالعہ، معاصر ادب، ادبی تحقیق، ن م راشد ایک مطالعہ

17.42- ڈاکٹر انور سدید (1928ء): اصل نام: محمد انور

☆ تصانیف: غالب کا جہاں اور، اردو ادب میں تحقیق، ذکر اس پری وش کا (انشائیے)، غالب کے نئے خطوط، انشائیہ اردو زبان میں، اردو ادب میں سفر نامہ، برسبیل تنقید، فکر و خیال، اختلاف تنقید، اردو ادب کی تحریکیں، اردو ادب کی مختصر تاریخ، اردو افسانے میں دیہات کی پیش کش

17.43- مظفر علی سید (1929ء)

☆ تصانیف: تنقید کی آواز

17.44- گوپی چند نارنگ (1931ء):

☆ تصانیف: اقبال کا فن، اسلوبیات میر، اردو غزل اور ہندوستانی ذہن وتہذیب، اردو مابعد جدیدیت پر مطالعہ، اردو افسانہ روایت اور مسائل (مرتبہ)، ساختیات، پس ساختیات اور سائنس، ادبی تنقید اور اسلوبیات، املا نامہ، وضاحتی کتابیں

17.45- ڈاکٹر سلیم اختر (1934ء):

downloaded from https://infohubhmissed.com/

☆ تصانیف: تنقیدی دبستان، تین بڑے نفسیات دان، تخلیق اور لاشوری محرکات، اردو افسانہ حقیقت سے علامت تک، انشائیہ کی بنیاد، نفسیاتی تنقید، پاکستان میں اردو ادب سال بہ سال، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، نگاہ اور نقطے، افسانے حقیقت سے علامت تک، ادب اور لاشعور، اقبال کا ادبی نصب العین، فکر اقبال کے منور گوشے، اقبال کا نفسیاتی مطالعہ، داستان اور ناول، کلام نرم و نازک

17.46- مشفق خواجہ (1935-2005ء)

☆ تصانیف: تذکرہ خوش معرکہ زیبا، علامہ اقبال کی شخصیت اور فن۔ تحقیق نامہ، جائزہ مخطوطات اردو، کلیات یگانہ (مرتبہ)

17.47- شمس الرحمٰن فاروقی (1935ء)

☆ تصانیف: اثبات و نفی، عروض آہنگ اور بیان، افسانے کی حمایت میں، شعر شور انگیز، تفہیم غالب، لغات روزمرہ، شعریات

17.48- خلیق انجم (1935ء):

☆ تصانیف: غالب کے خطوط، مولانا ابوالکلام آزاد۔ شخصیت اور کارنامے، فیض احمد فیض، جوش ملیح آبادی - تنقیدی جائزہ، متنی تنقید، مرزا مظہر جان جاناں کے خطوط، غالب کی نادر تحریریں، فن ترجمہ نگاری، غالب اور شاہان تیموریہ، علی سردار جعفری کے خطوط، مولوی عبدالحق-ادبی ولسانی خدمات، اردو کی ضبط شدہ نظمیں

17.49-ڈاکٹر ملک حسن اختر (1938ء)

☆ تصانیف: دائرہ معارف اقبال، اقبال کا تحقیقی مطالعہ، اردو ڈراما کی مختصر تاریخ، تنقیدی نظریے، اردو شاعری میں ایہام گوئی کی تحریک، تازہ گوئی کی تحریک، اقبال اور مسلم مفکرین، اقبال اور نئی نسل

17.50-انیس ناگی (1938ء) اصل نام: یعقوب علی

☆ تصانیف: میری ادبی بیاض، نثری نظمیں، غالب ایک شعر ایک ادب، نیا شعر افق، مذاکرات، تصورات، تنقید شعر، نذیر احمد کی ناول نگاری، غالب پریشاں، شعری لسانیات، میراجی کی نظمیں

17.51-ڈاکٹر تبسم کاشمیری (1940ء)

☆ تصانیف: تاریخ اردو از رام بابو سکینہ (حواسی اور ضمیمے)، غلام ہمدانی مصحفی -حیات اور فن، نقد سرشار، جدید اردو شاعری میں علامت نگاری، نئے شعری تجزیے، شعریات اقبال، لاراشد، نئے شعری تجزیے

17.52-ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (1942ء)

☆ تصانیف: اقبالیاتی ادب کی تین شال، تفہیم و تجربہ، اقبال بحیثیت شاعر، اصناف ادب، اقبال کی طویل نظمیں، کتابیات اقبال، سرور اور فسانہ سرور، خطوط اقبال، دہلی کا دبستان شاعری

17.53-ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا (1940ء)

☆ تصانیف: نئے پرانے خیالات، ان گنت سورج، اقبال کا ادبی مقام، اردو میں قطعہ نگاری، تفہیم بال جبریل،

افسانہ نگاروں کے افسانے

18.1- پریم چند کے سو افسانے

صلہ ماتم	آتما رام	گلی ڈنڈا	ریاست کا دیوان
دنیا کا انمول رتن	بوڑھی کاکی	خانہ داماد	دودھ کی قیمت
شیخ مخمور	نوک جھونک	گھاس والی	مفت کرام داشتن
بے غرض محسن	عجیب ہولی	مریدی	قہر خدا کا
رانی سارندھا	دست غیب	پوس کی رات	انصاف کی پولیس
بڑے گھر کی بیٹی	فلسفی کی محبت	بند دروازہ	بڑے بھائی صاحب
وکرمادت کا تیغہ	ستیہ گرہ	جیل	وفا کی دیوی
آہ بے کس	راہ نجات	فریب	قاتل
راج ہٹ	عفو	آخری تحفہ	سوانگ
امرت	بھوت	مالکن	لعنت
اماوس کی رات	سوا سیر گیہوں	دو بیل	کفن
صرف ایک آواز	شطرنج کی بازی	ادیب کی عزت	دو بہنیں
بانکا زمیں دار	ڈگری کے روپے	نجات	مس پدما
خون سفید	بھاڑے کا ٹٹو	طلوع محبت	حقیقت
خاک پروانہ	لاٹری	زیور کا ڈبہ	مولی کی چھٹی
پچھتاوا	تہذیب کا راز	شکوہ و شکایت	زادراہ
نمک کا داروغہ	تالیف	نئی بیوی	قاتل کی ماں

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

Scanned with CamScanner

بیٹی کا دھن	قزاقی	ستی	غم نداری بز بخر
دو بھائی	لیلیٰ	ڈاسل کا قیدی	روشنی
پنچایت	بڑے بابو	بدنصیب ماں	سانتی
عالم بے عمل	پنہاری کا کنواں	کسم	اندھیر
حج اکبر	منتر	وفا کا دیوتا	خودی
سوجان بھگت	شدھی	معصوم بچہ	آشیاں برباد
خنجر وفا	تحریک	عیدگاہ	ڈیمانسٹریشن
عبرت	پرائسچت	اکسیر	آخری حیلہ

18.2- غلام عباس کے افسانے

جواری	ہمسائے	کتبہ	حمام میں
ناک کاٹنے والے	چکر	ادھیرے میں	سمجھوتہ
سیاہ سفید	آنندی	اوورکوٹ	اس کی بیوی
بھنور	باجے والا	سایہ	سرخ جلوس
فینسی ہیر کٹنگ سیلون	بردہ فروش	تنکے کا سہارا	تپلی بائی
مکرکی ڈائری	ایک دردمند دل	دو تماشے	غازی مرد
کن رس	بہروپیا	بحران	سرخ گلاب
یہ پری چہرہ لوگ	جوار بھاٹا	فرار	لچک
اوتار	نواب صاحب کو بنگلہ	روحی	بندر والا

18.3- سعادت حسن منٹو کے افسانے

خونی تھوک	انقلاب پسند	جی آیا صاحب	تماشا
طاقت کا امتحان	دیوانہ شاعر	چوری	نیا قانون
شغل	پھاہا	ٹیڑھی لکیر	بانجھ
نعرہ	شہ نشین پر	شوشو	خوشیا
اس کا پتی	موسم کی شرارت	خودکشی کا اقدام	بیگو
منتر	انقلابی	میرا اور اس کا انتقام	اسٹوڈنٹ یونین کیمپ
دیوالی کے دیے	ہتک	ڈرپوک	دس روپے
مسز ڈی کوسٹا	دھواں	کبوتر والا سائیں	الو کا پٹھا
نامکمل تحریر	قبض	ایکٹریس کی آنکھ	مصری کی ڈلی
ماتمی جلوس	سجدہ	ترقی پسند	نیا سال
لالٹین	پھولوں کی سازش	گرم سوٹ	میرا اہم سفر
پریشانی کا سبب	بلاؤز	شیرو	مس فریا
آم	بو	دھواں	کالی شلوار
ایک خط	ڈھارس	چغد	پڑھیے کلمہ
مس ٹین والا	بابو گوپی ناتھ	میرا نام رادھا ہے	جانکی
پانچ دن	ٹھنڈا گوشت	گولی	رحمت خداوندی کا پھول
پیرن	خورشت	باسط	شاردا
خالی بوتلیں خالی ڈبے	سائے	ٹوٹو	رام کھلاون
بسم اللہ	ننگی آوازیں	شانتی	خالد میاں
دو قومیں	مجید کا ماضی	کھول دو	سوراج کے لئے
ڈارلنگ	بدتمیز	عزت کے لئے	ہارتا چلا گیا
شیر آیا شیر آیا دوڑنا	شریفن	ہرنام کور	شہدساز
بی زمانی بیگم	دیکھ کبیرا رویا	بادشاہت کا خاتمہ	تقی صاحب
والد صاحب	عورت کی ذات	عشق حقیقی	کتے کی دعا
پری	خودفریب	بری لڑکی	فوبھا بائی
اجی ڈوڈو	یزید	گورمکھ سنگھ کی وصیت	آخری سلیوٹ
جھوٹی کہانی	ٹیٹوال کا کتا	1919 کی ایک بات	چور
نکی	ممی	شاداں	لسکارانی

downloaded from https://infohubbmssissed.com/

نفسیاتی مطالعہ	موتری	نطفہ	سڑک کے کنارے
سراج	سوکینڈل پاور کا بلب	خدا کی قسم	موذیل
صاحب کرامت	بلونت سنگھ مجیٹھیا	آنکھیں	جاؤ حنیف جاؤ
شادی	اللہ دتا	بچنی	سرکنڈوں کے پیچھے
وہ لڑکی	محمودہ	پھپھسی کہانی	بھنگن
ممد بھائی	حسن کی تخلیق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	فرشتہ
پھندنے	بدصورتی	مس مالا	دودا پہلوان

18.4-انتظار حسین کی افسانے

قیوما کی دکان	خرید و حلوہ بیسن کا	فجا کی آپ بیتی	اجودھیا
رہ گیا شوق منزل مقصود	پھر آئے گی	عقیلہ خالہ	روپ نگر کی سواریاں
ایک بن لکھی زرمیہ	استاد	مجمع	اصلاح
محل والے	یاں آگے درد تھے	آخری موم بتی	دیوتا
کیلا	ساتواں در	پٹ بیجنا	پسماندگان
ٹھنڈی آگ	جنگل	مایا	کنکری
آخری آدمی	زرد کتا	پرچھائیں	ہڈیوں کا ڈھانچ
ہم سفر	کایا کلب	ٹانگین	سکینڈ راؤنڈ
سوئیاں	شہادت	سوت کے تار	وہ جو کھوئے گئے
کٹا ہوا ڈبہ	دہلیز	سیڑھیاں	مردہ راکھ
مشکوک لوگ	شرم الحرم	کانا دجال	بگڑی نسلیں
دوسرا گناہ	دوسرا راستہ	اپنی آگ کی طرف	لمبا قصہ
وہ اور میں	قدامت پسند لڑکی	31 مارچ	فراموش
بادل	اسیر	ہندوستان سے ایک خط	نیند
کچھوے	پتے	واپس	رات
دیوار	خواب اور تقدیر	شور	صبح کے خوش نصیب

بے سبب	کشتی	خیمے سے دور	سفر منزل شب
حصار	زناری	پراگیان	دھوپ
برہنہ کہانی	اجنبی پرندے	برہمن بکرا	وقت
انتظار	پلیٹ فارم	چلیں	پرانی کہانی
دسواں قدم	خالی گھر	خواب میں دھوپ	

18.5- کرشن چندر کے افسانے:

کالو بھنگی	آنگی	پروفیسر بیسکی	جہلم میں ناؤ
مصور کی محبت	نظارے	ٹوٹے ہوئے تارے	ویسکی نے ٹر
خونی ناچ	زندگی کی موڑ پر	گرچن کی شام	بالکونی
ہوئے قلعے	شکست	پرانے خدا	گھونگھٹ میں گوری جلے
ریزرس ایج	ان داتا	دو فرلانگ لمبی سڑک	حادثے
تین غنڈے	مہالکشمی کا پُل	برہمپترا	پانی کا درخت
پھول سرخ ہیں	مرنے والے ساتھی کی مسکراہٹ	بت جاگتے ہیں	بھوت
انجینئر	ایک تجار	گلخب اڑاتے رہے	ایک مگرمچھ ایک بیٹا
خالی قبر	مرزا پنی	کنواری	مسکرانے والیاں
دسویں پُل	لکھ پتی بننے کا نسخہ	نیکی کی گولیاں	کتا پلاننگ
ملکہ کی آمد	گندادان	کچرا بابا	پرانا قرضہ
باپو تیرے نام پر	شیطان کا استعفا	آسمان بنانے والے	کالا سورج
ہوا کے بیٹے	بالنا	ٹیڑھی میڑھی بیل	موہنجودوڑ کا خزانہ
چورا ہے کا کنواں	سمن کے سامنے	دانی	پورب دیس ہے دلی
اجنتا سے آگے	بھگوان کی آمد	بھیروں کا مندر لمیٹڈ	روشنی کیٹرے
سپنوں کا قیدی	دو عشق	یوکلپٹس کی ڈالی	شہوت کا درخت

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

پورے چاند کی رات	کاک ٹیل	اک گرجا ایک خندق	

18.6-انگارے (1932ء) کے افسانے

افسانہ	افسانہ نگار	افسانہ	افسانہ نگار
ا۔نیند نہیں آتی	سجاد ظہیر	۶۔بادل نہیں آتے	احمد علی
۲۔جنت کی بشارت	سجاد ظہیر	۷۔مہوٹوں کی ایک رات	احمد علی
۳۔گرمیوں کی ایک رات	سجاد ظہیر	۸۔دلی کی سیر	رشید جہاں
۴۔دلاری	سجاد ظہیر	۹۔پردے پیچھے (ڈراما)	رشید جہاں
۵۔پھر یہ ہنگامہ	سجاد ظہیر	۱۰۔جواں مردی	رشید جہاں

خاکہ نگاری، ڈراما، تذکرے

19.1-خاکہ نگاری

اردو کے پہلے با قاعدہ خاکہ نگار فرحت اللہ بیگ ہیں۔

فرحت کا خاکہ ''نذیر احمد کی کہانی کچھ میری کچھ ان کی زبانی 1927ء اردو خاکہ نگاری کے فن میں ایک معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔

سید عابد حسین کی مختصر خاکوں کے مجموعے کا نام ''کیا خوب آدمی تھا'' (جولائی 1941ء) ہے۔

بشیر احمد ہاشمی کی خاکہ نما ریڈیائی مضامین پر مشتمل کتاب ''گفت شنید'' 1943ء میں شائع ہوئی۔

بابائے اردو، مولوی عبدالحق کی کتاب ''چند ہمعصر'' 1937ء میں شائع ہوئی۔

عبدالحق نے خواص کے ساتھ عام لوگوں کے خاکے بھی لکھے جن میں گدڑی کا لال-نور خان اور نام دیو-مالی کے خاکے شامل ہیں۔

چند ہم عصر میں مولانا حالی، سر سید احمد خاں، میرن، محسن الملک، محمد علی جوہر اور سر راس مسعود جیسی شخصیات پر خاکے شامل ہیں

خاکوں پر مبنی محمد عبدالرزاق کانپوری کی کتاب ''یاد ایام'' 1946ء میں شائع ہوئی۔

خاکوں پر مبنی کتاب ''پس پردہ'' آغا حیدر دہلوی کی تحریر ہے جو 1936ء میں شائع ہوئی۔

پنڈت برج نارائن چکبست کے مضامین 1937ء میں ''مضامین چکبست'' کے نام سے شائع ہوئے۔ متعدد مضامین شخصیات پر ہیں جو خاکہ نما ہیں

عبدالماجد دریابادی کی کتاب ''محمد علی'' بقول نثار احمد ''سوانح نگاری کا اچھوتا نمونہ ہے۔''

خاکہ نگاری کا ایک بڑا نام رشید احمد صدیقی ہے۔

رشید احمد صدیقی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خاکہ نگاری کو فن کی رفعتوں سے آشنا کرایا۔

رشید احمد صدیقی کا خاکوں پر مشتمل پہلا مجموعہ ''گنج ہائے گراں مایہ'' 1957ء میں شائع ہوا۔

گنج ہائے گراں مایہ میں تیرہ خاکے شامل ہیں۔

رشید احمد کا ایک طویل خاکہ ''ذاکر صاحب'' 1962ء میں منظر عام پر آیا۔

رشید احمد صدیقی صرف انھیں شخصیات پر قلم اٹھاتے تھے جن سے ان کا گہرا تعلق رہا تھا۔

رشید احمد کی ریڈیائی تقریروں ''خنداں'' میں بھی کچھ خاکے شامل ہیں۔

رشید احمد صدیقی کی کتاب ''ہم نفسان رفتہ'' میں سات خاکے شامل ہیں۔

رشید احمد صدیقی نے بھی مولوی عبدالحق کی طرح عام لوگوں پر خاکے لکھے اور انھیں امر کر دیا۔

رشید احمد صدیقی کی معمولی شخصیات پر مبنی خاکوں میں ''کندن'' اور ''ایوب عباسی'' کافی مشہور ہوئے۔

اردو میں خاکہ نگاری کی روایت کی ترقی پسند مصنفین نے بھی فروغ بخشا۔

1948ء میں کتب پبلشرز لمیٹڈ بمبئی نے ''نئے ادب کے معمار'' کے عنوان کے تحت ترقی پسند ادیبوں کے خاکوں پر مبنی پچیس کتابچوں کا اعلان کیا تھا۔

ان کتابچوں میں سے چھ کے عنوان اور مصنفین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

-1 دیوندر ستیارتھی از ساحر لدھیانوی
-2 اسرار الحق مجاز از عصمت چغتائی
-3 ساحر لدھیانوی از کیفی اعظمی

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

4- عصمت چغتائی از سعادت حسن منٹو

5- مخدوم محی الدین از علی سردار جعفری

6- سجاد ظہیر از قمر رئیس

1954ء میں ڈاکٹر اعجاز حسین کی مختصری کتاب ''ملک ادب کی شہزادے'' شائع ہوئی۔

اس کتاب میں 44 شخصیتوں کے خاکے شامل ہیں۔

اشرف صبوحی نے ''دلی کی چند عجیب ہستیاں'' (1943ء) کے نام سے چودہ شخصیات کے خاکے لکھے۔

اشرف صبوحی کی کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شامل تمام ہستیاں مختلف پیشوں سے تعلق رکھتیں ہیں اور ہر کوئی اپنی جگہ دلچسپ ہے۔

غلام احمد فرقت نے خاکوں پر مبنی کتب ''ناروا'' اور ''مداوا'' لکھ کر مقبولیت حاصل کی۔

چراغ حسن حسرت نے ''مردم دیدہ'' کے عنوان سے خاکوں کا مجموعہ شائع کروایا۔

شوکت تھانوی کے خاکوں پر مبنی دو مجموعے ''شیش محل'' اور ''قاعدہ بے قاعدہ''۔

شیش محل میں 112 شخصیات پر خاکے شامل ہیں۔

شوکت تھانوی نے ''قاعدہ بے قاعدہ'' کو قاعدے کی طرز پر حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا ہے۔

''قاعدہ بے قاعدہ'' میں حروف تہجی 'ش' کے تحت اپنا خاکہ ''شوکت تھانوی'' بھی شامل کیا ہے۔

عصمت چغتائی نے اپنے بھائی عظیم بیگ چغتائی پر ''دوزخی'' کے عنوان پر خاکہ لکھ کر خاکہ نگاری میں اپنا نام پیدا کیا۔

''دوزخی'' کی بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنفہ کی گرفت قطعاً منفی ہے مگر خاکے کا تاثر سراسر مثبت ہے۔

اچھے خاکوں کی کتنی ہی مختصر فہرست بنائی ''دوزخی'' کے بنا ادھوری ہے۔

سعادت حسن منٹو کے خاکوں پر مبنی مجموعے گنجے فرشتے (1952ء)، لاؤڈ سپیکر (1955ء)، فلمی شخصیتیں (1956ء) ہے۔

منٹو نے خاکہ نگاری میں بھی افسانوی فضا اور داستان طرازی کا انداز قائم رکھا۔

ذکر تونسوی نے خاکوں پر مشتمل مجموعہ ''خدوخال'' 1950ء میں شائع کرایا۔

خاکوں ایک چھوٹا سا مجموعہ ''جلوے'' کے نام سے معین الدین دردائی نے لکھا۔

جولائی 1961ء میں ضیاء الدین برنی کی کتاب ''عظمت رفتہ'' منظر عام پر آئی۔

1962ء میں خاکوں کا انتہائی قابل ذکر مجموعہ ''گنجینہ گوہر'' شائع ہوا۔

گنجینہ گوہر کے مصنف شاہد احمد دہلوی ہیں جو معروف ناول نگار مولوی نذیر احمد کے پوتے ہیں۔

گنجینہ گوہر سترہ خاکوں پر مشتمل ہے۔

مجتبیٰ حسین کے خاکوں کا پہلا مجموعہ ''آدمی نامہ'' 1981ء میں شائع ہوا۔

''سو ہے وہ بھی آدمی'' (1987ء) مجتبیٰ حسین کا خاکوں پر مشتمل دوسرا مجموعہ ہے۔

مجتبیٰ حسین کا تیسرا اور آخری مجموعہ ''چہرہ در چہرہ'' 1993ء میں شائع ہوا۔

محمد طفیل (نقوش) جن کی شناخت رسالہ ''نقوش'' ہے ایک اچھے خاکہ نگار بھی ہیں۔

محمد طفیل کے خاکوں کا پہلا مجموعہ ''صاحب'' 1855ء میں طبع ہوا، اس کے بعد انھوں نے یکے بعد دیگرے جناب، آپ، محترم، مکرم، معظم، مخدومی اور محبی شائع کیے۔

محمد طفیل نے تقریباً 58 شخصیات کی خاکے لکھے۔

ممتاز مفتی کے خاکوں پر مشتمل مجموعے ''اوکھے لوگ'' (1986ء)، ''اور اوکھے لوگ'' (1991ء) ہیں

عطاالحق قاسمی کی خاکوں پر مشتمل کتاب ''مزید گنجے فرشتے'' 1997ء میں شائع ہوئی۔

downloaded from https://infohubhimssissed.com/

ڈاکٹر یونس بٹ کی مزاحیہ خاکوں پر مشتمل کتب حسب ذیل ہیں:

غل دستہ	1994	شناخت پریڈ	1990
عکس بر عکس	1993	بٹ تمیزیاں	2003
افراتفرع	1992	بٹ صورتیاں	2002
ہم سب امید سے ہیں	2003	خرمستیاں	2002
شیطانیاں	1991	چاہ خندا	1985

19.2- اردو ڈراما

19.2.1- امانت لکھنوی (1812-1959ء): اصل نام: سید آغا حسن، تخلص: امانت

☆ امانت اردو کے پہلے ڈراما نگار ہیں

☆ امانت نے سلام، غزل، میرثیہ اور واسوخت میں بھی طبع آزمائی کی

☆ تصانیف: اندرسبھا 1854ء، گلدستہ امانت 1853ء (مجموعہ کلام)

19.2.2- آغا حشر کاشمیری (1879-1935ء) اصلی نام: اغا محمد شاہ

☆ آغا حشر کاشمیری کو ہندوستان کا شیکسپیئر کہا جاتا ہے۔

☆ تصانیف: آفتاب محبت، مرید رشک / جنگل کی رانی، مار آستین، اسیر حوص، میٹھی چھری، شہید ناز، ٹھنڈی آگ، سفید خون، صید ہوس، خواب ہستی، سلور کنگ، پہلا پیار، انکھا مہمان، بھارت رمنی، یہودی کی لڑکی، بھگت سورداس، شیر کی گرج، بھگیرت گیتا، عوت کا پیار، ہندوستان، ترکی حور، آنکھ نشہ، سنیا بن باس، بھیشم پرتگیہ، دھرمی بالک، بھارتی بالک، دل کی پیاس، رستم وسہراب، خون جگر۔

19.2.3- عباس علی عباس (1889-1934ء)

☆ تصانیف: جام جہاں نما، نیرنگ ستم گر، زنجیر گوہر / میدان حشر، نیرنگ ناز، نور جہاں، دکھیا دلہن، جہاں آراء، جان نثار، خزانہ دین، نئی زندگی، کس کی بھول، پنجاب میل، دکھیا بھارت، ریاچرتر، فرض وفا، کل کیا ہوگا، سیلوک دھرم، نیک خاتون، شان رحمت، سخی سندری

19.2.4- حکیم احمد شجاع (1892-1969ء)

☆ تصانیف: خون بہا، حسن کی قیمت، باپ کا گناہ، بھیشم پرتگیا، آخری فرعون، جانباز

19.2.5- سید امتیاز علی تاج (1900-1970ء)

☆ تصانیف: انارکلی، حافظ عبداللہ کے ڈرامے، حباب کے ڈرامے، قرطبہ کا قاضی اور دوسرے یک بابی ڈرامے (مزید دیکھئے 15.1.4)

19.2.6- خواجہ معین الدین (1924-1971ء):

☆ تصانیف: تعلیم بالغاں، مرزا غالب بندر روڈ پر، جدید شاعری کا مشاعرہ، سرکاری دکان، جشن آزادی، پرانے محل، زوال حیدرآباد، جب تک چمکے سونا، لال قلعے سے لالو کھیت تک، جیل کو کہیں سسرال، وادی کشمیر، جلسہ عام، ساون کاندھا / دیکھ کبیرا رویا، جگی میں جانشین

19.2.7- اشفاق احمد (1920-2005ء)

☆ تصانیف: توتا کہانی، ایک محبت سو ڈرامے، مہمان سرائے، تیرمن چلے کا سودا (مزید دیکھئے 16.9)

19.2.8- بانو قدسیہ (1828ء)

☆ تصانیف: آدھی بات، فٹ پاتھ کی گھاس، دوسرا دروازہ

19.3- اردو تذکرہ

تذکرہ	مصنف	تذکرہ	مصنف
''آب حیات''	مولانا محمد حسین آزاد	نکات الشعراء	میر تقی میر
گلشن گفتار	خواجہ حمید اورنگ آبادی	''مخزن نکات''	قائم چاند پوری
''شعرائے اردو''	میر حسن	''تذکرہ ہندی''	مصحفی
''مجموعہ نغز''	قدرت اللہ قاسم	''گلشن بے خار''	شیفتہ
''طبقات الشعراء''	کریم الدین	''گلزار دانش''	حیدر بخش حیدری
''گلزار مغفرت''	حیدر بخش حیدری	''شبستان سرور''	رجب علی بیگ
''گلزار سرور''	رجب علی بیگ	''گلشن ہند''	مرزا علی لطف
''ملاقاتیں''	انتظار حسین	تذکرہ طبقات الشعراء	قدرت اللہ شوق
آب بقا	خواجہ عبدالرؤف	''خوش معرکہ''	اقبال عظیم
گلزار ابراہیمی	نواب ابراہیم	''گلدستہ نشاط''	لطف علی بیگ
تذکرہ عمدہ منتخبہ	رجب علی بیگ	تذکرہ بہار بے خزاں	احمد حسین
تذکرہ	ابوالکلام آزاد	تذکرہ	عنایت اللہ مشرقی

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

اردو ادب کے کردار

20.1-داستان

20.1.1-ملا وجہی

سب رس: عقل (ملک شبستان کا بادشاہ)، دل (اس کا بیٹا)، عشق (شہر دیدار کا بادشاہ)، حسن (اس کی بیٹی)، غیر (حسن کی رقیب)، ہمت (عقل اور دل کے درمیان مصالحت کرانے والا)، خواجہ خضر (آب حیات کا راز منکشف کرنے والے)

20.1.2-میر امن

باغ و بہار: مرد کردار: آزاد بخت (روم کا بادشاہ)، خواجہ سگ پرست، پہلا درویش (یمن کے تاجر کا بیٹا)، دوسرا درویش (فارس کا شہزادہ)، تیسرا درویش، چوتھا درویش (چین کا شہزاد)
نسوانی کردار: دمشق کی شہزادی (پہلے درویش کی محبوبہ)، وزیر زادی، سراندیپ کی شہزادی، بصرے کی شہزادی (دوسرے درویش کی محبوبہ)، فرنگ کی ملکہ (تیسرے درویش کی محبوبہ)، چوتھے دریش کی محبوبہ، پہلے درویش کی بہن۔

20.1.3-رجب علی بیگ سرور

فسانۂ عجائب: مرد کردار: جان عالم وزیر زادہ، چڑی مار، مفتی، توام برادران، جوگی، طوطا
نسوانی کردار: ملکہ مہر نگار، انجمن آرا، ماہ طلعت، چڑی مار کی بیوی، مفتی کی بیوی

20.2-مثنوی

20.2.1-میر حسن

سحر البیان: بے نظیر (شہزادہ)، بدر منیر (شہزادی)، ماہ رخ (پری)، نجم النساء (وزیر زادی)، فروز شاہ (جنوں کا بادشاہ)، مسعود شاہ (بے نظر کا باپ)،

20.2.2-دیا شنکر نسیم

گلزار نسیم: زین الملوک (بادشاہ)، تاج الملوک (بادشاہ کا سب سے چھوٹا بیٹا اور قصے کا ہیرو)، دلبر بیسوا (جادوگرنی، چوسر کی بازی کھیلنے والے)، حمالہ (تاج الملوک کی مددگار دیونی)، محمودہ (تاج الملوک کی بیوی)، بکاؤلی (بکاؤلی کے باغ کی مالکن)، روح افزا (بکاؤلی کی تایازاد)، راجہ اندر (پریوں کا راجہ)، رانی چتراوت (تاج الملوک کی دوسری بیوی)

20.3-ڈراما

20.3.1- کالی داس

شکنتلا: دشینت (ہستناپور کا راجہ)، مادھو (ودوشک اور راجہ کا دوست)، کنو (ایک مہارشی)، شارنگرو (مہارشی کنو کا چیلا)، شارودت (مہارشی کنو کا دوسرا چیلا)، متروواسو (راجہ کا سالا اور کوتوال شہر)، جنکو اور شوچک (دو پیادے)، سومرت (محل کا پروہت)، واتائن (کنچکی)، کربھک (راج ماتا کا پیامبر)، رئیوتک (چوب دار)، بھدرسین (سیناپتی)، سردمن (شکنتلا کا لڑکا)، شکنتلا (واشومترا اور میںیکا اپسرا کی بیٹی)، گوتمی (تپ ون کی ایک بوڑھی تپسونی)، سانومتی (اپسرا)، تریلیکا (رانی کی داسی)، چتریکا (دشینت کی داسی)، دتیروتی (چوبدارنی)، سورتا، پریما (سردمن کی کھلائیاں)، پربھتریکا اور مادھویکا (دو مالنیں)، ادتی (کشیب کی بیوی)

20.3.2-امانت لکھنوی

اندر سبھا: اندر (سنگل دیپ کا راجہ)، شہزادہ گلفام (ہند کا شہزادہ)، لال دیو (سبز پری کا مددگار) پکھراج پری، نیلم پری، لال پری، سبز پری (شہزادہ گلفام کی عاشق)،

20.3.3- آغا حشر کاشمیری

رستم و سہراب: رستم، سہراب، تہمینہ

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

20.3.4-امتیاز علی تاج

انارکلی — جلال الدین محمد اکبر (شہنشاہ ہند)، شہزادہ سلیم (شیخو، اکبر کا بیٹا اور ولی عہد) بختیار (سلیم کا بے تکلف دوست)، رانی (شہنشاہ اکبر کی راجپوت بیوی اور سلیم کی ماں)، انارکلی (نادرہ، حرم سرا میں اکبر کی منظور نظر کنیز)، ثریا (انارکلی کی چھوٹی بہن)، دلآرام (انارکلی سے پہلے اکبر کی منظور نظر کنیز)، زعفران (حرم سرا کی ایک شوخ کنیز)، ستارہ (زعفران کی سہیلی)، مروارید (دلآرام کی سہیلی)، خواجہ سرا کافور (کنیزوں کا داروغہ)

20.4-ناول

20.4.1-مولوی نذیر احمد

مراۃ العروس — محمد عاقل، محمد کامل، اکبری (مزاج دار بہو)، اصغری (تمیز دار بہو)، ماما عظمت،

توبۃ النصوح — نصوح، کلیم، علیم، مرزا ظاہر دار بیگ، نعیمہ، فہمیدہ، حمیدہ

فسانہ مبتلا — مبتلا، محمد تقی، غیرت بیگم، سید ناظر، مولوی محمد فقیہ، حکیم عطار

20.4.2-رتن ناتھ سرشار

فسانۂ آزاد — پروفیسر آزاد، خوجی، سلار بخش، حسن آراء، سپہر آراء، اللہ رکھی، ثریا بیگم

سیر کہسار — نواب محمد عسکری، نواب بشیر الدولہ، مہراج بلی، قمرن، نادر جہاں بیگم، نازو، چنو کی ماں، شہزادی نیلم

جام سرشار — امین الدین حیدر، سیٹھ گوجر، نصرت الدولہ، ظہورن، مس للی

20.4.3-عبدالحلیم شرر

فردوسِ بریں: — حسین، زمرد، شیخ علی وجودی

منصور موہنا — منصور، موہنا، عذرا، لیلیٰ

20.4.4-مرزا ہادی رسوا

امراؤ جان ادا — فیضو، گوہر مرزا، نواب سلطان، دلاور خان، نواب محمود علی خاں، امیرن (امراؤ جان)، خانم، بوا حسینی، بسم اللہ جان، خورشید جان، رام دائی

ذات شریف — نواب زادہ، خلیفہ صاحب، شاہ صاحب، حکیم صاحب، نبی بخش، کریم محل دار، امجد، داروغہ جی، امامن، مہری

20.4.5-پریم چند

میدان عمل — امر کانت، سمر کانت، سکھدا، منی، سکینہ، سلیم، تیج محمد

گؤدان — ہوری، کھنا ل، اونکار ناتھ، تنخا صاحب، مالتی، مہتا، خورشید مرزا، سورج پرتاپ، نوکھے رام، لالہ پٹیشوری، داتادین، جھینگری سنگھ، ہیرا، گوبر، جھنیا، دھنیا

20.4.6-سجاد ظہیر

لندن کی ایک رات: — نعیم، راؤ، اعظم ـ جین، جم، ثام، عارف، شیلا، کریمہ بیگم

20.4.7-عصمت چغتائی

ضدی: پورن، آشا، چمکی، شانتا

ٹیڑھی لکیر: شمشاد، رونی ٹیلر، رشید، اعجاز، بلقیس، رائے صاحب

معصومہ: معصومہ (نیلوفر)، سلیم، احمد بھائی، احساب بھائی

20.4.8-کرشن چندر

جب کھیت جاگے — راگھوراؤ، چندری، ویریا، ناگیشور، کاشا

طوفان کی کلیا — عبدل، بانو

دل کی وادیاں سو گئیں — زیندر، راج کماری

20.4.9-عزیز احمد

گریز: — نعیم الحسن، بلقیس

ایسی بلندی ایسی پستی — نور جہاں

20.4.10-قرۃ العین حیدر

آگ کا دریا: — گوتم نیلمبر، ہری شنکر، چمپک، کمال، امیکا، ابوالمنصور کمال الدین، سری ہاورڈ اشلے، چمپا بائی، تہمینہ، احمد

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

آخرِ شب کے ہم: ریحان الدین احمد، دیپالی سرکار، اومارائے، روزی

سفر: بینت جی، یاسمین مجید، جہاں آرا بیگم، ناصرہ نجم السحر، قمر الزماں، ڈاکٹر سرکار، بینر جی

20.4.11- فضل احمد کریم فضلی

خونِ جگر ہونے تک: جمعدار جلیل الدین، مولوی پنیر، جلودھر، مجید صاحب، اعجاز علی، بھول محمد

20.4.12- شوکت صدیقی

خدا کی بستی: سلطانہ، نوشا، سلمان، فلک پیما، نیاز، فرزند علی

20.4.13- ڈاکٹر احسن فاروقی

شامِ اودھ: نواب صاحب، انجمن آراء، نواب منصور علی خاں، منظور، اکبر نواب، حیدر نواب

آبلہ دل کا: نواب مرزا منظور حسین، انور (لڑکی)، قمر، نرملا

20.4.14- ممتاز مفتی

علی پور کا ایلی: ایلی، علی احمد، شہزاد (ہیروئن)، ہاجرہ، صفیہ

20.4.15- خدیجہ مستور

آنگن: عالیہ، شمیم، چھمی، جمیل

20.4.16- عبداللہ حسین

اداس نسلیں: نعیم، روشن آغا، عذرا، ایاز بیگ، علی

قید: پیر کرامت علی شاہ، سلامت علی شاہ، پیر جماعت علی شاہ، فیرز شاہ، احمد شاہ، بریگیڈیئر ارشاد علی خاں، سائیں نانگے، رضیہ سلطانہ، بیگم کرامت علی، مائی سرداراں

20.4.17- غلام الثقلین نقوی

میرا گاؤں: ماہنا، شیماں، حمیداں، ریشم بی بی، سلی (سلیمان)، بھا اسلم

20.4.18- بانو قدسیہ

راجہ گدھ: قیوم، آفتاب، پروفیسر سہیل، مختار، چچا غلام رسول، افتخار، سیمی، امتل، عابدہ، صولت، روشن، افراہیم

20.5- افسانہ

20.5.1- پریم چند

افسانہ	کردار	افسانہ	کردار
صلاماتم	نرجن، پروفیسر بوس، مہر سنگ، لیلاوتی	دنیا کا انمول رتن	شیخ مخمور، شیر افگن، مسعود
بے غرض محسن	ریوتی، چنتامن، ہرامن، مختار، تخت سنگھ	رانی سارندھا	انردھ سنگھ دلیر، سارندھا، راجہ چنپت رائے،
بڑے گھر کی بیٹی	بنی مادھو سنگھ، سرکنٹھ، آنند، لال بہاری	وکرمادت کا تیغہ	پریم سنگھ، براندا، رنجیت سنگھ،
آہ بے کس	منشی رام سیوک، ناگن	راج ہٹ	راجہ دیوبل، کنور اندرل، رانی بھان کنور، امرت، مس عائشہ
اماوس کی رات	پنڈت دیودت	اندھیر	دارغہ جی
صرف ایک آواز	ٹھاکر درشن سنگھ	بانکا زمین دار	ٹھاکر رپودمن سنگھ
خون سفید	جادو رائے دیوکی، پادری موہن داس جگن داس	خاک پروانہ	پھول متی، آنند، درجن، اندومتی
پچھتاوا	پنڈت درگا ناتھ، کنول بشال سنگھ، ملوکا	نمک کا داروغہ	منشی بنسی دھر، پنڈت الوپی دین
پنچائیت	جمن سنگھ، الگو چودھری	حج اکبر	منشی صابر حسین، شاکرہ، عباسی
خنجر وفا	منصور عسکری	آتمارام	مہادیو سنار
فلسفی کی محبت	لالہ گوپی ناتھ، تربھون ناتھ، اگنی ہوتری، آنند	راہ نجار	بدھو، جھینگر
بھوت	پنڈت ستیارتھ	سوا سیر گیہوں	شنکر، پروہت
شطرنج کی بازی	میر صاحب، مرزا صاحب	ڈگری کے روپے	نعیم، کیلاش
بھاڑے کی ٹٹو	جسونت، رمیش	لاٹری	بکرم، پرکاش

downloaded from https://infohubmssissed.com/

خانہ داماد	ہری دھن، گمانی	گھاس والی	ملیا، مہابیر، چین سنگھ
پوس کی رات	ہلکو، شہنا، منی	آشیاں برباد	مردلا، چمپا دیوی
فریب	جگنو، مسز نندن، مس خورشید	آخری تحفہ	پنڈت جی، امرناتھ، کھدر پوش، مالتی
دو بیل	ہیرا، موتی	ادیب کی عزت	حضرت قمر، سکینہ، حافظ صمد
نجات	دکھی، جھریا	طلوع محبت	بھوندو، منی
زیور کا ڈبہ	چندر پرکاش، چمپا	نئی بیوی	لالہ ڈنگا مل، لیلا
ستی	ملیا، راجہ، کلو	ڈامل کا قیدی	سیٹھ خوب چند
بدنصیب ماں	پنڈت اجودھیا ناتھ، پھومتی، متاناتھ، دیا ناتھ، ستیاناتھ، اما، کامنا	عکسم	شاطر صاحب
وفا کا دیوتا	منشی ہوری لال	عیدگاہ	رمضان، حامد، محسن، سمیع، نوری، محمود
دودھ کی قیمت	بھنگن، مہین ناتھ، منگل، ہریش، شاستری جی	قہر خدا کا	دینا ناتھ، گوری
وفا کی دیوی	تلیا	کفن	گھسو، مادھو، بدھیا
مس پدما	رتنا	شانتی	دیو ناتھ

زادراہ: سیٹھ رام ناتھ، سوشیلا، دھنی رام جی، بھیم چند، دربل داس، سنت لال، کبیر چند، چوکھے لال، ریوتی

20.5.2- سعادت حسن منٹو

افسانہ	کردار	افسانہ	کردار
ہتک	سوگندی	نیا قانون	استاد منگو
سہائے	سہائے	ممد بھائی	ممد بھائی
نعرہ	کشوال	گورمکھ سنگ کی وصیت	عبدالحئی، صغریٰ، سنتوکھ سنگھ،
لائسنس	نیستی	بو	رندھیر
کھول دو	سکینہ	بابو گوپی ناتھ	بابو گوپی ناتھ، زینت
راج کشور	راج کشور	باسط	باسط
ٹھنڈا گوشت	ایشر سنگھ، کلونت کور	موزیل	ترلوچن، موزیل
اس منجدھار میں	سعید، امجد، مجید	دو قومیں	مختار، حنیف
سودا بیچنے والی	سہیل، جمیل، سلمیٰ جمیل	پشاور کا سفر	جاوید
دودا پہلوان	صلاحو، الماس، دودا پہلوان	قادر اقصائی	قادر اقصائی
بادشاہت کا خاتمہ	من موہن	بانجھ	نعیم
کتے کی دعا	شیخ صاحب، گولڈی	بلاؤز	مومن، شکیلا
پڑھیے کلمہ	رکما	مس ٹین والا	زیدی، مس ٹین والا
تقی کاتب	تقی	کتاب کا خلاصہ	بملا، لالہ، ہری چرن، انور
پری	پری، جمیل، انور	بدتمیز	عزت جہاں، ناصر، منٹو
مسز گل	شفیق اللہ، مسز گل، جمیلہ، رضیہ،	میرا نام رادھا ہے	نیلم، راج کشور
شاردا	شاردا، شگفتہ، کریم، نذیر	دس روپے	سریتا
سرکنڈوں کے پیچھے	نواب، ہیبت سنگھ، شانتی	سراج	سراج، ڈھنڈو، موج
کالی شلوار	سلطانہ	جانکی	جانکی، منظور، سعید نرائن
برمی لڑکی	کفایت، گیان	ممی	چڈھا، رام سنگھ، مسٹر سین
شادولے کا چوہا	سلیمہ	سرمہ	فہمیدہ
اولاد	زبیدہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	بشن سنگھ
ٹیٹوال کا کتا	چپڑ جن جن		

20.5.3- غلام عباس

افسانہ	کردار	افسانہ	کردار
تپلی بائی	تپلی بائی	اس کی بیوی	نجمہ، نسرین
غازی مرد	چراغ بی بی، علیا	ایک دردمند دلی	فضل، روزمیری
بردہ فروش	ریشماں، مائی جمی، چودھری گلاب، کرم دین	ناک کاٹنے والے	رنگ علی، حسین بخش، گلباز خان، ننھی جان
کتبہ	شریف حسین		

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

20.5.4-انتظار حسین

افسانہ	کردار	افسانہ	کردار
نرناری	گوپی، دھاول، مدن سندری، دیوانند برشی	شوق منزل مقصود	افو میاں
آخری آدمی	الیاسف، بنت الاخضر، الیعذر	ٹانگیں	یاسین، سید صاحب
زرد کتا	زن رقاصہ، ابو مسلم بغدادی، شیخ عثمان کبوتر، سید رضی، شیخ حمزہ، ابو جعفر شیرازی، حبیب بن یحیٰ	وہ جو کھوئے گئے	زخمی سر والا، باریش، نوجوان آدمی، جس کے گلے میں تھیلا پڑا تھا۔
سیڑھیاں	بشیر بھائی، اختر، سید	شرم الحرم	مسٹر مصطفیٰ فائق، امین

20.5.5- سجاد حیدر یلدرم

افسانہ	کردار	افسانہ	کردار
گلستان	نسرین نوش	خارستان	خارا
ازواج محبت	نعیم، قمر النسا	سودائے سنگین	فرامرز جمشید جی
حکایۂ لیلیٰ مجنوں	قیس، لیلیٰ		

20.5.6- کرشن چندر

افسانہ	کردار	افسانہ	کردار
کالو بھنگی	کالو بھنگی	مصور کی محبت	نکی، کملا، مصور
آنگی	شاما	ڈوڈو	بھولا رام
چابک	لولیتا	بالکونی	مہریا، عبداللہ
دانی	دانی، ثریا	گرجن کی شام	جگدیش
جوتے پہنوں گا	رحمان، فضلو	قیدی	گجندر سنگھ
تین غنڈے	عبدالصمد	مہالکشمی کا پل	جھبو، لالہ گھسیٹا رام
گیت اور پتھر	زیدی	ایک گرجا ایک خندق	کارمن
دوسری موت	دو ہزر سنگھ	ایک کر مچھا ایک سیتا	سیتا، رام جوشی
زندگی کے موڑ پر	ڈپٹی محمد حسین، پرکاش وتی، پرکاش، بوتا سنگھ، چچا بھیرو، جمن سیال، چونی لال		

اردو ادب میں اولیت

اردو کا پہلا ڈرام امانت لکھنوی کا اناركلی ہے۔

اردو کے پہلے شاعر امیر خسرو ہیں۔

اردو میں ادبی نثر کی پہلی کتاب ملا وجہی کی سب رس ہے۔

اردو زبان میں پہلا دیباچہ مرزا رفیع سودا نے لکھا۔

اردو کے پہلے رباعی گو شاعر ملا وجہی ہے۔

اردو کی پہلی شاعرہ خاتون رشید النساء ہیں۔

''عوامی شاعری کے بانی'' نظر اکبر آبادی ہیں۔

اردو میں تنقید نگاری کے بانی مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

اردو میں تنقید کی پہلی کتاب 'مقدمہ شعر و شاعری' ہے۔

اردو میں سوانح نگاری کے بانی مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

اردو کے پہلا مؤرخ 'محمد حسین آزاد' ہیں۔

اردو کی 'باعمل' صوفی شاعر میر درد ہیں۔

اردو میں تذکرہ نگاری کے بانی میر تقی میر ہیں۔

اردو میں تذکرہ نگاری کی پہلی کتاب 'نکات الشعراء' ہے۔

اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ ہیں۔

اردو کے پہلے ہجو گو شاعر 'رفیع الدین سودا' ہیں۔

اردو کی پہلی مثنوی کون 'کدم راو پدم راؤ' ہے۔

اردو کے جدید نظم کے بانی 'محمد حسین آزاد' ہیں۔

فطری شاعری کے بانی 'مولانا الطاف حسین حالی اور محمد حسین آزاد' ہیں۔

اردو کے جدید مشاعرے کے بانی 'مولانا محمد حسین آزاد' ہیں۔

جدید غزل کے بانی 'مولانا حسرت موہانی' ہیں۔

اردو کا پہلا اخبار 'جام جہاں نما' ہے۔

اردو میں سب سے پہلے مرزا غالب کے خطوط شائع ہوئے۔

اردو کے پہلے قصیدہ گو شاعر مرزا رفیع سودا ہیں۔

اردو کی تاریخ پر لکھی گئی پہلی کتاب باقاعدہ کتاب 'تاریخ ادب اردو' از رام بابو سکسینہ ہے۔

اردو کے پہلے مرثیہ گو شاعر 'فضلی' ہیں۔

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

ہندوستانی مصنفین میں اردو کی پہلی ''دریائے لطافت'' انشاء اللہ خان انشاء نے لکھی۔

پہلا یورپین جس نے ہندوستانی (اردو) کے قواعد لکھے جان سواکٹلر ہے۔

اردو کا پہلا ناول 'مراۃ العروس' ڈپٹی نذیر احمد نے لکھا،

اردو کے پہلے افسانہ نگار منشی پریم چند ہیں۔

اردو کا پہلا افسانہ 'سوز وطن' ہے۔

اردو میں مضمون نگاری کا آغاز سرسید احمد خان نے کیا۔

اردو میں انشائیہ نگاری کا آغاز 'مولانا محمد حسین آزاد' نے کیا۔

اردو کا پہلا مزاحیہ ناول ''فسانہ آزاد'' ہے۔

سعودی عرب میں پہلے اردو شاعر 'نعیم حامد علی' ہیں۔

علامہ اقبال کی پہلی نظم 'ہمالہ' ہے۔

اردو کی پہلی سانٹ نظم 'فریاد عظیم' ہے۔

اردو کا پہلا سفرنامہ 'عجائبات فرنگ' ہے۔

اردو کے پہلے مزاحیہ ناول نگار رتن ناتھ سرشار ہیں۔

اردو کے پہلے تاریخی ناول نگار 'عبدالحلیم شرر' ہیں۔

اردو کے پہلے جاسوسی ناول نگار ظفر زیدی ہیں۔

اردو کی پہلی مطبوعہ کتاب ''باغ اردو'' ہے۔

اردو کے پہلے خاکہ نگار مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔

اردو کے پہلے سفرنامہ نگار یوسف کمبل پوش ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی نظم فردوسی کی ''مہابھارت'' ہے۔

اردو میں سب سے پہلا مسدس ''مرزا رفیع سودا'' نے لکھا۔

پاکستان کے پہلے انشائیہ نگار 'ڈاکٹر وزیر آغا' ہیں۔

اردو نظمیں

22.1- نظیر اکبر آبادی:

آدمی نامہ	بنجارہ نامہ	مفلسی	برسات کی بہاریں
چپاتی	راکھی	پیسہ	روٹیاں
بڑھاپا	طفلی	بچپن	جوانی
من موجی	دارالمکافات	ہنس نامہ	دیوالی

22.2- محمد حسین آزاد

شب قدر	صبح امید	حب وطن
خواب امن	خسرو امن کا دربار	داد انصاف
وداع انصاف	گنج قناعت	ابر کرم
مثنوی زمستان	مثنوی مصدر تہذیب	شرافت حقیقی
معرفت الٰہی	نوطرز مرصع	سلام علیک
جسے چاہو سمجھ لو	جغرافیہ طبعی کی پہیلی	ایک تارے کا عاشق
محنت کرو	اولوالعزمی کے لئے کوئی سد راہ نہیں	

22.3- مولانا الطاف حسین حالی

مد و جزر اسلام (مسدس حالی)	چپ کی داد	اے ماؤں، بہنو، بیٹیو
مرثیہ غالب	قصیدہ نعتیہ	قصیدہ نعتیہ (رائیہ)
جواں مردی کا کام	برکھا رت	نشاط امید
حب وطن	مناظرہ رحم و انصاف	تعصب و انصاف
کلمۃ الحق (راست گوئی)	مناظرہ واعظ و عاشق	پھوٹ اور ایکے کا مناظرہ
دولت اور وقت کا مناظرہ	حقوق اولاد	

بچوں کی نظمیں

خدا کی شان	بڑوں کا حکم مان	مرغی اور اس کے بچے
بلی اور چوہا	شیر کا شکار	پپیہے
گھڑیال اور گھنٹے	دھان بونا	روٹی کیونکر میسر آتی
موچی	چٹھی رساں	سپاہی
ایک چھوٹی بچی کے خصائل	نیک بونیکی پھیلاؤ	

downloaded from https://infohubhrmssissued.com/

22۔ فیض احمد فیض

خدا وہ وقت نہ لائے	انتہائے کار	سرود آشنا	حسینۂ خیال
حسن اور موت	تین منظر	رخصت	یاس
آج کی رات	ایک رہ گزر پر	میرے ندیم	مجھ سے پہلی سی---
سوچ	رقیب سے	تنہائی	مرگ سوز محبت
کتے	بول	اقبال	موضوع سخن
ہم لوگ	شاہراہ	مرے ہم دم میرے دوست	صبح آزادی
لوح و قلم	شورشِ بربط و نے	طوق و دار کا موسم	سر مقتل
ایرانی طلبہ کے نام	نثار میں تیری گلیوں کے	شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں	زنداں کی ایک شام
زنداں کی ایک صبح	یاد	ملاقات	دریچہ
بنیاد کچھ تو ہو	دست تہ سنگ	سفر نامہ	جشن کا دن
شورش زنجیر بسم اللہ	آج بازار میں پا بجولاں چلو	قید تنہائی	ملاقات میری
کہاں جاؤ گے	شہر یاراں	خوشا ضمانت غم	لہو کا سراغ
یہاں سے شہر کو دیکھو	بلیک آؤٹ	سپاہی کا مرثیہ	سوچنے دو
دلدار دیکھنا	خورشید مہر کی لو	جرسِ گل کی صدا	غبار خاطر محفل
جس روز قضا آئے گی	اشک آباد کی شام	مرے درد کو جو زباں ملے	سجاد ظہیر کے نام
اے شام مہرباں ہو	ہم تو مجبور تھے اس دل سے	ڈھاکہ سے واپسی	تم اپنی کرنی کر گزرو

لینن گارڈ کا گورستان	کچھ عشق کیا کچھ کام کیا	دل من مسافر من	لاؤ تو قتل نامہ مرا
تین آوازیں	یہ ماتم وقت کی گھڑی ہے	ہم تو مجبور وفا تھے	سبھی کچھ ہے تیرا دیا ہوا
پیرہن	نذر حافظ	ہم دیکھیں گے	

22.5۔ مجید امجد

حسن	گلی کا چراغ	خودکشی	جینے والے
واماندہ	طلوع فرض	پنواڑی	امروز
ایک کوہستانی سفر	آٹوگراف	افسانے	منٹو
متروکہ شہر	ہوٹل میں	ایکٹریس کا کنٹریکٹ	ننھے بچے
حضرت زینب	گھور گھٹاؤں کے نیچے	ایئرپورٹ تے	کندن
میرے سفر میں	کالے بادل	کچھ چمن پہلے	نثرادنو
نہ کوئی سلطنت غم	مرے خدا مرے دل	کون دیکھے گا	ریلوے سٹیشن
توسیع شہر	سپاہی	سبز پیڑوں کے سائے	موانست
ثمر خوں	جیون دیس	ایک فلم دیکھ کر	بھکارن
ایک شودر ماں کا تصور خدا	بھکارن	جویا	یہ سب دن
گوشۂ امن	باگیں موڑ بھی لے	کودیس گیو	زندگی اے زندگی
ہری بھری فصلو	سہرا	دوام	لوح و دل
بن کی چڑیا	پڑپے کا کتبہ	بارکش	اے ری چڑیا

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

22.6-ن۔م۔راشد

وادی پنہاں	اتفاقات	یہ زندگی	رقص
رن انسان --	ریگ دیروز	اسرائیل کی موت	پہلی کرن
عارف	اندھا جنگل	ہم کہ عشق نہیں	افسانۂ شہر
بے صدا مسج پلٹ آئی	دل مرے صحرا نورد پیر دل	میرے بھی ہیں کچھ خواب	بوئے آدم زاد
آرزو راہبہ ہے	زندگی سے ڈرتے ہو	گناہ	بوم کا سایہ
سمندروں کے وصال سے	ہم رات کی خوشبوؤں سے بوجھل اٹھے	بے مہری کے تابستانوں میں	آئینہ حس وخبر سے عاری ہے
شاعر درماندہ	گداگر	اظہار اور نارسائی	مری مورجاں
حسن کوزہ گر	انتقام	دریچے کے قریب	اندھا کباڑی
بے کراں رات	زنجیر	اتفاقات	ایک رات
آنکھوں کا جال	سیاہی	جرأت پرواز	آنکھوں کا فسوں
دایاں بازو	پریڈ	مکافات	زندگی، جوانی، عشق
اظہار	سومنات	نمرود کی خدائی	ویران پناہ گاہیں
من وسلویٰ	تیل کے سوداگر	انتقام	اجنبی عورتیں
رخصت	خواب کی بستی	زمانہ خدا ہے	تسلسل کے صحرا میں
مہمان	اے سمندر	آرزو راہبہ ہے	

22.7-میراجی

ابھتا کے غار	دن کے روپ میں رات کہانی	اونچا مکان	ایک تھی عورت
ناداں	حادثہ	بیوپاری	شام کو، راستے پر
رقیب	میں ڈرتا ہوں مسرت سے	لب جوئبار	سرائے والے سے

جزو اور کل	اہمیت	عدم کا خلا	دھرتی پوجا کی ایک مثال
جب سب دنیا سوجاتی ہے	خودکشی	ہمدرد	حرامی
دوسری عورت	دور کنارہ	ایک نظم	دور نزدیک

اردو کے مشہور ادبا

کی تاریخ پیدائش اور وفات

23.1-نثر نگار

نثر نگار	سن پیدائش	سن وفات
سر عبدالقادر	1878ء	1950ء
علامہ راشد الخیری	1868ء	1936ء
رشید احمد صدیقی	1896ء	1963ء
خدیجہ مستور	1928ء	1982ء
سرسید احمد خان	1817ء	1898ء
اسداللہ خان غالب	1797ء	1869ء
مولانا شبلی نعمانی	1857ء	1914ء
الطاف حسین حالی	1837ء	1914ء
محمد حسین آزاد	1832ء	1910ء
مرزا فرحت اللہ بیگ	1888ء	1947ء
ڈپٹی نذیر احمد	1836ء	1912ء
رتن ناتھ سرشار	1846ء	1901ء
خواجہ حسن نظامی	1878ء	1949ء
آغا حشر کاشمیری	1879ء	1935ء
عبدالحلیم شرر	1860ء	1926ء
سجاد حیدر یلدرم	1880ء	1943ء
رجب علی بیگ سرور	1782ء	1867ء
پریم چند	1885ء	1936ء
مولوی عبدالحق	1870ء	1961ء
امتیاز علی تاج	1900ء	1970ء

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

پطرس بخاری	1898ء	1958ء
میرزا ادیب	1914ء	1999ء
چراغ حسن حسرت	1904ء	1955ء
غلام عباس	1909ء	1982ء
نثر نگار	سن پیدائش	سن وفات
وحید الدین سلیم	1869ء	1927ء
ابوالکلام آزاد	1888ء	1958ء
شوکت تھانوی	1907ء	1963ء
محمود نظامی	1928ء	1960ء

23.2-شعرا

شاعر	سن پیدائش	سن وفات
ولی دکنی	1668ء	1744ء
مرزا محمد رفیع سودا	1713ء	1781ء
میر تقی میر	1723ء	1810ء
خواجہ میر درد	1720ء	1785ء
مرزا غالب	1797ء	1869ء
ابراہیم ذوق	1789ء	1854ء
مومن خان مومن	1800ء	1851ء
میر حسن	1727ء	1786ء
غلام ہمدانی مصحفی	1751ء	1825ء
انشاء اللہ خان انشاء	1756ء	1817ء
خواجہ حیدر علی آتش	1778ء	1846ء
نظیر اکبرآبادی	1740ء	1830ء
مولانا الطاف حسین حالی	1837ء	1914ء
میر انیس	1802ء	1874ء
داغ دہلوی	1831ء	1905ء
اکبر الہ آبادی	1846ء	1921ء
اسماعیل میرٹھی	1844ء	1917ء
محسن کاکوروی کی	1833ء	1905ء
علامہ اقبال	1877ء	1938ء
فانی بدایونی	1879	1941ء
مولانا حسرت موہانی	1875ء	1951ء
جگر مراد آبادی	1890ء	1960ء
مولانا ظفر علی خان	1870ء	1956ء
حفیظ جالندھری	1900ء	1983ء
ناصر کاظمی	1925ء	1972ء
اختر شیرانی	1900ء	1948ء
یاس یگانہ چنگیزی	1883ء	1956ء
فیض احمد فیض	1912ء	1981ء

شاعروں اور ادیبوں کے قلمی نام

قلمی نام	اصل نام	قلمی نام	اصل نام
ابن انشاء	شیر محمد خان	حسرت موہانی	فضل الحسن
احمد ندیم قاسمی	احمد شاہ	ولی دکنی	شمس الدین محمد ولی
ارشد میر	ارشد شاہ	انیس ناگی	یعقوب علی
راجہ رسالو	ارشد حسین	پطرس بخاری	سید احمد شاہ
راشد ن م	محمد صادق	تنویر بخاری	فقیر محمد
عاصی کرنالی	نذر محمد	جوش ملیح آبادی	شبیر حسین
شورش کشمیری	شریف احمد	شہرت بخاری	محمد انور
قتیل شفائی	عبدالکریم	عطا شاد	محمد اسحاق
عقیل روبی	اورنگ زیب	شوکت تھانوی	محمد عمر
مرزا ادیب	غلام حسین سوز	کوثر نیازی	محمد حیات
محسن نقوی	دلاور علی	منو بھائی	منیر احمد
آتش	غلام عباس	نسیم حجازی	قلندر بخش
ابوالکلام آزاد	خواجہ حیدر علی	اکبر الہ آبادی	محمد شریف
جگر مراد آبادی	علی سکندر	میرا جی	ثناءاللہ ڈار
مرزا غالب	اسد اللہ خان	امیر خسرو	ابوالحسن

23.4-ادبا کے القابات وخطابات وانعامات

اردو خواتین شعراء میں دوسرے اختر شیرانی کا لقب پروین شاکر کو دیا گیا ہے۔

قتیل شفائی کو پاکستان کا ساحر لدھیانوی کہا جاتا ہے۔

میاں عبدالعزیز فلک پیما کو اردو کا برنارڈ شاہ لقب کہا جاتا ہے۔

"مصور غم" مصنف راشد الخیری کو کہتے ہیں۔

خواجہ حسن نظامی مصور فطرت کہا جاتا ہے۔

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

''اردو کا عمر خیام'' ریاض خیرآبادی کو کہتے ہیں۔

اردو کا ہومر میر ببر علی انیس کو کہا جاتا ہے۔

اردو کی جین آسٹن 'بشریٰ رحمٰن' کو قرار دیا جاتا ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی کو جدید اردو شاعری کا الہام کہتے ہیں۔

الطاف حسین حالی کو 1904ء میں شمس العلماء کے خطاب سے نوازا گیا۔

''شاعر انقلاب'' جوش ملیح آبادی کو کہا جاتا ہے۔

جوش ملیح آبادی کو 'شاعر انقلاب' کے علاوہ شاعر اعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

ایرج مرزا کو صدر الشعراء خطاب دیا گیا ہے۔

''لسان قوم'' سے صفی لکھنوی کو جاتا ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کو 1894ء میں شمس العلماء کا خطاب دیا گیا۔

میر تقی میر کو خدائے سخن کہا جاتا ہے۔

اردو ادب میں ''عوامی شاعر'' نظیر اکبرآبادی کو قرار دیا تھا۔

''اردو کا ٹالسٹائی'' کرشن چندر کو کہا جاتا ہے۔

''سریلے بول کا شاعر'' کے خطاب سے عظمت اللہ خان کو نوازا گیا ہے۔

''سریلی بانسری کا شاعر'' آرزو لکھنوی کو کہتے ہیں۔

''رئیس المتغزلین'' مولانا حسرت موہانی کو کہتے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی کو 'رئیس المتغزلین' کے علاوہ 'سید الاحرار' کے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے۔

''اردو زبان کا پہلا باغی شاعر'' مرزا غالب کو قرار دیا جاتا ہے۔

اکبر الہ آبادی کو 'مزاحیہ شاعری کا امام' کے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے۔

عبداللہ حسین کے ناول ''اداس نسلیں'' کو انعام ملا۔

مشتاق احمد یوسفی کی کتاب ''خاکم بدہن'' کو آدم جی ایوارڈ سا انعام ملا۔

اردو افسانے کا پہلا آدم جی ایوارڈ عرش صدیقی کو دیا گیا۔

بیگم اختر ریاض الدین کے سفرنامے ''دھنک پر قدم'' آدم جی ایوارڈ دیا گیا۔

فیض احمد فیض کو سوویت یونین سے لینن ایوارڈ ملا تھا۔

ساحر لدھیانوی کی کتاب 'متاع غیر' لینن ایوارڈ یافتہ ہے۔

ہندوستان کے ادیب رابندر ناتھ ٹیگور کو ان کی کتاب ''گیتا نجلی'' پر ادب کا نوبل انعام دیا گیا۔

مولانا عبدالمجید کی کتاب ''ہندوستان میں اسلامی تمدن'' پر یونیسکو نے انہیں 480 ڈالر انعام دیا۔

عبیداللہ علیم کی کتاب ''چاند چہرہ ستارہ آنکھیں'' کو 1974ء میں آدم جی ایوارڈ دیا گیا۔

جمیلہ ہاشمی کے ناول ''جشن بہاراں'' کو آدم جی ایوارڈ ملا۔

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کو نشان سپاس انعام ملا تھا۔

ناصر کاظمی کو ان کے مجموعہ کلام ''دیوان'' پر آدم جی ایوارڈ دیا گیا۔

راجندر سنگھ بیدی کے ناول ''ایک چادر میلی سی'' کو ساہتیہ اکیڈمی نے انعام دیا تھا۔

''بچوں کا شاعر'' اسماعیل میرٹھی کہا جاتا ہے۔

''شاعر مزدور'' احسان دانش کو کہا جاتا ہے۔

''خاقانی ہند'' ذوق شاعر کو کہا جاتا ہے۔

جدید اردو غزل کا امام حسرت موہانی کو کہا جاتا ہے۔

اردو کا رومانوی اختر شیرانی کو کہا جاتا ہے۔

''طوطی ہند'' اور ''اردو شاعری کا باوا آدم'' ولی دکن کو کہا جاتا ہے۔

جدید شاعری کا امام مولانا الطاف حسین حالی کو کہتے ہیں۔

''بابائے اردو'' مولوی عبدالحق کا لقب ہے۔

غالب کو مولانا الطاف حسین حالی شاعر نے حیوان ظریف کہا تھا۔

''قنوطی شاعر'' میر تقی میر کو کہا جاتا ہے۔

''شہنشاہ ظرافت'' اکبر الہ آبادی کو کہتے ہیں۔

نجم الدولہ اور نظام جنگ کس غالب کے خطاب ہیں۔

''شاعر اسلام'' حفیظ جالندھری کو کہتے ہیں۔

''تصوف کا سرخیل'' میر درد کو کہتے ہیں۔

''بلبل ہند'' داغ دہلوی کو کہتے ہیں۔

متفرق اصناف

24.1-نعت

نعت وہ نظم ہے جس میں سید المرسلین، حضرت محمدؐ کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

دکنی دور میں جب مثنوی نگاری کی آغا ہوا تو آغاز نظم میں حمد کے اشعار کے ساتھ نعتیہ اشعار بھی لکھے جاتے تھے۔

وجہی مثنوی ''قطب مشتری'' کے نعتیہ اشعار نہایت عمدہ ہے۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

دکن کے بعد دلی اور لکھنؤ کے مثنوی نگاری نے بھی نعت گوئی کی اس روایت کو جاری رکھا۔

سودا کا مشہور لامیہ قصیدہ نعتیہ شاعری کی بہترین مثال ہے۔

اردو نعت کے جدید دور کا آغاز مولانا الطاف حسین حالی سے ہوا۔

حالی نے 'مدو جزر اسلام' کی ابتدا میں نعتیہ اشعار عشق رسولؐ میں ڈوب کر لکھے ہیں۔

علامہ اقبال کے ہاں بھی نعتیہ شاعری کے عدیم المثال نمونے ملتے ہیں۔

اردو میں نعت گوئی کو فنی حیثیت محسن کاکوروی نے دی۔

محسن کاکوروی کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں اردو میں پہلی مکمل نعتیہ مثنوی لکھی۔

اردو نعت کو قبولیت عام درجہ احمد رضا خاں بریلوی نے دلایا۔

اردو شعراء میں حفیظ تائب وہ شاعر ہیں جنھوں کے خود کو مکمل طور پر نعت گوئی کے لئے وقف کر دیا ہے۔

حفیظ تائب کو ''امام نعت نگاراں'' کا لقب دیا گیا ہے۔

اردو کی مشہور نعت گو شعرا میں امیر مینائی، مولانا ظفر علی خاں، مولانا کوثر نیازی، عبدالستار نیازی، ماہر القادری، بہزار لکھنوی، مظفر وارثی، صبا اکبرآبادی، صہبا اختر، پروفیسر اقبال عظیم، سیماب اکبرآبادی، احسان دانش کے نام قابل ذکر ہیں۔

احمد رضا خان کی نعتیہ کتاب ''حدائق بخشش'' تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

امیر مینائی کا نعتیہ دیوان 'محمدؐ خاتم النبین' ہے۔

ماہر القادری کا نعتیہ مجموعہ ظہور قدسی ہے۔

مظفر کی وارثی کی نعتیہ کتاب ''دل سے در نبی تک'' ہے۔

حفیظ تائب کی نعتیہ کتب:

۱۔صلو علیہ وآلہ ۲۔سک متراں دی ۳۔وسلمو تسلیما

۴۔وہی یسین وہی طٰہ ۵۔مناقب ۶۔لیکھ

۷۔کوثریہ ۸۔نسیب

24.2- سوانح نگاری

تصنیف	مصنف	تصنیف	مصنف
''حیات جاوید''	الطاف حسین حالی	''حیات سعدی''	الطاف حسین حالی
''یادگار غالب''	الطاف حسین حالی	''جہان دانش''	احسان دانش
''المامون''	شبلی نعمانی	''الفاروق''	شبلی نعمانی
''سیرت النبیؐ''	شبلی نعمانی	''حیات شبلی''	سید فاروق احمد
''الغزالی''	شبلی نعمانی	''سوانح مولانا رومؒ''	شبلی نعمانی
''سیرۃ النعمان''	شبلی نعمانی	رسیدی ٹکٹ	امرتا پریتم
'جستجو کیا ہے'	احمد عقیل روبی	مٹی کا دیا'	مرزا ادیب
یادوں کی برات'	جوش ملیح آبادی	شہاب نامہ	قدرت اللہ شہاب
'یہ بازی عشق کی بازی ہے'	فرخندہ بخاری	'چراغوں کا دھواں'	انتظار حسین
'کالا پانی'	محمد جعفر تھانیسری	'راہ رواں'	بانو قدسیہ
'اعمال نامہ'	مولانا مودودی	'گھنگھرو ٹوٹ گئے'	قتیل شفائی
'یادگار حالی'	صالحہ عابد حسین	'جو رہی سو بے خبری رہی'	ادا جعفری
نشان جگر سوختہ	ڈاکٹر سلیم اختر		

24.3- مکتوب نگاری

تصنیف	مصنف	تصنیف	مصنف
'غبار خاطر'	ابوالکلام آزاد	عود ہندی	مرزا غالب
اردوئے معلیٰ	مرزا غالب	مکاتیب مہدی	مہدی افادی
خطوط محمد علی جوہر	محمد علی جوہر	شاد اقبال	علامہ اقبال
اقبال نامہ	علامہ اقبال	انوار اقبال	علامہ اقبال
کاروان خیال	ابوالکلام آزاد	مکتوبات سلیمانی	سید سلیمان ندوی
مکتوبات نیاز	نیاز فتح پوری	گویا دبستان کھل گیا	محمد علی ردولوی
من آنم	فراق گورکھ پوری	مکاتیب گل	جگر مراد آبادی
نقوش زنداں	سجاد ظہیر	صلیبیں میرے دریچے میں	فیض احمد فیض
بار خاطر	شوکت تھانوی	پردیسی کی خطوط	مجنوں گورکھ پوری
بوستان قلم	عبداللہ خویشگی		

24.4- اردو انشائیہ

اردو کا سب سے پہلا انشائیہ 1952ء میں ماہنامہ ''ادب لطیف'' میں

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

ڈاکٹر وزیر آغا کے نام سے چھپا۔
اردو میں انشائیوں کا سب سے پہلا مجموعہ ''خیال پارے'' ہے۔
خیال پارے'' ڈاکٹر وزیر آغا کی تحریر ہے۔

تصنیف	مصنف	تصنیف	مصنف
چوری سے یاری تک	وزیر آغا	کم ہمتی	محمود شام
دہمبر	انور سدید	اونگھنا	انور سدید
ہم ہیں مشتاق	مشتاق قمر	گالی دینا	غلام جلانی اصغر
بچہ اور باپ	غلام جلانی اصغر	کچھ جھوٹ کی حمایت میں	غلام جلانی اصغر
سگریٹ نوشی	جمیل آذر	مچھلی کا شکار	جمیل آذر
لکیریں	عاصی کرنالی	میز اور کرسی	تقی حسین
سریش کا درخت	کامل القادری	شذرِ سکوت	کامل القادری
دوشیزہ	کامل القادری	ہل چلانا	سلیم آغا
آئینہ	سلیم آغا	کرسی اور بلبلہ	سلیم آغا
پھول	انجم انصار	منگنی کی انگوٹھی	انجم انصار

24.5-اردو صحافت:

پہلا دور آغاز تا 1857ء

☆ جدید اردو نثر کی طرح ہندوستان میں اردو صحافت کا آغاز کی ایسٹ انڈیا کمپنی سرپرستی میں ہوا۔

☆ اردو کا پہلا ہفت روزہ اخبار ''جام جہاں نما'' 1823ء میں کلکتہ سے جاری ہوا۔

☆ ''جام جہاں نما'' کی اجرا کے پس پردہ محرکات یہ تھے کہ کمپنی فارسی کی بجائے اردو کو رائج کرنا چاہتی تھی۔

☆ جام جہاں نما 23 جنوری 1928ء کو بند ہو گیا۔

☆ 1832ء میں مولوی محمد باقر نے ''دہلی اخبار نکالا''۔

☆ 3 مئی 1940ء کو ایک اخبار کا نام ''دہلی اخبار اردو'' رکھ دیا گیا۔

☆ 1937ء میں سرسید کے بھائی سید محمود خاں نے ''سید الاخبار' جاری کیا۔

☆ 1837ء میں ہی خیر خواہ ہند کا اجراء ہوا۔

☆ 1845ء میں مولوی کریم الدین نے ''کریم الاخبار'' نکالا۔

☆ 1845ء میں ہی دہلی میں ''فوائد الناظرین'' اور'' قرآن السعدین'' منظر عام پر آئے۔

☆ اسی زمانے میں دہلی میں ''نور مشرقی''، ''نور مغربی'' اور'' صادق الاخبار'' کے ناموں سے اخبار جاری ہوئے۔

☆ 1850ء میں لاہور سے ''کوہ نور'' اخبار کا اجرا ہوا۔

☆ کوہ نور کی تقلید میں ''دریائے نور'' اور'' لاہور گزٹ'' جاری ہوئے۔

☆ 1853ء میں اردو زبان کی اخبارات کی تعداد 35 تھی۔

☆ 1858ء کی فہرست میں صرف 12 اخبار رہ گئے۔

☆ ان بارہ اخباروں میں چھ نئے اور چھ پرانے اخبار تھے۔

☆ ان چھ اخباروں میں صرف ایک اخبار صرف ایک اخبار کی ادارت ایک مسلمان کے سپرد تھی۔

دوسرا دور 1857 تا 1900

☆ اردو کا پہلا روز نامہ اخبار ''اردو گائیڈ' 1858ء میں کلکتہ سے جاری ہوا۔

☆ سرسید نے ''اخبار سائنٹفک سوسائٹی کا اجرا کیا۔

☆ پہلے یہ اخبار ہفت روزہ تھا، بعد میں سہ روزہ ہوگا۔

☆ 1870ء میں سرسید نے رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا

☆ اردو گائیڈ کبیر الدین احمد خاں نے جاری کیا۔

☆ اردو کا دوسرا روزنامہ ''اوودھ اخبار'' (1874) ہے۔

☆ اردو کا تیسرا روز نامہ ''روزنامچہ پنجاب'' یکم جنوری 1884ء کو جاری ہوا۔

☆ 1884ء میں لاہور سے روزنامہ ''شفیق ہند'' کا اجرا ہوا

☆ اسی زمانے میں ایک اخبار ''اخبار عالم'' روزنامہ ہوگیا

☆ 1888ء میں ''کوہ نور'' روزنامہ ہوگیا۔

☆ اسی زمانے میں روزنامہ ''پیسہ اخبار جاری ہوا۔

☆ 15 دسمبر 1885ء کو ایک روزنامہ ''آئینہ نمائش'' کلکتے سے جاری ہوا۔

☆ 26 اپریل 1885ء کو ''پیکر صبا'' جاری ہوا۔

☆ یکم مئی 1885ء کو ''روزنامچہ ملک'' کا اجرا ہوا،

اخبار کا نام	سن اجرا	مقام
روزنامچہ لکھنؤ	یکم جنوری 1882ء	لکھنؤ
قیصر الہند	یکم اکتوبر 1877ء	الہ آباد
روزنامچہ عالم	یکم اکتوبر 1884ء	

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

پیک آصفی	جنوری 1884ء	حیدرآباد دکن
اتحاد (روزانہ)	1885ء	مدراس
خادم ہند (روزنامہ)	1883ء	بمبئی
بہار پٹنہ (روزنامہ)	1876ء	پٹنہ

☆ ان روزناموں میں بعض تو چند ماہ بعد ہی بند ہو گئے۔

☆ بعض روزناموں نے چند سال بعد دم توڑ دیا۔

☆ کچھ روزنامے طویل عرصے تک زندہ رہے۔

☆ بقول ڈاکٹر عبدالسلام خورشید ''برعظیم میں جید صحافت کے علم بردار دو اخبار تھے: اول اخبار عالم، دوم پیسہ اخبار

تیسرا دور

☆ بیسویں صدی کی آغاز میں اردو صحافت کی قیادت تین رہنماؤں کے ہاتھ میں تھے، ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان

☆ ابوالکلام آزاد نے الہلال (1906ء) اور البلاغ جاری کئے۔

☆ مولانا محمد علی جوہر نے کامریڈ اور ہمدرد جاری کئے۔

☆ مولانا ظفر علی خاں اپنے والد کی وفات کے بعد ''زمیندار'' کے مدیر بنے۔

☆ اگرچہ اس دور میں دیگر اخبار بھی جاری ہوئے مگر مجموعی طور پر صحافت ہے منظر نامے پر یہی تین ہستیاں اور ان کے اخبار چھائے ہوئے تھے۔

☆ کامیریڈ 12 اپریل 1929ء کو بند ہوا۔

☆ 1928ء میں الہلال بند رہنے کے بعد دوبارہ جاری ہوا۔

☆ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں زمین دار کی بند کر دیا گیا۔

☆ 1919ء میں زمیندار دوبارہ جاری ہوا۔

☆ 1919ء کے بعد زمیندار کے کوئی درج بھر مدیر گرفتار کئے گئے۔

اخبار	سن اجرا	مقام
وطن (ہفت روزہ)	1902ء	لاہور
ہندوستان دیش	1904ء	
مدینہ	1912ء	بجنور
سیاست	1919ء	لاہور
پیغام	1921ء	کلکتہ
انقلاب	1927ءتا1949	لاہور
احسان	1934ء	لاہور
عصر جدید		کلکتہ

رسائل و جرائد

نام رسالہ	سن اجرا	مقام
ستارہ صبح	1916	
معارف	1916ء	اعظم گڑھ
صبح امید	1918ء	لکھنؤ
نقیب	1919ء	بدایوں
ہزار داستان	1919ء	لاہور
مخزن	1919ء	لاہور

اردو گرامر

25.1-ہجا کے مسائل

وہ حروف تہجی جن سے پہلے اگر عربی 'ال' کی آواز پڑھنے میں آئے حروف قمری کہلاتے ہیں۔ جیسے الکتاب

وہ حروف تہجی جن سے پہلے اگر عربی 'ال' کی آواز پڑھنے میں نہ آئے حروف شمسی کہلاتے ہیں۔ جیسے الرعد

جس الف کی کھینچ کر پڑھا جائے اسے الف معدودہ کہتے ہیں۔ جیسے آج

جس الف کی کھینچ کر نہ پڑھا جائے اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ جیسے امر

الف کو یائے مجہول سے تبدیل کرنے کو امالہ کہتے ہیں۔ جیسے اکھاڑ نا سے اکھیڑنا۔

جس حرف پر زیر زبر پیش میں سے کوئی حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔

جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو اسے موقوف کہتے ہیں۔

جس حرف پر جزم ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

وہ 'و' جو خوب کھل کر پڑھی جائے اسے واؤ معروف کہتے ہیں۔ جیسے طور

وہ 'و' جو خوب کھل کر نہ پڑھی جائے اسے واؤ مجہول کہتے ہیں۔ جیسے شور۔

وہ واؤ جو لکھنے میں آنے مگر پڑھنے میں نہ آئے اسے واؤ معدولہ کہتے ہیں۔ جیسے خواہش۔

وہ 'ہ' جو خوب کھل کر پڑھی جائے اسے ہائے ملفوظی کہتے ہیں۔ جیسے بندہ

وہ 'ہ' جو خوب کھل کر نہ پڑھی جائے اسے ہائے مختفی کہتے ہیں۔ جیسے پروانہ

وہ 'یا' جو خوب ظاہر ہو اور کھل کر پڑھی جائے اسے یائے معروف کہتے ہیں۔ جیسے خوشی۔

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

'ے' یا 'ی' جو خوب ظاہر ہو اور مکمل کر نہ پڑھی جائے اسے یائے مجہول کہتے ہیں۔ جیسے دلیر

لفظ میں سے کسی حرف کو گرا دینے کو حذف کہتے ہیں۔ جیسے شاد باش سے شاباش۔

کسی غیر زبان کے لفظ میں کچھ تبدیلی کر کے اپنی زبان میں استعمال کر لینے کو تصرف کہتے ہیں۔ جیسے سکول سے اسکول

کسی غیر زبان کے لفظ کو اردو بنا لینا اردوانا کہلاتا ہے۔ جیسے ہوسپٹل سے ہسپتال یا اسپتال

کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنا لینے کو تعریب کہتے ہیں۔ جیسے پیل سے فیل

کسی غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنا لینے کو تفریس کہتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر سے دکتور

کسی غیر زبان کے لفظ کو ہندی بنا لینے کو تہنید کہتے ہیں۔ جیسے ڈبل سے دُھول۔

وہ لفظ جس کی تعریب کی جائے معرب کہلاتا ہے۔

وہ لفظ جس کی تفریس کی جائے مفرس کہلاتا ہے۔

وہ لفظ جس کی تہنید کی جائے مہند کہلاتا ہے۔

عربی حروف شمسی کی تعداد چودہ ہے۔

سادہ آوازوں کو تحریری علامات میں لانے کو حرف کہتے ہیں۔

اردو حروف علت ''ا، و، ی'' ہیں

وہ حروف جو دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کر آواز قائم کرنے کے لئے استعمال ہوں حروف علت کہلاتے ہیں

وہ حروف جو حروف علت کو ملائے بغیر آواز پیدا نہ کر سکتے ہوں حروف صحیح کہلاتے ہیں

صرف میں الفاظ سے بحث کی جاتی ہے۔

عربی حروف قمری کی تعداد بارہ ہے۔

اردو حروف تہجی کی تعداد 37 ہے۔

25.2-لفظ کی اقسام

لفظ کی دو اقسام ہیں؛ کلمہ اور مہمل۔

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔

قلم شلم میں 'شلم' کا لفظ گرامر کی رو سے مہمل ہے

25.3- کلمہ کی اقسام بناوٹ کے لحاظ سے

کلمہ کی تین اقسام ہیں، اسم، فعل، حرف۔

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں؛ جامد، مصدر، مشتق۔

مصدر کے لغوی معنی ہیں نکلنے کی جگہ۔

مصدر وہ کلمہ ہے جو خود تو کسی کلمے سے نہ بنے مگر اس بہت سے کلمات بنتے ہوں۔

جو کلمہ نہ خود کسی کلمہ سے بنے اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنتا ہو جامد کہلاتا ہے۔

اردو زبان میں مصدر کی علامت 'نا' ہے

مصدر سے بننے والے کلمے کو مشتق کہتے ہیں۔

فارسی زبان میں مصدر کی علامت 'ن' ہے۔

ایسا مصدر جو ابتداء سے ہی مصدر معنوں کے لئے بنایا گیا ہو 'اصلی یا وضعی مصدر' کہلاتا ہے۔

وہ مصدر جو غیر زبان کی لفظ کے ساتھ اردو علامت مصدر یا پورا مصدر بڑھا کر بنایا جائے 'قیاسی' کہلاتا ہے۔ جیسے برفانا یا طلب کرنا۔

ایسا مصدر جس کا کوئی حرف کم کر دینے سے اس کی مصدری حالت قائم نہ رہے 'مصدر مفرد یا مجرد' کہلاتا ہے۔ جیسے 'آنا'

ایسا مصدر جو مصدر مجرد کے ساتھ کوئی لفظ لگا کر بنایا جائے 'مصدر مرکب یا مزید فیہ' کہلاتا ہے۔ جیسے مارا جانا۔

ایسا مصدر جس سے بننے والا فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر پورے معنی ادا کر دیں 'مصدر لازم' کہلاتا ہے۔ جیسے جمیل دوڑا (دوڑنا)

ایسا مصدر جس سے بننے والا فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر پورے معنی ادا نہ کر سکے بلکہ اسے مفعول کی بھی ضرورت ہو 'مصدر متعدی' کہلاتا ہے۔ جیسے ہم نے چائے پی (پینا)۔

وہ اسم مشتق جس میں مصدر کے معنی پائے جائیں 'حاصل مصدر' کہلاتا ہے۔ جیسے ہنسنا سے ہنسی۔

ایسا اسم مشتق جس میں کام کرنے والے (فاعل) کے معنی پائے جائیں 'اسم فاعل' کہلاتا ہے۔ جیسے لکھنا سے لکھنے والا۔

ایسا اسم مشتق جو اس ذات کو ظاہر کرے جس پر فعل واقع ہوا 'اسم مفعول' کہلاتا ہے۔ جیسے لکھنا سے لکھا ہوا۔

وہ اسم مشتق جس میں فاعل یا مفعول کی حالت پائی جائے کہلاتا 'اسم حالیہ' ہے۔ جیسے روتا ہوا۔

'چلتے چلتے' گرامر کی رو سے 'اسم حالیہ' ہے۔

وہ اسم مشتق جس میں کسی کام کے صلے کے معنی پائیں جائیں 'اسم معاوضہ' کہلاتا ہے جیسے لگوانا سے لگوائی۔

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم جامد' ہیں۔ کرسی، قلم، کتاب، چٹائی

downloaded from https://infohubhrmsslssed.com/

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم فاعل' ہیں۔ لکھنے والا، قاتل، فنکار، دربان
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم مفعول' ہیں۔ نوشتہ، مقتول، پالا ہوا۔ گزیدہ
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'حاصل مصدر' ہیں۔ بندش، دوڑ، لڑائی، پڑھائی
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم حالیہ' ہیں۔ ہنستے ہنستے، دیکھتے ہوئے،
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'ق' ہیں۔ کھلتے ہوئے، کٹوائی، تپش، عاقل

25.4- اسم کی اقسام معنی کے لحاظ سے

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں؛ اسم معرفہ، اسم نکرہ۔
کسی عام جگہ شخص یا چیز کے نام کو 'اسم نکرہ' کہتے ہیں۔ جیسے لڑکا۔ کتاب، شہر
کسی خاص جگہ شخص یا چیز کے نام کو 'اسم معرفہ' کہتے ہیں۔ جیسے انور، قرآن، لاہور

25.5- اسم علم کی اقسام

اسم علم، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول 'اسم معرفہ' کی اقسام ہیں۔
وہ اسم جو کسی خاص نام کو ظاہر کرے 'اسم علم' کہلاتا ہے۔
وہ اسم جو کسی شخص یا چیز کی جگہ استعمال ہو 'اسم ضمیر' کہلاتا؛ جیسے میں، تم۔
وہ اسم جو اشارہ کے معنی دے 'اسم اشارہ' کہلاتا ہے۔ جیسے یہ، وہ
ایسا نا تمام اسم کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی جملہ نہ آئے اپنے معنی واضح نہیں کرے 'اسم موصول' کہلاتا ہے۔ جیسے جو، جس، جنہوں
وہ جملہ جو اسم موصول کی وضاحت کے لئے لایا جاتا ہے 'صلہ' کہلاتا ہے۔
وہ اسم جس کی جگہ اسم ضمیر استعمال کیا جائے 'مرجع' کہلاتا ہے۔
خطاب، لقب، کنیت، تخلص، عرف 'اسم علم' کی اقسام ہیں۔
وہ وصفی نام جو کسی خدمت کے صلہ میں حکومت یا قومی ادارہ کی طرف سے دیا جائے 'خطاب' کہلاتا ہے۔ جیسے شمس العلماء، خان بہادر۔
وہ وصفی نام جو کسی خصوصیت یا وصف کی وجہ سے عوام وخواص میں مشہور ہو جائے 'لقب' کہلاتا ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ، شاعر مشرق علامہ اقبال
وہ مختصر نام جو شاعر اپنی شاعری میں اپنے اصل نام کی جگہ استعمال کرتا ہے 'ص' کہلاتا ہے۔ اسداللہ خان کی بجائے غالب۔
وہ نام جو والد، والدہ، بیٹا، بیٹی کی نسبت سے مشہور ہو جائے کہلاتا 'کنیت' ہے۔ جیسے ابوبکر
وہ نام جو محبت یا حقارت کی وجہ سے اصل نام کو بگاڑ کر یا اصل نام کی جگہ مشہور ہو جائے 'عرف' کہلاتا ہے۔ جیسے معراج دین سے ماجا۔ پپو وغیرہ

25.6- اسم نکرہ کی اقسام

اسم آلہ، اسم ظرف اسم مصغر، اسم مکبر، اسم صوت 'اسم نکرہ' کی اقسام ہیں۔

ایسا اسم جس سے کوئی خاص حالت یا کیفیت ظاہر ہوتی ہو 'اسم کیفیت' کہلاتا ہے۔ جیسے نرمی، بچپن۔
ایسا اسم جس میں وقت یا جگہ کے معنی پائے جائیں 'اسم ظرف' کہلاتا ہے۔ جیسے دن، مدرسہ۔
جگہ کے معنی ظاہر کرنے والے اسم کو 'اسم ظرف مکاں' کہتے ہیں۔ جیسے میدان۔
ایسا اسم جس میں وقت کے معنی پائیں جائیں 'اسم ظرف زماں' کہلاتا ہے۔ جیسے سال
وہ اسم جس میں اوزار یا ہتھیار کے معنی پائے جائیں 'اسم آلہ' کہلاتا ہے۔ جیسے ہتھوڑا
وہ اسم جس میں بڑائی کے معنی پائے جائیں 'اسم مکبر' کہلاتا ہے۔ جیسے شاہراہ۔
وہ اسم جو انسان، حیوان یا کسی چیز کی آواز کو ظاہر کرے 'اسم صوت' کہلاتا ہے۔ جیسے کائیں کائیں۔
وہ اسم جس میں چھوٹائی کے معنی پائے جائیں 'اسم مصغر' کہلاتا ہے۔ جیسے ڈھولک
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم معرفہ' ہیں۔ محمد علی، لاہور، ہونڈا موٹر سائیکل
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم نکرہ' ہیں۔ آدمی، مدرسہ، کمپیوٹر
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم علم' ہیں؟ میر، سر، ماجو، ابن مریم
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم ضمیر' ہیں۔ وہ، میں، ہم، تم
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم اشارہ' ہیں۔ یہ، وہ، اِن، اُن۔
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم موصول' ہیں۔ جو، جن، جسے، جنھوں
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'تخلص' ہیں۔ درد، داغ، آتش
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'کنیت' ہیں۔ ام رقیہ، ابوتراب، بنت فاطمہ
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'لقب' ہیں۔ ذبیح اللہ، حکیم الامت، رحمت عالم
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم کیفیت' ہیں۔ بڑھاپا، کمزوری، ٹھنڈک، پیاس
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم ظرف' ہیں۔ مہینہ، سرائے، پل، مسجد
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم ظرف زماں' ہیں۔ رات، برس، گھڑی
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم ظرف مکاں' ہیں۔ میرج ہال، مال، پارک
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم آلہ' ہیں۔ درانتی، قینچی، تلوار، بھالا
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم مصغر' ہیں۔ ڈھولک، نالی، صندوقچہ
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم مکبر' ہیں۔ شہ زور، پگڑ، خراس
یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم صوت' ہیں۔ چھم چھم، چنگھاڑ، کوکو

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

25.7-اسم صفت کا بیان

وہ اسم جو اپنے ساتھ آنے والے اسم کی حالت یا کیفیت بیان کرے اور اس کے معنی میں اضافہ کرے 'اسم صفت' کہلاتا ہے۔ جیسے نیک لڑکا میں 'نیک'

وہ چیز جس کی حالت یا کیفیت بیان کی جائے 'موصوف' کہلاتی ہے۔ جیسے سفید کپڑا میں 'کپڑا'

اسم صفت کی چار اقسام ہیں؛ ذاتی، نسبتی، عددی، مقداری۔

ایسا کلمہ جو کسی شخص یا چیز کی ظاہری یا باطنی حالت کو ظاہر کرے 'صفت ذاتی' کہلاتا ہے۔ جیسے گرم دودھ، نیک عورت

صفت ذاتی کے 'تین' درجات ہیں: تفضیل نفسی، تفصیلی بعض، تفضیل کُل

صفت کا ایسا درجہ جس سے کسی چیز کی ذاتی صفت کا بلا مقابلہ اظہار مقصود ہو 'تفضیل نفسی' کہلاتا ہے، جیسے اچھا لڑکا۔

صفت کا ایسا درجہ جس سے چیز کا دوسری چیز کے ساتھ مقابلہ کرنا مقصود ہو 'تفضیل بعض' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد اکرم سے بہتر ہے میں 'بہتر'۔

صفت کا وہ درجہ جس میں کسی چیز کا مقابلہ کسی صفت میں سب چیزوں کے ساتھ کر کے اسے سب پر ترجیح دی جائے 'تفضیل کُل' کہلاتا ہے۔ جیسے بہترین کتاب۔

ایسی صفت جس سے کسی دوسرے چیز کے ساتھ لگاؤ یا تعلق ظاہر ہو 'صفت نسبتی' کہلاتی ہے۔ جیسے ملتانی مٹی، پاکستانی ٹیم

وہ الفاظ جن سے مختلف چیزوں کی تعداد معلوم ہو 'صفت عددی' کہلاتے ہیں۔ جیسے چار روٹیاں، کچھ پتے۔

جن چیزوں کی تعداد ظاہر کی جائے وہ 'معدود' کہلاتی ہیں۔

وہ اسم جو صورت میں تو واحد ہو مگر حقیقت میں کئی اسماء کا مجموعہ ہو 'اسم جمع' کہلاتا ہے۔ جیسے فوج، جماعت۔

25.8-اسم ضمیر کا بیان

اسم ضمیر کی پانچ اقسام ہیں۔

وہ ضمیر جو کسی شخص کے لئے استعمال ہو 'ضمیر شخصی' کہلاتا ہے۔

ضمیر شخصی کی تین حالتیں ہیں۔ فاعلی، مفعولی، ملکیتی یا اضافی

ضمیر کی وہ حالت جو فاعل کا فائدہ دے 'حالت فاعلی' کہلاتی ہے۔ جیسے وہ، میں

ضمیر کی وہ حالت جو مفعول کا فائدہ دے 'حالت مفعولی' کہلاتی ہے۔ جیسے اسے، تمھیں۔

ضمیر کی وہ حالت جو مضاف الیہ کا فائدہ دے 'حالت اضافی' کہلاتی ہے۔ جیسے میرا، تیرا

ایسا ضمیر کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی جملہ نہ بڑھایا جائے اپنے معنی واضح نہ کرے 'ضمیر موصولہ' کہلاتا ہے۔ جیسے جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں میں 'جو'۔

وہ جملہ جو ضمیر موصولہ کے ساتھ لایا جاتا ہے 'صلہ' کہلاتا ہے۔ جیسے جو گرجتے ہیں میں 'گرجتے ہیں'۔

جس نے گھوڑا چرایا وہ پکڑا گیا۔ اس جملے میں 'گھوڑا چرایا' صلہ ہے۔

وہ جملہ جو ضمیر موصولہ اور موصول کے ساتھ آ کر بات مکمل کرے 'تکمیل صلہ' کہلاتا ہے۔ جیسے جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں میں 'وہ برستے نہیں'۔

وہ ضمیر جو کچھ پوچھنے کے موقع پر استعمال ہو 'ضمیر استفہامیہ' کہلاتا ہے۔ جیسے کمرے میں کون ہے میں 'کون'۔

وہ استفہام جس سے بولنے والے کا مقصد خبر یا اطلاع حاصل کرنا ہو 'استفہام استخباری' کہلاتا ہے۔ جیسے تمھارے ساتھ کون ہے؟

وہ استفہام جس سے بولنے والے کا مقصد کسی امر کا اقرار کرنا ہو 'استفہام اقراری' کہلاتا ہے۔ وہ بلی نہیں تو اور کیا ہے؟

وہ استفہام جس سے بولنے والے کا مقصد کسی امر کا انکار کرنا ہو کہلاتا 'استفہام انکاری' ہے۔ آج کل شریفوں کو کون پوچھتا ہے؟

ایسا ضمیر جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو 'ضمیر اشارہ' کہلاتا ہے۔ جیسے یہ کتاب کس کی ہے میں 'یہ'۔

جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے 'مشارالیہ' کہتے ہیں۔

وہ اسم ضمیر جو غیر معین شخص یا چیز کے لئے استعمال ہو 'ضمیر تنکیری' کہلاتا ہے۔ جیسے کوئی، کچھ

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم صفت' ہیں۔ سفید، اونچا، تنگ، تاریک

یہ الفاظ گرامر کی رو سے صفت کے درجے 'تفضیل نفسی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ نیک، بد، گرم۔

یہ الفاظ گرامر کی رو سے صفت کے درجے 'تفضیل بعض' کو ظاہر کرتے ہیں۔ بہتر، زیادہ، بدتر، کہتر، افضل۔

وہ الفاظ گرامر کی رو سے صفت کے درجے 'تفضیل کل' کو ظاہر کرتے ہیں۔ بہترین، نہایت، انتہا درجہ، عمدہ ترین، اکبر۔

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'صفت نسبتی' ہیں۔ ہندوستانی، آبی، ناری، نوری

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'صفت عددی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ دو، چند، کچھ، دسویں۔

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'اسم ضمیر' ہیں۔ تم، ہمیں، میرا، کون، وہ، یہ

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'ضمیر شخصی' ہیں۔ وہ، میں، تم، ہم، تو

downloaded from https://infohubhrmsissed.com/

یہ الفاظ ضمیر شخصی کی کسی 'حالت فاعلی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ، میں، تم، ہم، تو

یہ الفاظ ضمیر شخصی کی کسی 'حالت مفعولی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے، ہمیں، اسے، تمھیں

یہ الفاظ ضمیر شخصی کی کسی 'حالتِ اضافی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ میرا، تمھارا، ہماری

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'ضمیر موصولہ' ہیں۔ جو، جن، جس، جسے

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'ضمیر استفہامیہ' ہیں۔ کون، کیا، کسے، کن

یہ الفاظ گرامر کی رو سے 'ضمیر تنکیری' ہیں۔ کوئی، کچھ

25.9- فعل کا بیان

وہ کلمہ جو کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے 'فعل' کہلاتا ہے۔ جیسے جاتا، رکھا

کام کرنے والے کو 'فاعل' کہتے ہیں۔ جیسے امجد روٹی کھاتا ہے میں 'امجد'۔

جس اسم پر کام (فعل) کا اثر پڑے 'مفعول' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد نے گیند لات ماری میں 'گیند'۔

اردو عبارت میں مفعول 'فاعل کے بعد اور فعل سے پہلے' آتا ہے۔

فاعل کی مختلف صورتوں کو 'صیغے' کہتے ہیں۔

فعل کے کل چھ صیغے ہیں۔

کسی فعل کی تمام صورتوں کی ترتیب وار بیان کرنے کو 'گردان' کہتے ہیں۔

فعل کے لحاظ سے ضمیر کی حالت فاعلی کی چھ صورتیں ہیں۔

بات کرنے والے کو 'متکلم' کہتے ہیں۔ جیسے میں ایک لڑکا ہوں میں 'میں'۔

جس سے بات کی جارہی ہو اسے 'مخاطب' کہتے ہیں۔ جیسے تم کیا رہے ہو میں 'تم'

جس سے متعلق بات کی جارہی ہو اسے 'غائب' کہتے ہیں۔ جیسے وہ اچھا انسان ہے میں 'وہ'

زمانہ کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے 'ماضی' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد آیا۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا موجودہ زمانے میں پایا جائے 'فعل حال' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد آرہا ہے۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا آنے والے ہوئے زمانے میں پایا جائے 'فعل مستقبل' کہلاتا ہے جیسے احمد آیا۔

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی پانچ قسمیں ہیں۔

ماضی، حال، مستقبل، مضارع، امر، نہی بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی اقسام ہیں۔

25.10- فعل ماضی کی اقسام

فعل ماضی کی پانچ اقسام ہیں۔

وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ کے قرب یا بُعد کے بغیر پایا جائے 'ماضی مطلق' کہلاتا ہے۔ جیسے ڈاکیہ خط لایا۔

وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا قریب زمانہ میں پایا جائے 'ماضی قریب' کہلاتا ہے۔ جیسے ڈاکیہ خط لایا ہے۔

وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بعید زمانہ میں پایا جائے 'ماضی بعید' کہلاتا ہے۔ جیسے ڈاکیہ خط لایا تھا۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار ہونا یا جاری رہنا پایا جائے 'ماضی استمراری' کہلاتا ہے۔ جیسے ڈاکیہ خط لاتا تھا۔

وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کے متعلق شک کا احتمال پایا جائے 'ماضی شکیہ یا احتمالی' کہلاتا ہے۔ جیسے اس نے گناہ کیا ہوگا۔

25.11- بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی اقسام

وہ فعل جس میں زمانے میں کسی امر کی شرط یا تمنا پائی جائے 'ماضی تمنائی' کہلاتا ہے۔ جیسے وہ مارتا۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا موجودہ زمانے میں پایا جائے 'فعل حال' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد سکول جاتا ہے۔

وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں 'فعل مضارع' کہلاتا ہے۔ جیسے وہ آئے۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آئندہ زمانے میں پایا جائے 'فعل مستقبل' کہلاتا ہے۔ جیسے وہ آئے گا۔

وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے 'فعل امر' کہلاتا ہے۔ جیسے تو لکھ۔

وہ فعل جس میں کسی کام سے منع کیا جائے 'فعل نہی' کہلاتا ہے، جیسے مت لکھ۔

مصدر کی علامت 'نا' ہٹا کر 'ئے یا یے' لگانے سے 'فعل مضارع' بنایا جاتا ہے۔ جیسے جانا سے جائے۔

مصدر کی علامت 'نا' ہٹا کر 'فعل امر' بنایا جاتا ہے۔ جیسے جانا سے جا۔

ایسے دو فعلوں کا مجموعہ جسے 'کر'یا' کے' کے ذریعے ملائے گئے ہوں 'فعل معطوف' کہلاتا ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر ساری داستان سناؤ۔

25.12- فاعل کے لحاظ سے فعل کی اقسام

فاعل کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں؛ فعل معروف، فعل مجہول۔

downloaded from https://infohubhmssised.com

وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو 'فعل معروف' کہلاتا ہے۔ جیسے راشد نے روٹی کھائی۔
وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو 'فعل مجہول' کہلاتا ہے۔ جیسے روٹی کھائی گئی۔
فعل معروف فعل لازم اور متعدی دونوں سے بنتا ہے۔
فعل مجہول صرف 'فعل متعدی' سے بنایا جاسکتا ہے۔
یہ الفاظ 'فعل حال' کو ظاہر کرتے ہیں۔ جاتا ہے، آرہا ہے، کھاتے ہیں۔
یہ الفاظ 'ماضی مطلق' کو ظاہر کرتے ہیں۔ نہایا، کھایا، اٹھے،
یہ الفاظ 'ماضی قریب' کو ظاہر کرتے ہیں۔ آیا ہے۔ گیا ہوں۔
یہ الفاظ 'ماضی بعید' کو ظاہر کرتے ہیں۔ نہایا تھا، کھایا تھا، اٹھے تھے،
یہ الفاظ 'ماضی استمراری' کو ظاہر کرتے ہیں۔ جارہا تھا، نکلتا تھا، آتا تھا۔
یہ الفاظ 'فعل شکیہ' کو ظاہر کرتے ہیں۔ آئے ہوں گے، کھایا ہوگا۔
یہ الفاظ 'ماضی تمنائی یا شرطی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ سوتا، جاتی، کھاتے
یہ الفاظ 'فعل مضارع' کو ظاہر کرتے ہیں۔ آئے، جائے، کرے
یہ الفاظ 'فعل مستقبل' کو ظاہر کرتے ہیں۔ آؤں گا، پہنے گا، گائے گی۔
یہ الفاظ 'فعل امر' کو ظاہر کرتے ہیں۔ نہا، کھا، اٹھ،
یہ الفاظ 'فعل نہی' کو ظاہر کرتے ہیں۔ نہ کھا۔ مت جا، مت کرو
یہ الفاظ فعل معطوف'' کو ظاہر کرتے ہیں۔ چڑھ کر بیٹھو، دیکھ کے اترو

25.12- علامتِ فاعل و مفعول

علامت فاعل 'نے' ہے۔
علامت فاعل 'فعل لازم' کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔
علامت مفعول 'کو' ہے۔
علامت مفعول 'فعل متعدی' کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

25.13- حروف کا استعمال

وہ کلمات جو اسموں کو فعلوں یا دوسرے اسموں کی طرف کھینچیں 'حروف جار' کہلاتے ہیں۔ جیسے سے، تک، اندر، درمیان
جس اسم کے ساتھ حرف جار آئے وہ 'اسم مجرور' کہلاتا ہے۔ جیسے نذیر فرش پر بیٹھا ہے میں فرش۔
وہ کلمات جو دو لفظوں یا فعلوں کو آپس میں ملائیں 'حروف عطف' کہلاتے ہیں۔ جیسے اور، و، پھر، نیز
جن لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آئے ان میں سے پہلے لفظ یا جملے کو 'معطوف' کہتے ہیں۔ جیسے دل اور جان میں دل
جن لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آئے ان میں سے دوسرے یا حرف عطف کے بعد آنے والے لفظ یا جملے کو 'معطوف علیہ' کہتے ہیں۔ جیسے دل اور جان میں جان
وہ حروف جو جملے کے شروع میں آکر شرط کے معنی دیں 'حروف شرط' کہلاتے ہیں۔ جیسے اگر تم جاؤ گے تو میں بھی جاؤں گا میں 'اگر'۔
وہ جملہ جو شرط کے جواب میں واقع ہو اس کا شروع کا حرف 'جزا' کہلاتا ہے۔ جیسے اگر تم جاؤ گے تو میں بھی جاؤں گا میں تو۔
وہ حروف جو پکارنے کے لئے استعمال ہوں 'حروف ندا' کہلاتے ہیں۔ جیسے اے، او، ارے، یا
وہ حروف جو سبب ظاہر کرنے کے لئے آئیں 'حروف علت' کہلاتے ہیں۔ جیسے کیونکہ، چونکہ، اس لئے
وہ حروف جو سوال کرنے یا پوچھنے کے موقع پر استعمال ہوں 'حروف استفہام' کہلاتے ہیں، جیسے کیا، کہاں، کیوں، کب۔
وہ حروف جو علیحدگی ظاہر کرنے کے لئے آئیں 'حروف استثنا' کہلاتے ہیں۔ جیسے مگر، لیکن، سوا، جز، ماسوا۔
وہ حروف جو دو جملوں کے درمیان آکر پہلے جملے کے شک و شبہ کو دور کریں 'حروف استدراک' کہلاتے ہیں۔ جیسے مگر، ولیک، سو، گو
وہ حروف جو افسوس کے موقع پر بولے جائیں 'حروف تاسف' کہلاتے ہیں۔ جیسے صد حیف، آہ، ہائے، حسرتا
وہ حروف جو دو اسموں کا لگاؤ ظاہر کریں 'حروف اضافت' کہلاتے ہیں۔ جیسے کا، کے، کی۔
جس اسم کے ساتھ لگاؤ ظاہر کیا جائے 'مضاف الیہ' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد کی کتاب میں 'احمد'۔
یہ مقیم کا قلم ہے۔ اس جملے میں مضاف الیہ مقیم ہے۔
جس اسم کا لگاؤ ظاہر کیا جائے 'مضاف' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد کی کتاب میں 'کتاب'۔
وہ حروف جو کسی بات کی حمایت کے موقع پر بولے جائیں 'حروف تائید' کہلاتے ہیں۔ جیسے بھی، اصلا، ہرگز، زنہار۔
وہ حروف جو کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں 'حروف تاکید' کہلاتے ہیں۔ جیسے مطلق، ضرور، ہرگز، ہاں ہاں، سراسر۔
وہ حروف جو ادنیٰ کو اعلیٰ یا اعلیٰ کو ادنیٰ بنا کر پیش کرنے کے لئے دو جملوں کے درمیان لائے جائیں 'حروف اضراب' کہلاتے ہیں۔ جیسے وہ آدمی نہیں بلکہ گدھا ہے۔
وہ حروف جو دو جملوں کے درمیان آئیں اور پہلے جملے میں کی گئی بات کی

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

وضاحت کریں 'حروف بیان' کہلاتے ہیں۔ جیسے معلوم ہوا کہ کراچی میں بڑا دھماکہ ہوا میں 'کہ'۔

وہ حروف جو حیرت یا استعجاب کے موقع پر بولے جائیں 'حروف تعجب' کہلاتے ہیں۔ جیسے سبحان اللہ، اف، واہ واہ۔

وہ حروف جو کسی امر کے اچانک واقعہ ہو جانے پر بولے جائیں 'حروف مفاجات' کہلاتے ہیں۔ جیسے ناگاہ، یکا یک، اچانک

وہ حروف جو تحقیق کے موقع پر بولے جائیں 'حروف تحقیق' کہلاتے ہیں۔ جیسے بے شک، قطعاً، لازماً

وہ حروف جو تعریف کے موقع پر بولے جائیں 'حروف تحسین و آفرین' کہلاتے ہیں۔ جیسے خوب، چشم بددور، جزاک اللہ۔

وہ حروف جو اسم یا فعل کے ساتھ مل کر کوئی خصوصیت پیدا کریں 'حروف تخصیص' کہلاتے ہیں۔ جیسے، ہی، ہر، محض، تنہا۔

وہ حروف جو ڈرانے یا خبردار کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں 'حروف تنبیہ' کہلاتے ہیں۔ جیسے زنہار، خبردار، دیکھنا

وہ حروف جو رد کرنے کے لئے استعمال ہوں 'حروف تردید' کہلاتے ہیں۔ جیسے خواہ، چاہے، یا تو

وہ حروف جو ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوں 'حروف تشبیہ' کہلاتے ہیں۔ جیسے طرح، مانند، آسا

وہ حروف جو کسی بات کے جواب میں بولے جائیں 'حروف ایجاب' کہلاتے ہیں۔ جیسے ٹھیک، درست، بجا۔

وہ حروف جو اظہار نفرت کے لئے استعمال ہوں 'حروف نفرین' کہلاتے ہیں۔ جیسے دردر، لعنت، تف۔

وہ حروف جو خوشی کے موقع پر بولے جائیں 'حروف انبساط' کہلاتے ہیں۔ جیسے آہا، سبحان اللہ، ماشاءاللہ

25.13- نحو

نحو میں کلام سے بحث کی جاتی ہے۔

گرامر کی رو سے ایسا مرکب جو کم از کم دو کلموں سے بنا ہو 'کلام' کہلاتا ہے۔

25.14- کلام کی اقسام

کلام کی دو قسمیں ہیں۔ کلام ناقص، کلام تام

وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو جائے یعنی کہنے والے کا مدعا سمجھ میں آ جائے 'کلام تام' کہلاتا ہے۔ جیسے نذیر گیا۔

وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو بلکہ انتظار باقی رہے 'کلام ناقص' کہلاتا ہے۔ جیسے نیک آدمی۔

مسند اور مسند الیہ سے 'کلام تام' ترکیب پاتا ہے۔ جیسے احمد آیا میں احمد مسند الیہ اور آیا خبر ہے

مرکب تام، مرکب مفید یا جملہ 'کلام تام' کے دوسرے نام ہیں۔

کلام ناقص کا دوسرا نام 'مرکب ناقص' ہے۔

25.13- مرکب ناقص کی اقسام

وہ مرکب جو اسم صفت اور موصوف سے مل کر بنے 'مرکب توصیفی' کہلاتا ہے۔ جیسے نیک لڑکا۔

وہ مرکب ناقص جو مضاف، مضاف الیہ اور حرف اضافت سے مل کر بنے 'مرکب اضافی' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد کی کتاب۔

وہ مرکب ناقص جو معطوف، حرف عطف اور معطوف علیہ سے مل کر بنے 'مرکب عطفی' کہلاتا ہے۔ جیسے آج اور کل

وہ مرکب ناقص جو عدد اور معدود سے مل کر بنے 'مرکب عددی' کہلاتا ہے۔ جیسے پانچ خط۔

چار سیر دودھ لاؤ۔ اس جملے میں معدود 'دودھ' ہے۔

وہ مرکب ناقص جو اسم ظرف اور مظروف سے مل کر بنے 'مرکب ظرفی' کہلاتا ہے۔ جیسے دریا کا پانی۔

وہ مرکب ناقص جو دو یا تین اسموں کو ملا کر ایک اسم بنائے 'مرکب امتزاجی' کہلاتا ہے۔ جیسے سرسید احمد خان۔

وہ مرکب ناقص جس میں تمیز اور ممیز پائے جائیں 'مرکب تمیزی' کہلاتا ہے۔ جیسے کتنا گھی لاؤں؟ کے جواب میں کہا جائے چار سیر گھی۔ چار تمیز اور گھی ممیز ہے۔

وہ مرکب ناقص تاکید اور مؤکد سے مل کر بنے 'مرکب تاکیدی' کہلاتا ہے۔ جیسے میں ہی آؤں میں، ہی تاکید اور میں مؤکد ہے۔

وہ مرکب ناقص جو بدل اور مبدل منہ سے مل کر بنے 'مرکب بیان و مبین' کہلاتا ہے۔ جیسے میرا دوست عامر آیا ہے میں میرا دوست بدل اور عامر مبدل منہ ہے۔

وہ مرکب ناقص جس میں حال اور ذوالحال پایا جائے 'مرکب حالی' کہلاتا ہے۔ جیسے مجید ہنستا ہوا آیا میں ہنستا ہوا حال اور مجید جس کا حال بیان کیا گیا ہے ذوالحال ہے۔

وہ مرکب ناقص جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی توضیح کرے مرکب

downloaded from https://infokhubhmsissed.com

عطف بیان و مبین کہلاتا ہے۔ جیسے موسیٰ کلیم اللہ میں کلیم اللہ موسیٰ کی مزید توضیح کرتا ہے۔

وہ مرکب ناقص جو وہ مرکب جو مستثنیٰ حرف استثنا اور مستثنیٰ منہ سے مل کر بنے 'مرکب استثنائی' کہلاتا ہے۔ جیسے احمد کے سوا سب بھاگ گئے میں احمد مستثنیٰ، سوا حرف استثنا اور سب مستثنیٰ منہ ہے۔

وہ مرکب ناقص جو کلمہ اور مہمل سے مل کر بنے 'تابع مہمل' کہلاتا ہے۔ جیسے جھوٹ موٹ

بامعنی لفظ کے ساتھ دوسرا بامعنی لگانا 'تابع موضوع' کہلاتا ہے۔ کیسے چال ڈھال۔

وہ مرکب ناقص جو اسم مجرور اور حرف جار سے مل کر بنے 'مرکب جاری' کہلاتا ہے۔ جیسے لاہور تک۔

وہ مرکب ناقص جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے 'مرکب اشاری' کہلاتا ہے۔ جیسے وہ درخت

وہ کلمات جو فعل یا صفت کے ساتھ آ کر ان کی کیفیت بیان کریں یا ان کے معنوں میں تھوڑی/ بہت کم بیشی کریں 'تمیز یا متعلقات فعل' کہلاتے ہیں۔ احمد تیز دوڑا میں تیز اور یہ درخت بہت اونچا ہے میں بہت۔

25.14- مرکب تام کا بیان

جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر ایک مفہوم کو ادا کریں تو وہ 'مرکب جملے' کہلاتے ہیں، جیسے اکرم آیا، مجھ سے ملا اور چلا گیا۔

اگر مرکب جملوں میں سے ہر ایک نحوی اعتبار سے برابر کے حیثیت رکھتا ہو تو ایسے جملے 'مساوی جملے' کہلاتے ہیں۔

ایسے مرکب جملے ہر ایک جملہ نحوی اعتبار سے برابر کی حیثیت نہ رکھتا ہے بلکہ ایک جملہ دوسرے کے ماتحت آئے تو ماتحت جملے کو تابع جملہ کہتے ہیں۔

جب دو ہم رتبہ جملوں کو ملانے کے لئے حرف عطف لایا جائے تو وہ 'وصلی جملے' کہلاتے ہیں۔ میں آیا اور چلا گیا۔

وہ ہم رتبہ جن کے ایک جز میں دوسرے جز کی علت یا سبب کو ظاہر کیا جائے 'سببی جملے' کہلاتے ہیں۔ جیسے چونکہ وہ بیمار ہے اس لئے مجھ سے ملنے نہیں آیا۔

وہ تابع جملہ جو اسم کا فائدہ دے 'اسمی جملہ' کہلاتا ہے۔ جیسے میرا ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے میں 'اللہ ایک ہے'۔

وہ تابع جملہ جو صفت کا فائدہ دے 'وصفی جملہ' کہلاتا ہے۔ جیسے اس نے وہی نام پکارے جو کتاب میں درج ہیں میں 'کتاب میں درج ہیں'۔

وہ تابع جملہ جو تمیز کا فائدہ دے 'تمیزی جملہ' کہلاتا ہے۔ جیسے جب میں ہی نہ رہا تو مجھے اس سے کیا میں 'جب میں ہی نہ رہا'۔

امدادی افعال

امدادی افعال کا استعمال 'مرکب افعال' میں ہوتا ہے۔

دو مرکب افعال میں ایک امدادی فعل ہوتا ہے دوسرے فعل کو اصل فعل کہتے ہیں۔

وہ فعل جو فقرے کے اصل فعل کے ساتھ آ کر مفہوم میں تھوڑا بہت تغیر، حسن یا لطافت پیدا کر دے 'امدادی فعل' کہلاتا ہے۔

امدادی فعل عموماً 'اصل فعل کے بعد' آتا ہے۔

اردو کے تمام افعال بطور امداد فعل استعمال نہیں ہوتی

اردو میں امدادی فعل کے طور پر استعمال ہونے والے افعال یہ ہیں:

دینا، لینا، آنا، جانا، ڈالنا، رہنا، بیٹھنا، اٹھنا، پانا، کرنا، نکلنا، چاہنا، رکھنا

آنا	مجھے ملنے چلے آنا۔
اٹھنا	وہ تکلیف سے تڑپ اٹھا۔
پڑنا	بچہ دیوار سے گر پڑا۔
پانا	میں اسے مل نہ پایا۔
چاہنا	وہ ڈاکٹر بننا چاہتی ہے۔
چکنا	اس کے آنے سے پہلے میں کھانا کھا چکا تھا۔
دینا	اس نے نیا جگ توڑ دیا۔
ڈالنا	مار ڈالا یار تیری جواب طلبی نے۔
رہنا	بچہ سبق پڑھ رہا ہے۔
سکنا	وہ حکم کی تعمیل نہ کر سکا۔
کرنا	وہ یہاں آیا کرتا تھا۔
لینا	کھیتوں کی دے لو پانی، اب بہ رہی ہے گنگا۔
رکھنا	جب سے تو نے مجھے دیوانا بنا رکھا ہے۔
ہونا	مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کئے ہوئے۔
آنا	کہاں ہو تم چلے آؤ، محبت کا تقاضا ہے
اٹھنا	تڑپ اٹھتے ہیں جب بھی کوئی ذکر یار کرتا ہے
پانا	جو کہنا تھا اسے کہہ نہ پایا۔

downloaded from https://infohubhmsissed.com/

پڑنا	مجھے مجبوراً یہ کام کرنا پڑا۔
جانا	کچھ ایسا کر جاؤ کہ رہتی دنیا تک تمھارا نام رہے۔
چاہنا	دو بجا چاہتے ہیں۔
چکنا	میرے پہنچنے سے پہلے وہ کراچی کے لئے نکل چکے تھے۔
نکلنا	چل نکلتے جو مے پئے ہوتے
رہنا	ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے۔
کرنا	جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھ کر
لینا	رات بھر مے پی اور صبح دم توبہ کر لی۔
لگنا	میرا یہ اضطراب دیکھ کر وہ نازنین کہنے لگی۔
رکھنا	سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے
ہونا	مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کئے ہوئے
بیٹھنا	لیے بیٹھا ہے اک دو چار جام واژگوں وہ بھی

علم بیان و بدیع

27.1-علم بیان

ایسے قاعدوں کا مجموعہ جسے جان لینے کے بعد ایک ہی بات یا مضمون کو مختلف طریقوں سے ادا کرنے کا ملکہ حاصل ہو جائے 'علم بیان' کہلاتا ہے۔

علم بیان کا جملہ موضوع ہے۔

علم بیان کے مطابق لفظ کو دو طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے؛ حقیقی، مجازی

لفظ کے حقیقی معنی اس کے 'وضعی معنی' ہوتے ہیں۔

لفظ مجازی معنی 'مرادی معنی' ہوتے ہیں۔

علم بیان کی چار اقسام ہیں؛ تشبیہ، استعارہ، مجاز مرسل، کنایہ۔

علم بیان کی رو سے جب کسی ایک چیز کو کسی مشترک خصوصیت کی بنا پر کسی دو چیز کی مانند قرار دیا جائے تو اسے 'تشبیہ' کہتے ہیں۔

27.1.1-تشبیہ

تشبیہ کا مقصد کلام میں 'بلاغت' پیدا کرنا ہے۔

ارکانِ تشبیہ کی تعداد پانچ ہے؛ مشبہ، مشبہ بہ، وجہ تشبیہ، غرض تشبیہ، حرف تشبیہ

وہ شے جس کو تشبیہ دی جائے 'مشبہ' کہلاتی ہے۔ جیسے رخسار پھول کی مانند ہے میں 'رخسار'۔

وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے 'مشبہ بہ' کہلاتی ہے۔ جیسے رخسار پھول کی مانند ہے میں 'پھول'۔

وہ مشترک صفت جو مشبہ اور مشبہ بہ دونوں میں موجود ہو 'وجہ شبہ' کہلاتی ہے۔ جیسے رخسار پھول کی مانند ہے میں 'ملائمت اور رنگ'۔

جس مقصد کے لئے تشبیہ دی جائے 'غرض تشبیہ' کہلاتا ہے۔ جیسے رخسار پھول کی مانند ہے میں 'رخسار کی خوبصورتی نمایاں کرنا'۔

وہ حروف جو تشبیہ دینے کے لئے استعمال ہوں 'حروف تشبیہ' کہلاتے ہیں۔ جیسے رخسار پھول کی مانند ہے میں 'مانند'۔

یہ الفاظ بطور حروف تشبیہ استعمال ہوتے ہیں مانند، جیسا، سا، سی، سے، صورت، مثل، آسا، طرح، گویا۔

حروف تشبیہ کا دوسرا نام 'ادات تشبیہ' ہے۔

مشبہ اور مشبہ بہ طرفین تشبیہ ہیں۔ جیسے رخسار پھول کی مانند ہے میں 'رخسار اور پھول'۔

تشبیہ کے لئے 'مشبہ اور مشبہ بہ' کا ہونا ضروری ہے۔

طرفین تشبیہ کی دو اقسام ہیں؛ حسی اور عقلی۔

وہ ارکان تشبیہ جو حواس خمسہ سے دریافت ہو سکیں 'طرفین تشبیہ حسی' کہلاتے ہیں۔

طرفین تشبیہ حسی کی تعداد پانچ ہے؛ باصرہ (دیکھنا)، سامعہ (سننا)، شامہ (سونگھنا)، ذائقہ (چکھنا)، لامسہ (چھونا)

وہ طرفین جو حواس کی بجائے عقل سے دریافت ہوں 'طرفین تشبیہ عقلی' کہلاتے ہیں۔

27.1.2-استعارہ

استعارہ کے لغوی معنی 'ادھار لینا' ہیں۔

استعارہ میں لفظ 'مجازی' معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

استعارہ میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں 'تشبیہ کا' تعلق ہوتا ہے۔

جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے اپنے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے علم بیان کے رو سے 'استعارہ' کہتے ہیں۔

downloaded from https://infohubforcss.com/

استعارہ کی بنیاد مجاز پر ہے۔
ارکان استعارہ کی تعداد تین ہے؛ مستعارلہٗ، مستعارمنہٗ اور وجہ جامع۔
وہ چیز یا شخص جس کے لئے کوئی لفظ مستعار لیا جائے 'مستعار لہٗ' کہلاتا ہے۔ جیسے پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھالو میں 'آنسو'
وہ چیز جس کے لوازمات مستعار لیا جائے 'مستعارمنہٗ' کہلاتی ہے۔ جیسے پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو میں 'موتی'۔
وہ مشترک صفت جس کی بنا پر استعارہ کیا جائے 'وجہ جامع' کہلاتی ہے۔ جیسے پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھالو میں 'آنسو اور موتی کی چمک اور شکل'
استعارہ میں 'مستعارلہٗ' کا ذکر نہیں آتا۔
طرفین استعارہ 'مستعارمنہٗ' اور 'مستعارلہٗ' ہیں۔
طرفین تشبیہ مشبہ اور مشبہ بہ استعارہ میں 'مستعارمنہٗ' اور 'مستعارلہٗ' بن جاتے ہیں۔
کسی لفظ کو مجازی معنوں میں استعمال کرنے کے لئے قرینہ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو میں اگر پلکوں کا ذکر نہ آئے تو یہ اندازہ ذرا مشکل ہو جاتا ہے کہ موتی سے مجازاً کیا مراد لی گئی ہے۔

27.1.3- مجاز مرسل

مجاز مرسل میں لفظ اپنے 'مجازی' معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
اگر لفظ کے حقیقی معنوں میں تشبیہ کی بجائے کوئی اور تعلق ہو تو اسے علم بیان کی رو سے 'مجاز مرسل' کہتے ہیں۔ جیسے اس کام میں میرا کوئی ہاتھ نہیں۔ یہاں ہاتھ سے مراد ہے اختیار یا قدرت۔
مجاز مرسل کی کل چوبیس صورتیں ہیں۔
مجاز مرسل کی مشہور صورتیں اور ان کا استعمال:

۱۔ جزو سے کل مراد لینا	ہم نے الحمد پڑھی، مراد پوری سورۃ پڑھی
۲۔ کل سے جز مراد لینا	ہاتھوں سے (مراد انگلیوں سے) پھول توڑنا
۳۔ سبب بول کر مسبب مراد لینا	بادل خوب برسا
۴۔ مسبب بول کر سبب مراد لینا	مینہ برستے وقت کہیں اناج برس رہا ہے
۵۔ زمانہ سابق کی حالت سے تعبیر کرنا	یہ ایرانی دس سال سے پاکستان میں مقیم ہے
۶۔ زمانہ مستقبل کی حالت سے تعبیر کرنا	ڈاکٹر کے طالب علم کو ڈاکٹر کہنا۔
۷۔ ظرف کا ذکر کرنا اور مظروف مراد لینا	اس نے بوتل پی
۸۔ مظروف سے ذکر کرنا اور ظرف مراد لینا	الماری سے شربت اٹھالاؤ
۹۔ آلہ کا ذکر کرنا اور صاحب آلہ مراد لینا	تسبیح اور تاج کی جنگ

استعارہ اور مجاز مرسل میں مشترک چیز 'مجاز' ہے۔

27.14- کنایہ

کنایہ کے لغوی معنی 'پوشیدہ بات' ہیں۔
کنایہ میں لفظ اپنے غیر حقیقی (لازمی) معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
لفظ کا ایسا استعمال جس میں اس کے حقیقی معنی مراد نہ ہوں بلکہ لازمی (غیر حقیقی) معنی مراد ہوں اور اگر حقیقی معنی بھی مراد لئے جائیں تو جائز ہوں 'کنایہ' کہلاتا ہے۔ جیسے ہو گئے موئے سیاہ موئے سپید میں سیاہ بالوں سے مراد جوانی ہے اور سفید بالوں سے مراد بڑھاپا ہے۔ جبکہ اگر ان کے حقیقی معنی بھی مراد لے لئے جائیں یعنی سیاہ بال سفید ہو گئے ہیں تو کوئی ہرج نہیں۔
وہ کنایہ جسے سمجھنے میں آسانی ہو 'کنایہ قریب' کہلاتا ہے۔ جیسے آب حرام سے مراد شراب ہے۔
وہ کنایہ جو آسانی سے سمجھ نہ آئے اور اس میں موصوف کی بہت سے صفات جمع کر دی جائے 'کنایہ بعید' کہلاتا ہے۔ جیسے

صبح آیا جانب مشرق نظر
اک نگار آتشیں رخ سر کھلا

سے مراد سورج ہے۔
وہ کنایہ جس میں اس شخص کا ذکر نہ ہو جس کے متعلق کچھ کہنا ہے 'تعریض' کہلاتا ہے۔ جیسے۔ مثلاً نالائق آدمی کو دیکھ کر کہنا 'آدمی وہ ہے جس میں آدمیت ہو'
وہ کنایہ جس میں لازم وملزوم کے درمیان کئی واسطے ہوں 'تلویح' کہلاتا۔ جیسے
وہ کنایہ جس میں لازم وملزوم کے درمیان زیادہ واسطے نہ ہوں 'رمز' کہلاتا ہے۔
وہ کنایہ جس میں نہ واسطے زیادہ ہوں اور نہ پوشیدہ 'ایما' کہلاتا ہے۔
کنایہ اور مجاز میں فرق یہ ہے کہ کنائے میں مجاز کے برخلاف لازمی معنوں کے ساتھ ساتھ حقیقی معنی بھی مراد لئے جاسکتے ہیں۔

downloaded from https://infohuhmssissed.com/

27.2- علم بدیع

☆ وہ علم جس میں تزئین کلام سے بحث کی جائے علم بدیع کہلاتا ہے۔

☆ صنائع کی دو اقسام ہیں؛ صنائع لفظی اور صنائع معنوی۔

☆ کلام میں ایسے الفاظ لانے سے جن کے معنی ایک دوسرے کی ضد یا مقابل ہوں صنعت طباق یا تضاد پیدا ہوتی ہے۔

☆ کلام میں ایسا لفظ لانا کہ جس کے دو معنی ہوں۔ کلام کو سنتے ہی گمان ہو کہ معنی قریب مراد ہیں مگر قدرے غور کرنے پر معلوم ہو کہ معنی بعید مراد ہیں۔ کلام کی اس خوبی کو علم بدیع کی رو سے 'صنعت ایہام' کہتے ہیں۔

☆ کلام میں جب ایک لفظ کی مناسبت یا رعایت سے دوسرے الفاظ لائے جائیں تو علم بدیع کی روا سے 'صنعت مراعات النظیر' کہتے ہیں۔

☆ کلام میں اگر کسی وصف، کیفیت یا حالت کو اس کی واقعی حد سے بڑھا کر بیان کیا جائے تو علم بدیع کی رو سے اسے 'صنعت مبالغہ' کہتے ہیں۔

☆ کلام میں پہلے چند باتوں کا ذکر کیا جائے اور پھر ان کے مناسبات وغیرہ بیان کئے جائیں اور مناسبات بیان کرنے میں کوئی تعین نہ ہو تو علم بدیع کی رو سے اس 'صنعت لف ونشر' کہتے ہیں۔

☆ کلام میں کسی چیز کی ایسی علت بیان کی جائے جو حقیقت میں اس کی علت نہ ہو مگر اس سے کلام میں حسن پیدا ہو جائے تو اسے علم بدیع کی رو سے 'صنعت حسن تعلیل' کہتے ہیں۔

☆ کلام میں قرآن کی کسی آیت، حدیث مبارکہ، تاریخ واقعہ یا شخصیت، یا کسی علمی اصطلاح کی طرف اشارہ کرنے سے 'صنعت تلمیح' پیدا ہوتی ہے۔

☆ کلام میں دو ایسے لفظ لانا جو تحریر اور تلفظ میں قریب قریب مشابہ ہوں لیکن معنی میں مختلف ہوں تو علم بدیع کی رو سے اسے 'صنعت تجنیس' کہتے ہیں

اصناف ادب

28.1- اصناف نثر

28.1.1- داستان: داستان قصہ نگاری کی سب سے قدیم صنف ہے۔ اس سے مراد ایک ایسا طویل قصہ ہے جس کی فضا طلسماتی اور جس کے کردار مافوق الفطرت عناصر ہوتے ہیں۔ اس میں تخیل کا بے جا استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں داستان نگاری کا آغاز ایک تمثیلی قصے "سب رس" سے ہوا ہے جسے دکن کے ملا وجہی نے تحریر کیا۔

28.1.2- ناول: ناول اطالوی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی انوکھا قرار دینا ہے۔ اطالوی زبان کا یہ لفظ ایسے قصوں کے لئے انگریزی زبان میں استعمال ہونے لگا جس میں زندگی کے انوکھے واقعات یا چونکا دینے والے واقعات بیان ہوتے ہیں۔

28.1.3- افسانہ: افسانہ کے معانی مختصر کہانی کے ہیں۔ یہ ناول اور داستان کی نوعیت سے تعلق رکھتا ہے لیکن جہاں ناول ایک پورے جہان کو اپنے اندر سمو لیتا ہے وہیں افسانہ اس جہاں خوشنما کی صرف ایک جھلک انسانی زندگی کا پہلو یا معاشرتی، معاشی، سیاسی مسائل کا صرف ایک رُخ پیش کرتا ہے۔ پریم چند اردو کے پہلے باقاعدہ افسانہ نگار ہیں

28.1.4- ڈرامہ: ڈرامہ کا لفظ ڈراؤ سے مشتق ہے جس کے معنی کر کے دکھانا ہے۔ ادبی اصطلاح میں اس سے مراد ایسی کہانی ہے جسے کرداروں کی مدد سے سٹیج پر پیش کیا جائے۔ ڈرامہ تمام افسانوی ادب میں موثر ترین صنف ہے کیونکہ اسی صنف میں یہ قوت موجود ہے کہ سامعین پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔۔ ڈامہ کی 9 قسمیں ہوتی ہیں۔ اردو ادب میں امانت لکھنوی کے "اندر سبھا" سے ڈرامہ نگاری کا آغاز ہوا۔

28.1.5- خاکہ نگاری: خاکہ نگاری کا فن بڑا نازک ہے کیونکہ یہ ذاتی نوعیت کی تحریر ہے۔ جسے عام لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ کسی شخصیت کی عکاسی اس طرح کرنا کہ اس کے خدوخال سمیت اس کی سیرت کی تصویر بھی آنکھوں کے سامنے پھر جائے، خاکہ نگاری کا کمال ہے۔

28.1.6- آپ بیتی: خودنوشت سوانح عمری میں کوئی مشہور ادیب، فوجی، سپہ سالار، فاتح، شاعر، سربراہ مملکت، سیاستدان یا دینی رہنما اپنی زندگی کے تجربات بیان کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی ہمعصری، ادبی، علمی، سیاسی تحریکوں کی تاریخ بھی مرتب کرتا ہے۔ آپ بیتی کا فن بڑی نزاکت کا حامل ہے۔ آپ بیتی کا ابتدائی نمونہ ہمیں خطوط غالب میں ملتا ہے۔ خاص طور پر 1857ء کی جنگ آزادی کے بارے میں تاریخی مواد ہمیں ان خطوط ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ فارسی میں لکھی گئی توزک بابری، توزک جہانگیری اور ہمایوں نامہ آپ بیتی ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

28.1.7- سوانح نگاری: سوانح نگاری کا فن آپ بیتی سے زیادہ قدیم

downloaded from https://infohubbymississeed.com/

ہے۔سوانح نگار کسی مشہور ادبی و علمی، سیاسی، دینی شخصیت کی حیات قلم بند کرتا ہے۔ وہ صرف سیرت و کردار ہی نہیں بیان کرتا بلکہ اِس کا سراپا بھی لکھتا ہے۔ اس طرح سوانح نگار خاکہ نگار کے فرائض بھی ادا کرتا ہے۔ حالی نے سوانح نگاری کو کان کنی سے تشبیہ دی ہے۔ سوانح نگاری کا باقاعدہ آغاز سرسید احمد خان کی علمی تحریک سے ہوا۔ حالی نے حیات سعدی، یادگارِ غالب اور حیات جاوید لکھ کر شہرت حاصل کی اور سوانح نویسی کے قواعد بھی تحریر کیے ہیں۔

28.1.8-سفرنامہ: اردو نثر کی اصناف میں سفرنامہ کی صنف نسبتاً نئی ہے۔ جب بھی کوئی ادیب کسی سفر کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اپنے سفر میں دوسرے لوگوں کو بھی شریک کرنے کے لئے سفر کیا حوال قلمبند کرتا ہے۔ سرسید احمد خان اپنے بیٹے محمود کے ساتھ انگلستان گئے تو واپسی پر اردو کا سفرنامہ تحریر کیا۔ اس کا نام ''مسافران لندن'' ہے۔ شبلی نعمانی نے اسی عہد میں سفرنامہ ''روم ومصر وشام'' تحریر کیا۔ سید سلیمان ندوی نے ''سیر افغانستان'' لکھا۔ ارشاد احمد حقانی نے ''اشترا کی چین''، مستنصر حسین تارڑ کا ''نکلے تیری تلاش میں'' اور ''اندلس میں اجنبی'' خوبصورت سفرنامے ہیں۔

28.1.9-رپورتاژ: رپورتاژ فرانسیسی زبان کے لفظ Reportage کا ترجمہ ہے۔ رپورتاژ لکھنے والا کسی اہم واقعہ، سفر حوادث زمانہ کے مشاہدات، جنگی محاذ کی روداد اس طرح ضبط تحریر میں لاتا ہے کہ اس کا اپنا نقطہ نظر بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ صنف جدید ادب کی پیداوار ہے۔ بیسویں صدی میں اس کا آغاز ہوا۔ مثلاً ظفر بیاس کا ''الف لیلیٰ کے دیس میں'' ظفر انصاری کا ''پاکستان میں چند روز'' خواجہ احمد عباس کا ''سرخ زمین'' اور ممتاز مفتی کا حج کا رپورتاژ ''لبیک'' اس صنف میں بہت عمدہ اضافہ ہے۔

28.1.10-انشائیہ: انشائیہ ایک ایسی صنف ادب ہے جس میں مصنف کی ذات کو اس صنف میں مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔ مصنف اپنی ذات کے حوالے سے شگفتہ اسلوب سے اشیاء کے بارے میں اپنا فلسفیانہ نظر واضح کرتا جاتا ہے۔ اس میں ایک طرف افسانے کی لطافت موجود ہوتی ہے تو دوسری طرف تنقید کا فکری عنصر بھی موجود ہوتا ہے۔ یہ واحد صنف ادب ہے جس کا انداز غزل کا سا انحصار لئے ہوتا ہے۔ مصنف بات سے بات پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

28.2-اصناف سخن

28.2.1-غزل: غزل کا لفظ غزال سے مشتق ہے۔ ہرنی اپنے پیچھے شکاری کتوں کو دیکھ کر جو درگداز اور ہر سوز آواز نکالتی ہے۔ وہ غزل ہے۔ ابن رشیق کہتا ہے۔ ''گفتگو کردن یا زناں'' یعنی عورتوں سے باتیں کرنا غزل ہے یا عورتوں سے متعلق گفتگو کرنا۔ غزل کے ایک معانی چرخہ کا تنا کے ہیں۔ یعنی چرخہ کاتنے سے جو گھوں گھوں کی آواز پیدا ہوتی ہے اس موسیقی کو غزل کہتے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں غزل سے مراد ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں شاعر عشق و محبت کے جذبات بیان کرتا اور ہجر وصال کے قصے قلمبند کرتا ہے۔

بیت یا شعر: غزل کے شعر کو بیت بھی کہتے ہیں۔ یہ دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے کو مصرعہ اولیٰ اور دوسرے کو مصرعہ ثانی کہتے ہیں۔

مطلع: غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ عموماً مطلع کے دونوں مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ بعد کے اشعار میں صرف آخری مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف رہ جاتا ہے۔

مقطع: غزل کے آخری مصرعے کو قطع کہتے ہیں۔ اس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

قافیہ: ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ قافیہ ہر شعر میں بدلتا رہتا ہے۔ مثلاً

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

یہاں حباب اور سراب قافیے ہیں۔

ردیف: غزل کے اشعار کے دوسرے مصرعوں میں جو الفاظ بار بار آتے ہیں، انہیں ردیف کہتے ہیں۔ یہ الفاظ یا حروف باتکرار آتے ہیں۔

دیکھ تو دل کہ جاں سے اٹھتا ہے
یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے

یہاں ''اٹھتا ہے'' ردیف ہے۔

بحر: ہر شعر کسی نہ کسی بحر میں کہا جاتا ہے۔ بحر ان مخصوص اوزان کو کہتے ہیں۔ علم عروض کے ماہر اور موجد خلیل بن احمد بصری نے ہندو، بحریں ایجاد کی تھیں۔

downloaded from https://infofunibhrmissed.com/

28.2.2- قصیدہ: قصیدہ کا لفظ قصد سے مشتق ہے جس کے معنی ارادہ کے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد ایسی نظم ہے جو کسی کی تعریف میں جان بوجھ کر لکھی جائے۔ قصیدہ کسی زندہ شخص کا تحریر کیا جاتا ہے یا کسی عظیم مذہبی شخصیت کا، قصیدہ میں شاعر کسی شخص کی تعریف کرتا ہے اور پھر اس سے انعام کا طلب گار ہوتا ہے۔ ذوق کے قصائد سب سے عمدہ ہیں۔

28.2.3- مرثیہ: مرثیہ کا لفظ مرنا سے مشتق ہے جس کے معنی مرنے والے کا ذکر خیر ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد کسی عزیز دوست، مذہبی یا سیاسی شخصیت کے مرنے پر نظم میں اپنے غم کا بیان ہے: اس کی تین اقسام ہیں:

رسمی مرثیہ

شخصی مرثیہ۔

مذہبی مرثیہ۔

28.2.4- مثنوی: مثنوی کا لفظ مثنیٰ سے ہے جس کے معنی دو ہیں۔ اصطلاح میں اسے سے مراد ایسی صنف سخن ہے جس میں دو دو مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ مثنوی فارسی سے اردو زبان میں آئی۔ فارسی میں فردوسی اور مولانا روم نے معرکہ آراء مثنویاں لکھیں۔ اس کے ہر شعر میں قافیہ اور ردیف بدل جاتے ہیں۔

28.2.5- قطعہ: قطعہ کے لغوی معانی ٹکڑے کے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد ایک ایسی صنف سخن ہے جو غزل میں مسلسل مضمون بیان کرنے کے لئے لایا جائے۔ قطع نگاری کا آغاز غالباً میر سے ہوتا ہے۔ اکبرالہ آبادی کے قطعات بہت پسند کئے گئی ہیں۔

28.2.6- رباعی: رباعی عربی زبان کے لفظ ربع سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی چار کے ہیں۔ اصطلاحی معانی میں اس سے مراد ایک ایسی صنف سخن ہے جو صرف چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسے ترانہ، دوستی اور جو مصرعی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ رباعی کے پہلے دو مصرعے اور آخری مصرعہ ایک ہی ردیف قافیہ میں ہوتے ہیں۔ تیسرا مصرعہ ردیف قافیہ کے بغیر ہوتا ہے۔

28.2.7- مخمس: مخمس عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پانچ ہیں۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد ایک ایسی نظم ہے جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلے چار مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پانچواں مصرعہ مخمس کے پہلے بند کے پانچویں مصرعہ کے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے۔

28.2.8- مسدس: مسدس عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی چھ کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد ایسی صنف سخن ہے جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوتے ہیں۔ عربی اور فارسی میں مسدس کی کوئی روایت نہیں ملتی۔ یہ خالصتاً اردو صنف سخن ہے۔ مسدس کے ہر بند کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں جبکہ آخری دونوں مصرعے الگ ردیف قافیہ میں ہوتے ہیں۔

28.2.9- آزاد نظم: آزاد نظم انگریزی ادب سے اردو میں آئی ہے۔ آزاد نظم اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ردیف قافیہ یا کسی مخصوص بحر کے پابندی نہیں کی جاتی لیکن وزن کی پابندی لازمی ہے۔ اس نظم کو فروغ دینے والوں میں میرا جی سرفہرست ہیں۔ ن۔م راشد اور میرا جی کا نام اس صنف میں اعلیٰ ہے۔

محاورات اور ضرب الامثال

-1	آب آتش رنگ	خون کے آنسو
-2	آب آخرت	غسل میت
-3	آتما ٹھنڈی کرنا	جی خوش کرنا، بھوکے کا پیٹ بھرنا، سکھ پہنچانا
-4	آتما کی آنچ	ماں باپ کی محبت
-5	آتما میں پڑے تو پرماتما کی سوجھے	پیٹ کی بھوک مٹے تو خدا بھی یاد آئے
-6	آتی ہے ہاتھی کے پاؤں جاتی ہے چیونٹی کے پاؤں	بیماری کے بارے میں کہتے ہیں۔
-7	آٹا دال آلو بھی ہے	بے جوڑ بات
-8	آٹا گیلا ہونا	کام بگڑنا، مشکل میں پڑنا، حیران ہونا
-9	آٹے کی آپا	بھولی بھالی عورت، بے وقوف عورت

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

-10 آٹے کی بلی — بظاہر خوفناک، حقیقت کچھ نہیں

-11 آٹھ اٹھارہ کرنا — تتر بتر کرنا

-12 آٹھویں ساتویں — کبھی کبھی

-13 آثار الصنادید — قدیم عمارتیں، بزرگوں اور بادشاہوں کی نشانیاں

-14 آج مرے کل دوسرا دن — زندگی بالکل ناپائیدار ہے

-15 آدھے قاضی قدوہ، آدھے باوا آدم — کثیر الاولاد

-16 آسمان کی چیل زمین کی اصیل — بہت چالاک عورت، جو ایک جگہ نہ ٹکے اور دوڑ دوڑ کر کام کرے

-17 آسمان میں تھگلی لگانا — جہاں کوئی نہ پہنچے وہاں پہنچنا، فتنہ وفساد برپا کرنا

-18 آغا میر کی دائی سب سیکھی سکھائی — نہایت چالاک اور عیار عورت

-19 آفت کا پرکالا — شریر

-20 آگ لگنے پر پانی کہاں — غصے میں سمجھ ہوش اور صبر نہیں رہتا، محبت اور غرض میں عقل اور غیرت نہیں رہتی

-21 آگ لگنے پر کنواں کھودنا — فضول اور بے وقت کام کرنا

-22 آگا تاگا لینا — خاطر تواضع کرنا

-23 آگے آگرہ، پیچھے لاہور — غلط راستے پر پڑنا/ ہونا

-24 آنگ پر آنا/ ہونا — جوان ہونا

-25 آنکھوں میں نیل ڈھلنا — مرنے لگنا

-26 آنکھوں کے آگے پلکوں کی برائی کرنا — عزیز یا دوست کی برائی دوست یا عزیز سے کرنا

-27 آنکھوں میں دنیا تاریک ہونا — شدت غم سے کچھ دکھائی نہ دینا

-28 آنکھوں میں کھائے جانا — رغبت کی نگاہ سے دیکھنا

-29 آنکھیں پھیرے طوطے کی سی باتیں کرنا مینا سی — ظاہر کچھ باطن کچھ

-30 آنکھیں چیر کے نمک بھرنا — نیند مٹانے کی تدبیر کرنا

-31 اب وہ پانی ملتان بہہ گیا — موقع یا وقت گزرنا

-32 ابھی تم صاحبزادے ہو — ابھی تم ناتجربہ کار ہو

-33 اپنی سی بہت کرلی — حتی المقدور کوشش کرنا

-34 اترتی ندی کنارے ڈھائے — انسان کا جب کوئی بس نہیں چلتا تو غربت کو کوستا ہے

-35 ادھ جل گگری چھلکت جائے — کم ظرف آدمی تھوڑی سی عزت مل جانے پر اترانے لگتا ہے

-36 ادھی کے لون لاؤ میری پالکی — نئے دولتیے کا چھچھوراپن

-37 اڑان گھائی بتانا — دغا دینا

-38 اڑھائی چاول الگ کرنا — اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ کرنا

-39 اڑھائی ہاتھ کی ککڑی نو ہاتھ کا بیج — بچہ شرارت میں ماں سے بھی بڑھا ہوا

-40 ازالہ حیثیت عرفی — شہرت عام بگاڑنا

-41 اس برتے پر تتا پانی — ناقابلیت پر لیاقت کا دعویٰ

-42 ایک بات کی بات — بہت قلیل مدت

-43 اوڑھ لی لوئی تو کیا کرے گا کوئی — بے شرم و بے حیا ہو جانا

-44 اونٹ کا پاد زمین کا نہ آسمان کا — بے تکی بات

-45 ایسا جیسے روپے کے ٹکے بھنا لیے — صاف معاملہ اور کھرا آدمی

-46 ایک آنکھ میں لہر بہر ایک آنکھ میں خدا کا قہر — ایک عزیز پر مہربانی دوسرے سے ناراضی

downloaded from https://infohubrmsissed.com/

-47	ایک اینٹ کے لیے مسجد ڈھانا	تھوڑے سے فائدے کے لیے بہت سا نقصان گوارا کرنا
-48	بات کی بات کو	تھوڑی دیر کے لیے
-49	بارہ پتھر باہر کرنا	شہر بدر کرنا
-50	بارہ ٹوپی	عقلمندوں اور مدبروں کی مجلس
-51	بانا باندھنا	تیار ہونا
-52	بخیہ ادھیڑنا	طاقت ختم ہونا
-53	بسم اللہ کے گنبد میں ہونا	ناتجربہ کار ہونا/امن وسلامتی کی جگہ ہونا
-54	بغل میں منڈی ڈالنا	شرمندہ ہونا
-55	بلائیں لینا	قربان ہونا/پیار کرنا
-56	بل بل جانا	صدقے جانا
-57	بلی الانگنا	نحوست ہونا
-58	بوڑھا طوطا	بڑی عمر کا بے وقوف آدمی
-59	بوند کا چوکا گھڑے ڈھلکائے	موقع نکل جانے پر بڑی زحمت اٹھانا
-60	بہو بیگم نام رکھنا	اپنے آپ کو معزز اور بڑا جتانا
-61	بھاری پتھر چوم کر چھوڑ دینا	مشکل سمجھ کر کسی کام سے دستبردار ہو جانا
-62	بھان متی کا سوانگ	شعبدہ باز کا تماشا
-63	بھان متی نے کنبہ جوڑا کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا	بے میل رشتہ جتانا
-64	بی دیا سلائی صبح کی گئی شام کو آئی	بہت غیر حاضر رہنے والی
-65	بے دودھ کا لڑکا رکھنا	ٹال مٹول کرنا
-66	بیگانی کھیتی پر جھینگر ناچے	خواہ مخواہ خوشامد کرنا
-67	بے نیل ومرام	ناکام ونامراد
-68	بیٹی روٹی کرنا	گالی دینا
-69	پابجولاں	پابہ زنجیر
-70	پانی میں گرہ باندھنا	ناپائیدار کام کرنا
-71	پاؤں کی جوتی سر کو لگنا	کمینے اور نیچ شخص کو شریف کے برابر درجہ ملنا
-72	پران چھوڑنا	ہمت ہارنا، روح نکلنا
-73	پیٹ بھرے کی باتیں	متکبرانہ باتیں
-74	پیٹ سے پاؤں نکالنا	اپنی چھپی ہوئی خباثت طبع ظاہر کرنا
-75	پیچھا بھاری ہونا	دشمن کی مدد آ جانا، بعد میں مشکل درپیش آنا
-76	پیشاب میں چراغ جلنا	دھاک بیٹھنا
-77	تاریخ ڈالنا	مقدمے کی سماعت کے لیے دن مقرر کرنا
-78	تانبے کا تار نہیں	نہایت مفلس
-79	ترکی تمام ہونا	ساری بہادری نکلنا
-80	تقدیر اونچی جگہ لڑنا	امیر گھر میں شادی ہونا
-81	تل اوجھل پہاڑ اوجھل	ذرا سے پردے میں بڑی بات کا چھپانا
-82	تلا گودن کرنا	طعنے دینا
-83	تمن باندھنا	فوج جمع کرنا
-84	تنکا دانتوں میں لینا	شکست ماننا
-85	تھوڑے پانی کا بلا (بلبلہ)	کم حوصلہ
-86	تھوک سے تیل بننا	تھوڑے خرچ سے بڑا کام نکالنا
-87	تیل ماش ہونا	صدقے ہونا

downloaded from https://infohubtrmssissed.com/

88-	ٹاپ سہارنا	تکلیف برداشت کرنا
89-	ٹاٹ الٹ جانا	دیوالیہ نکل جانا
90-	ٹوکرے پر ہاتھ رہ جانا	بھرم رہ جانا
91-	جگت ملانا	مطلب نکالنا
92-	جگر ناسور ہونا	ناقابل فراموش صدمہ پہنچنا
93-	جل پان کرنا	تھوڑا سا کھانا
94-	جل کھیلنا	دھوکے میں ڈالنا
95-	جمع کے ڈبو آنکھیں کھولو	عیار آدمی کے ہاتھوں لٹے ہوئے کو غفلت سے جگانا
96-	جمع لگے سرکار کی اور مرزا کھیلیں پھاگ	اوروں کے سرمائے پر عیش کرنا
97-	جن جائی انہیں لجائی	ماں باپ کو رسوا کرنے والی بیٹی
98-	جنتری میں کھچنا/جنتری نکالنا	کسی آدمی کے کس بل نکل جانا
99-	جنگل میں کھیتی نہیں بستی میں نہیں گھر	بالکل کنگال آدمی
100-	جہنم میں تھوکنا	لعنت ملامت کرنا
101-	جنم دیکھا بوریا سپنے آئی کھاٹ	غریبی میں امیروں کی ریس کرنا
102-	جون پور کا قاضی	بے وقوف آدمی
103-	پتھر میں جونک لگنا	کنجوس آدمی سے کام لینا
104-	جھگڑا چکانا	تصفیہ ہو جانا
105-	جھل کھانا	رشک کرنا
106-	جھوٹوں منہ نہ چھوانا	بالکل توجہ نہ دینا
107-	چاندی کا جوتا سر پر	روپیہ دینے پر کام نکلنا
108-	چاہ خس پوش	مکر و فریب
109-	چاہ ذقن/زنخداں	رخساروں کا گڑھا
110-	چاہ کن راچاہ درپیش	برائی کرنے والا خود برائی کا شکار ہوتا ہے
111-	چرخ سے مہتاب توڑ لانا	نہایت چالاکی سے کام کرنا
112-	چرکا دینا/لگانا	دھوکا دینا
113-	چرنوں سے لگنا	خدمت میں رہنا
114-	چرنے لگنا	ناگوار گزرنا
115-	چڑھی کلا، جاگتی جوت	چاند کی طرح چمکو اور روشن رہو
116-	چڑھی گنگا اترنا	بڑا کام کرنا
117-	چڑیا کا دودھ	ناممکن بات
118-	چڑیا کے چھنالے میں پکڑے جانا	مفت میں بدنام ہونا
119-	چغد بول جانا	برباد ہو جانا
120-	چک مک دیدہ کھائے بلیدہ	بدچلن عورت عیش کرتی ہے
121-	چمڑے کے جہاز چلانا	زنا کا پیشہ اختیار کرنا
122-	چوتڑوں سے گھاس کاٹنا	محنت نہ کرنا
123-	چوٹ لگی پہاڑی کی توڑیں گھر کی سل	زبردست حریف سے بس نہیں چلے تو بیوی پر غصہ نکالنا
124-	چوہے سے کپڑے	نہایت میلے کچیلے کپڑے
125-	چہرہ لکھوانا	بھرتی کرانا/ہونا
126-	چھ پانچ کرنا	باتیں بنانا
127-	چھاتی پر سانپ لوٹنا	سخت افسوس آنا
128-	چھاتی پر کالا پہاڑ ہونا	بہت ناگوار ہونا
129-	چھاتی پہاڑ ہونا	دل ہی دل میں افسوس ہونا
130-	چھاتی درکنا	سخت صدمہ ہونا
131-	چھاتی سراہنا	تحسین و آفریں کرنا

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

132- چھاتی سے پتھر ٹلنا	دل کا بوجھ دور ہونا
133- چھاتی کا بم	ناگوار آدمی
134- چھاج میں ڈال کر چھلنی میں اڑانا	بات کا بتنگڑ بنانا
135- چھپ گھڑی میں اور صورت طباق میں	عزت عمدہ پوشاک سے اور رنگ روپ عمدہ غذا سے
136- چیل کا موت	نایاب چیز
137- چیونٹے کی گرہ پیٹ میں ہونا	نہایت کم خوراک ہونا
138- حال حال ہونا	پریشان ہونا
139- حساب ہو جانا	نوکری سے برطرف ہو جانا
140- خاکم بدہن	میرے منہ میں خاک
141- خشکہ کھاؤ پنیر کے ساتھ	خود کماؤ، خود کھاؤ
142- خیلا بنانا	بے وقوف بنانا
143- دانت پر میل نہ ہونا	فاقوں مرنا
144- دانت تلے جیبھ دینا	صبر کرنا
145- دانت رکھنا	کسی چیز کی خواہش رکھنا
146- دانت ہونا	عداوت ہو جانا
147- دانتوں سے پسینہ آنا	تھک جانا
148- دانتوں سے تنکا لینا	احتیاط برتنا
149- دانہ بدلی کرنا	محبت کرنا
150- دانہ پانی کے ہاتھ ہونا	قسمت کے اختیار میں ہونا
151- داہنا قدم لینا	چالاکی اور شرارت کا قائل ہونا
152- دروازے پر ہاتھی جھومنا	دولت مند ہونا
153- دروازے کی مٹی سے ڈالنا	بار بار آنا
154- درود پڑھنے کے قابل	قابل تعریف
155- دریا کو ہاتھ سے روکنا	مشکل کام کا ارادہ کرنا
156- دسترخوان کی بلی	جو کام سے جی چرائے لیکن کھانے پر آ جائے
157- دعوت سمرقند	ایک دن پرتکلف دعوت دوسرے دن فاقہ
158- دعوت شیراز	سادہ کھانا
159- دہلی کا کوتوال	مغرور آدمی
160- دہلی کے لیوے لے ڈالنا	کسی کے ہاں بار بار جانا
161- دہی دہی کرنا	کسی پوشیدہ بات کو جا بجا مشتہر کرتے پھرنا
162- دیدوں میں سرسوں پھولنا	گھبراہٹ میں کچھ نہ نظر آنا
163- ڈھاک کے تین پات	کسی بات پر اڑے رہنا
164- ڈھولنا ہاتھوں پر ہونا	ہر گھڑی قرآن مجید کی قسم کھانا
165- ڈیڑھ پاؤں چون چوبارے رسوائی	ذرا سے کام کے لیے بڑا اہتمام
166- ڈیوڑھا لیکھا برابر ہونا	حساب بے باق ہونا
167- رمضان کے نمازی محرم کے سپاہی	ظاہردار لوگ
168- روآں میلا ہونا	صدمہ یا تکلیف پہنچنا
169- رویائے صادقہ	سچا خواب
170- زانو پر سر جھکانا	فکر اور غور میں مبتلا ہونا
171- زبان پر چھٹی کا دودھ آنا	پچھتانا
172- زبان دانتوں میں دابنا	کچھ کہہ کر پچھتانا
173- زخم پر مشک چھڑکنا	نقصان یا تکلیف میں طعن و تشنیع کرنا
174- زعفران کا کھیت دیکھنا	بہت خوش ہونا

downloaded from https://infohubbrmsissed.com/

175- زمین ٹھنڈی ہونا — ردیف قافیے کا چست ہونا
176- سات پانچ کرنا — عیاری سے کام لینا
177- سبز قدم ہونا — منحوس ہونا/نحوست ہونا
178- ستو گھولنا — فضول اور بیہودہ باتیں کرنا
179- سر پر سنیچر سوار ہونا — تقدیر گردش میں آنا
180- سر پر کالی ہانڈی رکھنا — بدنام ہونا
181- سر سے کنواں کھودنا — ناممکن کام انجام دینا
182- سر گاڑی پاؤں پہیہ کرنا — نہایت محنت سے کام لینا
183- سر نہیں یا سر و نہیں — حق حاصل کر کے رہنا یا جان دے دینا
184- سر کا رور بار چڑھنا — مقدمہ بازی کرنا
185- سنار کی کٹھالی اور درزی کے بند — بہانے سے ٹالنا
186- سوکھے ٹکڑوں پر کوؤں کی مہمانی — ناداری میں عیش کرنا
187- سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنا — بڑی عمر کے آدمی کا کم عمر کی صحبت میں شریک ہونا
188- شراب الیہود — پوشیدہ شراب پینا
189- شیر کا ایک ہی بھلا — بہادر بیٹا ایک ہی کافی ہے
190- شیش محل کا کتا — دیوانہ آدمی
191- صاحبی کرنا — کم توجہی کرنا
192- صبح گئے سلامت آئے — نہ کچھ کمایا نہ کچھ خرچ کیا
193- صدکان گوہر — بہت حسین
194- صلاء سمرقندی — وہ دعوت جو دل سے نہ دی جائے
195- صواب اندیش — ٹھیک اور مناسب سوچنے والا
196- صید کرنا — قابو میں لانا
197- ضیق میں آنا — عاجز آنا
198- طغرائے امتیاز — وہ خصوصیت جو دوسروں میں نہ ہو
199- طوطیا باندھنا — تہمت دھرنا
200- طویلے کی بلا بندر کے سر — قصور کسی کا سزا کوئی پائے
201- عمر بھر کی روٹیاں سیدھی کر لینا — تمام عمر کے خرچ کے مطابق بہت سا روپیہ کما لینا
202- غبار خاطر — رنج و ملال
203- غرا دینا/کرنا — ناغہ کرنا
204- غریب کی جورو سب کی بھابھی — غریب پر سب کا بس چلتا ہے
205- فرشتے کا کان میں پھونکنا — مغرور کرنا
206- فقروں میں اڑانا — باتوں میں ٹالنا
207- قافیہ تنگ کرنا — پریشان کرنا
208- قبالہ لکھوانا — قابض ہو جانا۔ گھر کا مالک ہو جانا
209- قرطاس ابیض — وہ تحریر جو حکومت کی طرف سے عام اطلاع کے لیے شائع کی جاتی ہے
210- قضیہ پاک ہونا — جھگڑا طے ہونا
211- کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے؟ — جہاں اچھے لوگ ہوتے ہیں وہاں برے بھی ہوتے ہیں
212- کاغذ کرنا — دستاویز لکھنا
213- کچہری لگانا — بہت سے آدمیوں کا جمع کرنا
214- کشتوں کے پشتے لگ جانا — بہت خون خرابہ ہونا
215- گانٹھ کا پورا — مطلب کا پکا

downloaded from https://infohubhrmssised.com/

216- گدھے کو انگوری باغ/گدھے کو پوری حلوا/گدھے کو گلقند	احمق کا بڑا رتبہ
217- گردوں پر دماغ ہونا	بہت متکبر ہونا
218- گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا	چھوٹی برائی اور سے بچنا اور بڑی برائی کا خیال رکھنا
219- گودڑ میں سے گندوڑا نکلنا	بروں میں اچھا نکلنا
220- گولر کا پھول	کمیاب
221- گیہوں کی روٹی کو فولادی پیٹ چاہیے	دولت پا کر عاجز رہنے کا مادہ چاہیے
222- لاج سے مرنا	بہت زیادہ شرمسار ہونا
223- لاسے پر لگانا	گرویدہ بنانا
224- لاکھوں گھڑے پانی پینا	بہت شرمندہ ہونا
225- لچھمی بن آور کون ہے؟	دولت کے بغیر کوئی نہیں پوچھتا
226- لچھمی گھر میں آنا	دولت کا گھر میں آنا
227- لچھمی نارائن کرنا	بسم اللہ کرنا
228- لشکر میں اونٹ بدنام	خواہ مخواہ کی بدنامی
229- لوٹے میں نمک ڈالنا	قسمیہ عہد کرنا
230- ماتھے پر الف کھینچا	فقیر ہو جانا
231- مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ	بے محل اور بے جوڑ بات
232- مال عرب پیش عرب	اپنا مال اپنی آنکھوں کے سامنے محفوظ رہتا ہے
233- ماہ و ماہی تک زلزلہ پڑ جانا	بے حد شور و غل کرنا
234- متی چڑھانا	تاریخ ڈالنا
235- مجھے اور نہ تجھے تھوڑ	مجھے تیرے بغیر اور تجھے میرے بغیر چین نہیں
236- محاورہ ڈالنا	مہارت پیدا کرنا
237- محرم کا سپاہی	دو دن کا بہادر
238- مرغے کی ایک ٹانگ	بے جا بات کی رٹ
239- مرغا ہضم بکری پر دم	چھوٹی چیز لے کر بڑی پر نظر رکھنا
240- مسجد ٹھنڈی کرنا	مسجد شہید کرنا
241- مصحف اٹھانا	کلام مجید کی قسم کھانا
242- مغز سے کیڑے جھاڑنا	متکبر کا غرور توڑنا
243- ملائیاں کھانا	دوسرے کے مال سے نفع حاصل کرنا
244- مولے چنا	سر آنکھوں پر بٹھانا
245- من تراحاجی بگویم تو مراحاجی بگو	ایک دوسرے کی تعریف کرنا
246- منزل اٹھانا	مکان بنانا
247- منہ پر کہے سو مونچھ کا بال	مرد وہی جو سچ بات منہ پر کہہ دے
248- منہ تک جگر آنا	جی گھبرانا
249- موتی ٹھنڈے ہونا	صبح کی علامت ہونا
250- موٹا سا طوفان	بہتان عظیم
251- موٹھ چلانا	جادو کرنا
252- موجودات لینا	حساب لینا
253- موچھ کا بال	نہایت مقرب اور با رسوخ آدمی
254- مورچہ دوڑانا	زنگ لگنا
255- مورچے کا کھا جانا	زنگ لگ کر کوئی چیز خراب ہو جانا
256- موس کے کھا جانا	کسی کا مال دغا و فریب سے کھا جانا

downloaded from https://infohubhrmsissed.com

257-	مونگ کی دال کھانے والا	ڈرپوک
258-	مونگ مانگتے پھرنا	فریاد کرتے پھرنا
259-	مہتاب کو کھیت کرنا	چاند طلوع ہونا
260-	مہر ہے پر دودھ نہیں	بڑی ظاہرداری لیکن لینا دینا کچھ نہیں
261-	میں ڈالی ڈالی تو پات پات	تو مجھ سے بھی زیادہ چالاک ہے
262-	ناناسب سے ٹاٹا	پستہ قد آدمی مضبوط ہوتا ہے
263-	ناچ بامن دیکھے دھوبی	الٹا زمانہ
264-	ناک پر رکھ دینا	قیمت یا اجرت فوراً ادا کر دینا
265-	ناک کا بال	نہایت عزیز اور مقرب
266-	نام بازار تک جانا	لوگوں میں بدنامی ہونا
267-	نام کا کتا نہ پالنا	بے حد بیزار ہونا
268-	نمازی کا ٹکا	وہ بات جس کی سزا کسی نہ کسی موقع پر مل کر رہے
269-	ننگے پاؤں ننگے سر	مصیبت زدہ
270-	نونیزے پانی چڑھنا	لڑائی جھگڑے میں طوالت ہونا
271-	نہ روئے مرداں نہ روئے زناں	جس سے کام کی توقع نہ ہو
272-	واصل بحق ہونا	فوت ہوجانا
273-	وضو ٹھنڈے (ڈھیلے) ہونا	ہمت پست ہونا
274-	ولندیزی گفتگو	ڈینگیں مارنا
275-	ولندیزی لقے	لاابالی یا اوپری باتیں
276-	ہاتھ اوپر کے تلے ہونا	گرفتار ہونا
277-	ہاتھ کا اونچا ہونا	آسودہ حال ہونا
278-	ہاتھ پاؤں ڈھیلا کرنا	کسی کو اتنا مارنا کہ بیکار ہو جائے
279-	ہاتھ پاؤں میں سنیچر ہونا	کوشش اور محنت رائیگاں جانا
280-	ہاتھ پر سانپ کھلانا	جان کو خطرے میں ڈالنا
281-	ہاتھ پر سونا اچھالنا	امن وامان ہونا
282-	ہاتھ پر سرسوں جمانا	مشکل کام کو فوراً انجام دینا
283-	ہاتھ پر طوطا پالنا	زخم اچھا نہ ہونے دینا
284-	ہاتھ ٹھوڑی میں ڈالنا	خوشامد کرنا
285-	ہاتھ چھوٹا ہونا	بے دھڑک مار بیٹھنے کی عادت ہونا
286-	ہاتھ کنگن کو آرسی کیا	جو کچھ ظاہر وعیاں ہو اس کے بیان کرنے کی ضرورت کیا
287-	ہاتھی کے ساتھ گنے چوسنا	زبردست کے مقابلہ میں آنا
288-	ہرے میں آنکھیں ہونا	امیری کے سبب فضول خرچی
289-	ہوا پر گرہ لگانا	ناممکن کام کرنا
290-	ہونس کا کھا جانا	نظر بد کا اثر ہوجانا
291-	ہیرے کی کنی کھانا	خودکشی کرنا
292-	ید طولیٰ رکھنا	بڑی مہارت رکھنا
293-	یہ گو اور یہی میدان	آیئے ابھی مقابلہ ہوجائے
294-	یہیں سے سلام کرتے ہیں	بیزاری کا اظہار
295-	یہیں کا پن یہیں کا پاپ	جو کچھ ہے اسی جگہ کے طفیل ہے
296-	''گرگ آشنائی''	بظاہر دوستی، بباطن دشمنی
297-	''زاہد سالوس''	اپنی ظاہری وضع سے دھوکا دے
298-	'شیطان کی آنت ہونا'	طویل ہونا
299-	'قدم لینا'	تعظیم کرنا یا تعظیم کرنے کو جھکنا
300-	'ڈول ڈالنا'	بنیاد رکھنا
301-	'اللے تللے کرنا'	فضول خرچی کرنا
302-	'سبز قدم ہونا'	منحوس ہونا

downloaded from https://infohubhrmissised.com/

303- 'رسم مشایعت'	احترام سے کچھ دور ساتھ دینا
304- 'عصمت بی بی از بے چادری'	مجبوری کے تحت نیکی کا کام کرنا
305- 'شیخ وشاب'	رنداور پارسا
306- 'ریشہ ختمی'	ریشہ دوانیاں کرنے والا
307- 'ولندیزی گفت گو'	ڈینگ کی گفت گو
308- 'فاختہ اڑانا'	مزے اڑانا
309- 'دامن تر ہونا'	گنہگار ہونا
310- 'دھان پان ہونا'	دبلا پتلا ہونا
311- 'آنکھیں سفید ہونا'	بے حیا ہونا
312- 'شین قاف درست ہونا'	زبان کا تلفظ صحیح ہونا
313- 'جام سفال'	مٹی کا پیالہ
314- 'آشفتہ حال'	پریشان حالی
315- 'مرور ایام'	گزرے ہوئے دن
316- 'اتمام حجت'	کسی امر میں آخری مرتبہ سمجھانا
317- 'نان شعیر'	جو کی روٹی
318- 'گرگ باراں دیدہ'	آزمودہ کار
319- 'فیل مچانا'	جھوٹ موٹ کا رونا
320- 'سبک سر ہونا'	کمینہ ہونا
321- 'ٹامک ٹوئیاں مارنا'	قیاس آرائی کرنا
322- 'گنگا نہانا'	کسی مشکل کام کا انجام دینا
323- 'بلبل کا بچہ پالنا'	کسی روگ کا لگا لینا
324- 'کاغذ کھولنا'	عیب فاش کرنا
325- 'شیش محل کا کتا'	بوکھلایا ہوا کتا
326- 'بسم اللہ کے گنبد میں رہنا'	ماں باپ کا لاڈلا ہونا
327- 'طرح ڈالنا'	بنیاد رکھنا
328- 'کندہ ناتراش'	بے سلیقہ، اجڈ، گنوار
329- 'خلط مبحث ہونا'	بے فائدہ الجھاؤ
330- 'مستجاب الدعوات'	جس کی دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو
331- چاہ زنخدان	تھوڑی کا گڑھا
332- 'بیڑا اٹھانا'	مشکل کے انجام دینے کا ذمہ لینا
333- 'میل کا بیل بنانا'	بات کا بتنگڑ بنانا
334- 'دامن تر ہونا'	گناہ گار ہونا
335- 'رات بھیگنا'	آدھی رات کے بعد کا عمل ہونا
336- ہفت خواں سر کرنا'	کسی مشکل کام کو انجام دینا
337- 'پیر کنعاں'	حضرت یعقوبؑ
338- 'سینت سینت کر رکھنا'	حفاظت سے رکھنا
339- 'نقش برآب ہونا'	بے ثبات ہونا
340- 'پانی بھرنا'	غلامی کرنا
341- 'سبز قدم ہونا'	منحوس
342- 'کندی کرنا'	
343- 'گنی بوٹی، نپا شوربا'	کفایت سے خرچ کرنا
344- 'نقصان مایہ، شماتتِ ہمسایہ'	کسی بگاڑ پر ہمسایوں کا خوش ہونا
345- 'باز دعویٰ'	دعویٰ سے دست بردار ہونا
346- 'قبالہ لکھوانا'	مکان یا جاگیر وغیرہ کا نام لکھوانا
347- 'بسا اوقات'	اکثر اوقات
348- 'نالش کرنا'	دعویٰ دائر کرنا
349- 'بزاخفش'	بے سوچے سمجھے ہاں میں ہاں ملانے والا
350- 'غتر بود کرنا'	خلط ملط کرنا
351- 'صاحب فراش'	وہ بیمار جو بستر سے اٹھ نہ سکے
352- 'دام تزویر'	مکروفریب کا جال
353- 'ادھ جل گگری چھلکت جائے'	کم ظرف آدمی تھوڑا سا مقدرو ہونے پر اترانے لگتا ہے
354- 'گونگے کا خواب'	وہ بات جسے آدمی دیکھے مگر زبان سے کہہ نہ سکے
355- 'مسجد ٹھنڈی کرنا'	مسجد منہدم کرنا
356- 'نمازی کا لکا'	فعل بد کی سزا ضرور ملتی ہے
357- 'منگاس چڑھنا'	رسوائے عام ہونا
358- 'تو تیرہ بائیس بتانا'	ٹال دینا

downloaded from https://infohubhrmscissed.com/

359- 'جزرسی کرنا' حق دار کو اس کا حق پہنچانے کی کوشش کرنا

360- 'دید وادید' ایک کا دوسرے کی ملاقات کو جانا

361- 'ٹائیں ٹائیں فش' زبانی جمع خرچ بہت مگر نتیجہ کچھ نہیں

362- 'جلے پاؤں کی بلی' وہ عورت جسے ایک جگہ ٹھہرنا مشکل اور پھرنے کے سوا کوئی دوسرا کام نہ ہو

363- 'دعوت سمرقندی' پُرتکلف دعوت

364- 'مشتری ہوشیار باش!' جائیداد کے خریدار کو متوجہ کرنے کے لیے

365- 'حکم حاکم مرگِ مفاجات' حاکم کا حکم چار و ناچار ماننا پڑتا ہے

366- 'عینی گواہ' وہ گواہ جس نے دستاویز پر اپنی گواہی ثبت کی ہو

367- 'ریوڑی کے پھیر میں آنا' بڑھاپے کے سبب ہر شے سے بے نیاز ہو جانا

368- 'ننانوے کے پھیر میں پڑنا' روپیہ بڑھانے کی فکر میں پڑنا

369- 'وہی ڈھاک کے تین پات' معاملہ جوں کا توں ہے

371- 'ہاتھ کنگن کو آرسی کیا' جو کچھ ظاہر و عیاں ہے، اس کا بیان کرنا فضول ہے

372- 'جز بز ہونا' آزردہ ہونا

373- 'الل ٹپ' بے سوچے سمجھے

374- 'طرح دینا' چشم پوشی کرنا

375- 'یوسف بے کارواں' اکیلا

376- 'پانی میں آگ لگانا' متحمل مزاج کو بھڑکا دینا

377- 'ٹسوے بہانا' جھوٹ موٹ رونا

378- 'لاٹھی مارے پانی جدا نہ ہونا' بھائی بندوں میں بہکانے یا فرق ڈلوانے سے فرق نہیں پڑتا

379- 'مینڈکی کو بھی زکام ہوا' اپنی حد سے بڑھ کر شیخی مارنا

380- 'چوکڑی بھول جانا' گھبرا جانا

381- 'کچا چٹھا کہنا' صحیح صحیح حال بیان کرنا

382- 'پھٹ پڑے سونا جس سے ٹوٹیں کان' وہ چیز کس کام کی جس سے اذیت پہنچے

383- 'سر گاڑی پاؤں پہیا کرنا' خوب تگ و دو کرنا

384- 'سودے کے ساتھ دھُن' کسی چیز کی وہ مقدار جو اس کے خریدنے کے بعد اوپر سے بلا قیمت لے لینا

385- 'تازی مارا، ترکی کانپا' زبردست ہو یا عاجز، سب کو ایک نظر دیکھنا چاہیے

386- 'خدائی فوج دار' ہر بات میں ٹانگ اڑانے والا

387- 'اونگھتے کو ٹھیلے کا سہارا' کسی کام کرنے کو خود جی نہ چاہنا اور دوسرے کے منع کرنے سے باز رہنا

388- 'پیر فرتوت' بہت بوڑھا

389- 'کھل کھیلنا' بالکل آزاد ہو جانا

390- 'دانتوں پسینہ آنا' متعجب ہونا

391- 'ٹامک ٹوئیاں مارنا' قیاس آرائی کرنا

392- 'گنگا بہانا' کسی مشکل کام کو انجام دینا

393- 'گرہ سے باندھنا' خوب یاد رکھنا

394- 'پیکِ اجل' موت کا قاصد

395- 'بے نیل مرام' ناکام و نامراد

396- 'خرزِ جاں بنانا' بہت عزیز رکھنا

397- 'قاطع الطریق' رہزن، ڈاکو

398- 'قاب قوسین' نہایت قریب

399- 'اساطیر الاولین' اگلے وقتوں کے لوگوں کے قصے

400- 'سبزہ بیگانہ' خودرو سبزہ

401- 'تصویر بنا دینا' حیرت میں ڈال دینا

402- 'قرآن ٹھنڈا ہونا' قرآن کا زمین پر گرنا

403- 'اونگھتے کو ٹھیلے کا سہارا' کسی کام کرنے کو خود جی نہ چاہنا اور دوسرے کے منع کرنے سے باز رہنا

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

351- کامفہوم کیا ہے؟

(ا) بہانے بہانے سے نیند پوری کرنا

(ب)

(ج) ہر وقت اونگھتے رہنا

(د) کسی دوسرے کی نیکی اپنے سر منڈھ لینا

متفرقات

30.1- پاکستان کی علاقائی زبانوں کی ادیب

30.1.1- پنجابی زبان کی معروف شعراء

۱۔بابا فرید گنج شکر ۲۔شیخ ابراہیم فرید ثانی ۳۔سلطان باہو

۴۔بلھے شاہ ۵۔علی حیدر ۶۔وارث شاہ

پنجابی کی منظوم قصے:

☆ ہیر رانجھا از وارث شاہ

☆ سسی پنہوں از ہاشم شاہ

☆ سوہنی ماہیوال از فضل شاہ

☆ مرزا صاحباں از حافظ برخوردار

30.1.2- سندھی کے مشہور شعرا

۱۔شاہ عبداللطیف بھٹائی (تصنیف ''شاہ جو رسالو'')

۲۔مخدوم نور،۳۔شاہ عنایت،۴۔بیدل،۵۔ثاقب علی شاہ،۶۔قاضی قضا

۷۔سچل سرمست (شاعر ہفت زبان تھے)

سچل سرمست نے 9ہزار کے قریب شعر کہے۔

30.1.3- پشتو زبان کے معروف شعراء

۱۔امیر کروڑ، ۲۔خوش حال خان خٹک، ۳۔رحمان بابا، ۴۔شیر شاہ سوری،۵۔سیف اللہ،۶۔کاظم کاظم

30.1.4- بلوچی زبان کی معروف شعراء:

۱۔آزاد جمال دینی،۲۔الف نسیم، ۳۔عبدالقادر شہوانی،۴۔میر عقیل مینگل، ۵۔جام درک،۶۔شاہداب

30.1.5- کشمیری زبان کے معروف شعراء:

۱۔شیخ نور الدین،۲۔حبہ خاتون ۳۔بابا نصیر الدین،۴۔غنی کاشمیری

30.2- حروف تہجی کے لحاظ سے الفاظ کی ترتیب

آسمانی کتابیں: انجیل، تورات، زبور، قرآن مجید

ادبا: ابوالکلام آزاد، اشفاق احمد، انتظار حسین، پریم چند، سعادت حسن منٹو، غلام عباس، قرۃ العین حیدر، محمد حسین آزاد، ممتاز مفتی، نذیر احمد

انبیاؑ: ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، ایوبؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ، موسیٰؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ

پھل: آڑو، آم، انگور، چکوترہ، خوبانی، سنگترہ، سیب، کیلا، ناریل

پھول: چنبیلی، سمن، گلاب، گیندا، لالہ، موتیا، نسترن، یاسمن

تاریخی شخصیات: ٹیپو سلطان، سرسید احمد خان، صلاح الدین ایوبی، قائد اعظم، محمد بن قاسم، محمود غزنوی

دریا: تھیمز، دجلہ، ڈینیوب، راوی، سندھ، فرات

شعراء: احمد فراز، اقبال، حاتم، سودا، غالب، فیض احمد فیض، مظہر جان جاناں، میر تقی میر

شہر: استنبول، اصفہان، اسلام آباد، پیرس، غرناطہ، قرطبہ، نیویارک

کھیل: ٹیبل ٹینس، رگبی، کرکٹ، گلی ڈنڈا، ہاکی

ملک: امریکہ، بھارت، پاکستان، چین، ہندوستان، روس، سعودی عرب، ملائشیا

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/